



Thursday  
1st April, 1954

# HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

## Official Report

### PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

#### CONTENTS

	PAGE
Telegram from the Prime Minister to Chief Minister ..	1721
L. A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad House (Rent, Eviction and Lease) Control Bill 1954—Introduced ..	1721
L. A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill 1954—Introduced ..	1721
Motion for Adjournment: Re: Attack on the Workers of the Azamjahi Mills Ltd., Warangal—Postponed for 2nd April 1954 ..	1722-1724
Translation of the Hyderabad House (Rent, Eviction and Lease) Control Bill 1954 ..	1724-1727
L. A. Bill No. III of 1954, the Hyderabad Legislative Assembly (Members' Salaries and Allowances) Bill 1954—Passed ..	1727-1730
L. A. Bill No. XXXI of 1953, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) Amendment Bill 1953—Passed ..	1730-1735
Consideration of the Report of the Select Committee on L. A. Bill No. XXXI of 1952, the Hyderabad Habitual Offenders (Restriction and Settlement) Bill 1952—Consideration not concluded ..	1735-1736

*Note* :—\*at the beginning of the Speech denotes confirmation not received.



# THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, the 1st April, 1954

The House met at Half Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

## PART II

### QUESTIONS AND ANSWERS

(See Part I)

#### Telegram from Prime Minister to Chief Minister.

شری سی ایچ۔ وینکٹ رام راؤ (کریم نگر)۔ کیا یہ صحیح ہے آج ایک ٹیلیگرام چیف منسٹر کے نام پر ائم منسٹر کی طرف سے وصول ہوا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ آنریبل راج گویال چاری جوکل تک مدراس کے چیف منسٹر تھے آج سے یہاں لیگل اڈوائزر کے طور پر کام کرینگے۔ اس پر پروٹسٹ کے طور پر چیف منسٹر نے اپنا استعفا راج پر مکھ صاحب کے پاس پیش کر دیا ہے۔ عام طور پر اخبارات میں ایسی خبر آتی ہے۔

شری مرلیدھر کامٹیکر (بھالکی)۔ آج فرسٹ اپریل ہے۔

(Lord Laughter)

L.A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad Houses (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954.

*The Minister for Excise, Forests and Revenue (Shri K. V. Ranga Reddy) : I beg to introduce :*

“L. A. Bill No. XII of 1954, the Hyderabad House (Rent, Eviction and Lease) Control Bill, 1954.”

*Mr. Speaker :* The Bill introduced.

L.A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment), Bill, 1954.

*Shri K. V. Ranga Reddy :* I beg to introduce :

“L. A. Bill No. XIII of 1954, the Hyderabad Land Acquisition (Amendment) Bill, 1954.”

*Mr. Speaker :* The Bill introduced.

**Motion for adjournment re: attack on the Workers of  
Azamjahi Mills Ltd.—Warangal**

*Shri Ch. Venkatrama Rao*: I have given notice of a motion of privilege.....

*Mr. Speaker* : I shall presently come to it. I have received notice of an adjournment motion from Shri S. Ramanatham.

*Shri S. Ramanatham* (Hanumblonda) : I have received a message from Warangal today stating that when the workers of Azamjahi Mills, in which the workers of the P.D.F. and Communist party were also included, were coming out, 150 people in a mob in which the R.S.S. and other such.....

*Mr. Speaker* : Let the hon. Member read out the notice of the adjournment motion ?

*Shri S. Ramanatham* : I have not kept a copy of it with me Sir.

(A copy was supplied to him).

*Shri S. Ramanatham* : I hereby give notice to adjourn the business of the House for the purpose of discussing a recent matter of definite public importance namely.....

*Mr. Speaker* : Has the hon. Member sent a copy of this to the Minister concerned ?

*Shri S. Ramanath* : Yes, Sir.

*Mr. Speaker* : Has the Minister received it ?

*Shri S. Ramanath* : I do not know whether he has received it or not.

*The Minister for Public Works and Labour* (Dr. G. S. Melkote) : I am not in receipt of the notice.

*Shri K. Venkatrama Rao* (Ch'nakondur) : The subject pertains to the Home Department.

*Shri S. Ramanatham* : We have sent it through our office. I do not know whether he has received it or not.

*Mr. Speaker* : Someone must have signed in token of receipt. We shall take it up tomorrow, but in the meantime

let the hon. Member see that the Home Minister receives a copy of it. I do not find either the Home Minister or the Deputy Home Minister in the House and there is no use of taking it up this in their absence. I must make sure that either has received a copy of the notice of the adjournment motion.

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - اسپیکر سر - میں نے ایک پریولج پٹیشن (Privilege Petition) آپ کے پاس پیش کی ہے۔ ایک عرصہ سے میری تقریریں اور سوالات مقامی نیوز ایجنسیز سپرس (Suppress) کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں میں اسپیسفک (Specific) طور پر چند واقعات مثال کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اسکی کئی مثالیں ہیں۔ اسپیسفک طور پر میں یہ کہوں گا کہ بی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے ڈیمانڈس پر ڈسکشن کے وقت جو تقریریں ہوئیں ان میں شریمنی مہادیو۔ شری ٹی نوسملو۔ شری آر۔ پی۔ دیشمکہ۔ شری اندانبا کی تقریریں ہوئیں اس کے بعد میری تقریر ہوئی اور پھر آنریبل ممبر کے۔ رامچندرا ریڈی نے تقریر کی۔ لیکن شروع کے پورے آنریبل ممبرس کی تقریروں کا اندراج کیا گیا ہے۔ اس کے بعد میری تقریر کا ذکر چھوڑ دیا گیا ہے۔ مگر بھر شری رامچندرا ریڈی وغیرہ کے تقاریر براہِ رجھپے اس کی ذمہ داری مقامی پی۔ ٹی۔ آئی اور اے۔ این۔ یس پر ہے۔ اسمبلی میں کوئی ڈیمانڈ ایسا نہیں ہے جس پر میں نے کچھ نہ کہا ہو۔ سب کے سب سوائے دو مرتبہ کے سپرس کئے گئے ہیں میں نے اس مرتبہ دیڑھ سو سے زیادہ سوالات دئے ہیں لیکن دو تین سوالات کے بارے میں بی۔ ٹی۔ آئی اور اے۔ این۔ یس کی طرف سے رپورٹ آئی۔ اسطرح میرے اسپیس اور سوالات کو سپرس کرنے کے منشاء کے تحت یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں نے آپ کی خدمت میں یہ پریولج پٹیشن پیش کی ہے۔ میز پالیمنٹری پراکٹس (May's Parliamentary Practice) صفحہ ۱۱۹ میں جو سپریشن آف اسپیسز آف پریٹیکلر ممبرس (Suppression of Speeches of particular Members) کے بارے میں ہے میں ہاؤس کی توجہ مبذول کرتا ہوں۔ نیز حال ہی میں یو۔ بی میں بھی ایسا ہی کیس آیا ہے۔ اور وہ پریولج کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔ وہاں پر پریولج کمیٹی اس پر غور کر رہی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جائز طور پر میں نے یہ مطالبہ رکھا ہے۔ اس لئے میں واپسی کرتا ہوں کہ میری یہ درخواست پریولج کمیٹی کے سپرد کی جائے۔

ممبر اسپیکر - آپ نے جن اخبارات کے حوالے دئے ہیں ان میں البتہ ۲۶ مارچ کا حوالہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے بقیہ امور کے بارے میں پروسیدنگس دیکھنا ہوگا۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ آپ کی اسپیس دو مرتبہ پبلش نہیں ہوئی ہے۔ اس قسم کا سوال اسمبلی میں پہلی مرتبہ آیا ہے۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ پر پریولج کمیٹی میں غور ہوتا آئندہ یہ نظیر کا کام دیگا۔ رول ۲۱۶ (۲) میں یہ ہے کہ

“After the member has asked for leave of the Assebaly to raise the question of privilege, the Speaker shall ask whether the member has the leave of the Assembly.”

گیا اس پر کسی کو اعتراض ہے؟ (Pause)

**Mr. Speaker:** There seems to be no objection.

جب کسی کو آبجکشن نہیں ہے تو کئی ممبرس اسکی تائید میں ہیں پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ بریویلیجز کمیٹی کے تفویض کیا جاتا ہے

میرے پاس ایک اور نوٹس بریویلیج سے متعلق آئی ہے۔ میں اس پر غور کر رہا ہوں اس میں ایسے واقعات بتائے گئے ہیں جن کا تعلق بظاہر اسمبلی سے نہیں ہے۔ اس لئے اس کے بارے میں غور کرنا ہوگا۔ میں غور کرنے کے بعد ایک دو روز میں تصفیہ کرونگا۔

Translation of Hyderabad Houses (Rent Eviction and Lease) Control Bill, 1954 into regional Languages.

شری کے۔ ایل نورسما راؤ (ہندو۔ عام)۔ اسپیکر سر۔ رنٹ کنٹرول کے سلسلے میں جو بل انٹروڈیوس ہوا وہ نہایت اہم بل ہے اس کے ترجمے ممبرس کو سہلائی نہیں گئے گئے ہیں امینڈمنٹس پیش کرنے میں ترجمے نہ ہونیکی وجہ سے دقت ہوگی۔ مسٹر اسپیکر۔ ہ تاریخ تک تو اس کا ترجمہ کیا جانا مشکل ہے۔

شری اننت ریڈی۔ یہ اہم بل ہے۔ . . . . .

بیت منتری (شری. وی. کے. کورڈکار):—ايسکا ترمیما अभी तैयार नहीं है, और यह बिल जल्द से जल्द पास होना बहुत जरूरी है जिस लिये मैं चाहता हूँ कि जिसके तर्जूमों के लिये जिसरार न किया जाया, और जिसके लिये अमेंडमेंट्स भी दिये जा सकते हैं।

شری بی۔ ڈی دیشمکھ (بھوکردن۔ عام)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ اس بارے میں بارہا توجہ دلائی جا چکی ہے۔ بہت سے آنریبل ممبرس کو لینگویج (Language) کے بارے دشواری ہوتی ہے۔ تا وقتیکہ ترجمے سر براہ نہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ امینڈمنٹس بھی پیش کئے جا سکتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ رولس کے لحاظ سے ہر بل کے ترجمے دینا ضروری نہیں ہے۔

شری بی۔ ڈی دیشمکھ۔ لیکن اس کے لئے آنریبل ممبرس توجہ دلا چکے ہیں۔

شری انا جی راؤ گوانے (پربھنی)۔ اگر بل معمولی ہو تو ہمیں ترجموں کے لئے اصرار نہیں رہتا تھا۔ لیکن یہ اہم بل ہے۔

شری. وی. کے. کورڈکار:—ايسका तर्जुमा अभी तैयार नहीं है। यह कोजी ऐसा अहम बिल नहीं है और अभी हालही में हायकोर्ट में इसके बारे में फैसला हुवा है। जिस लिये यह बिल जल्द से जल्द पास होना जरूरी है। जिस लिये मेरी आपसे प्रार्थना है कि जिस बिल के तर्जूमों के लिये जिसरार न किया जाय तो ठीक होगा।

مسٹر اسپیکر - کیا پرسوں تک ترجمہ کیا جا سکتا ہے؟

شری. وی. کے. کورٹکر :—اُمی ایتنی جلد تین भाषाओं में तर्जुमा करना मुमकिन नहीं है, और तर्जुमों का आपका जो अधिकार है वह कभी डिनाय ( Deny ) नहीं किया गया है। जहां तक तर्जुमा दिया जा सकता है पिछली बार बराबर दिया गया है, और फिर यह बिल पर तर्जुमों के सिवाय अमेंडमेंट्स नहीं दिये जा सकते अंसी तो बात नहीं है। पार्टियों के जो लिडर्स हैं वे इस बिल के बारे में अपने मेंबर को अच्छी तरह समझा सकते हैं, इस लिये तर्जुमों की कोअी जरूरत नहीं है। और इस पर ज्यादा असरार न किया जाय। यह बिल भी कोअी असा अहम बिल नहीं है। हायकोर्ट में फैसला होने के कारण अक व्हॅक्युम ( Vaccum ) पैदा होगया है इस लिये मैं प्रार्थना करता हूं कि इसके लिये असरार न किया जाय।

شری پنڈم واسودیو ( گجوبل ) - مسٹر صاحب اس بل کی اہمیت جتا رہے ہیں لیکن جب تک اوس بل کا ترجمہ ہمارے سامنے نہ ہو اس پر امینڈمنٹس کیسے لاسکتے ہیں۔

شری. गोपिडी गंगा रेड्डी (निर्मल आम) :—तर्जुमों के बारे में आज ही नहीं बल्कि हमेशा कहा जाता है। मिनिस्टर साहब कहते हैं कि यह बिल कोअी अितना अहम नहीं है, अगर वह अहम नहीं है तो अुसको असेंब्ली के अंदर लाना ठीक नहीं है, वरना लोग यह समझेंगे कि हम सिर्फ पैसा बरबाद करने के लिये यहां बैठते हैं। कहा जाता है कि हम यहां बैठकर किसी भी जवान में पढ सकते हैं और बोल सकते हैं लेकिन अब कहा जाता है तर्जुमा नहीं देते, तो फिर हमें यह आंखों को पट्टी लगाना चाहिये और—

مسٹر اسپیکر - آرڈر - آرڈر - بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

شرी. गोपिडी गंगा रेड्डी :—हमारा दुर्वै में सुना रहा हूं। हम लोग यहां करीब अक लाख लोगों के नुमाअिदा बनकर आते हैं और असेंब्ली में जो चीजें आती हैं अुनको न समझें और सिर्फ अपने साढेबारा रुपये लेकर अपने रास्ते चले जायं तो वह ठीक नहीं होगा। अिलेक्शन रूल्स में कहीं भी असा नहीं है कि जो अंग्रजीदां हैं वे ही खडे हो सकते हैं। इस लिहाज से जब हम अक लाख लोगों के नुमाअिदा बन कर आते हैं तो यहां की चीजें जानन के लिये हमको तर्जुमा मिलना चाहिये। यह कोअी यात्रा नहीं है कि देवदर्शन करे और अूपर से नमस्कार करके चले जाये।

Mr. Speaker : Order, Order. No further Speech is necessary.  
شری بی - ڈی دیشمکھ - میں عرض کرونگا کہ ابھی دوسرے بس ہمارے سامنے

ہیں اور دو تین روز کا کام ہے۔ دو تین روز میں ترجمہ کر کے دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

Mr. Speaker : I think the Legal Dept. should be able to get them translated soon.....

Minister for Education and Local Government (Shri Gopalrao Ekbote) : To translate the Bill into three different languages. is not possible.

*Mr. Speaker :* But there are different translators for different languages.....

*Shri Gopalrao Ekbote :* The bill will have to taken into consideration from the 5th instant and since 4th is a holiday, the translations must be complete on the 3rd instant.

*Mr. Speaker :* We can take it up on the 6th instant. This is an important Bill. In the Schedule 40 places have been mentioned and the people in those districts at least should know about the provisions of the Bill and translations of the Bill would facilitate this knowledge. I think translation into different languages should be possible.

*Shri Gopalrao Ekbote :* If it is confined to one language, it might be possible. I think many of the hon. Members know Urdu. If you permit, Sir, for the translation to be made in Urdu, I think it would be possible to do it and get the translations distributed before the 4th instant and time may be fixed to table the amendments on the 5th instant.

شری بی - ڈی دیشمکھ - کم سے کم تلنگی اور ہندی میں ترجمہ کر دیں تو کافی ہے -

*Mr. Speaker :* Will Hindi do ?

بہر دوسرے کہیں گے کہ مرہٹی میں بھی چاہئے -

شری بی - ڈی دیشمکھ - ہندی میں نہ بھی دیا جائے تو کم از کم ریجنل لینگویجس میں دیں تو کافی ہے -

*Shri Gopalrao Ekbote :* It is not merely translation, but we have to get them printed for circulation. Translation is not difficult ; I can get them translated in all the regional languages, but to get them printed is difficult.

شرمٹی آرٹلہ کملا دیوی (آلیر) - سبائیکلو اسٹائل کرا کے دے سکتے ہیں -

*Mr. Speaker :* They can be cyclostyled.

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—मिनिस्टर साहब अंग्रेजीमें बोल रहे हैं जिसलिये अन्होंने अभी जो कुछ कहा वह हमारी समझ में नहीं आया, जिससे हमारी दिक्कत बढ रही है।

*Mr. Speaker :* Since there are different translators for different languages, I think it should be possible to translate the Bill into Marathi, Kannada and Telugu. By what date can these translations be read ?

*Shri Gopalrao Ekbote :* I think they can be done by 5th instant.



شری کے - انت ریڈی (بالکنٹہ) - ایسی صورت میں میں سمجھتا ہوں کہ امند منٹس دینے کے لئے ایک دن بڑھا کر ۵ تاریخ کی بجائے ۶ تاریخ رکھیں تو بہتر ہوگا۔

مسٹر اسپیکر - ۵ تاریخ کو ترجمہ دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

How many days will the House require to complete the Bill ?

*Shri B. D. Deshmukh :* I think 3 days may be all right.

*Mr. Speaker :* But that is too long a period.

*Shri Annajirao Gavane :* I think we can finish it in two days.

مسٹر اسپیکر - بات یہ ہے کہ ۵ تاریخ کو ترجمہ دیا جائے تو ۶ تاریخ کو امند منٹس پیش کئے جائیں گے اور یہ بل ۶ تاریخ کو ہی لیا جائیگا - ۶ اور ۷ تاریخ یعنی دو روز اس پر بحث ہوگی - ۹ تاریخ کو نان آفیشل ڈے ( Non Official day ) ہے - ۵ تاریخ تک آنریبل ممبرس کو ترجمہ بھیج دیا جائے گا - امند منٹس ۶ تاریخ کو ۱۲ بجے تک پیش کئے جانے چاہئیں -

شری کے - ایل - نرسما راؤ - ۵ تاریخ کو ترجمہ دیا جائے تو وہ رات کے بارہ بجے ہم کو ملیگا ایسی صورت میں دوسرے دن بارہ بجے تک امند منٹس کیسے دے سکتے ہیں؟

مسٹر اسپیکر - ترجمہ بارہ بجے رات کو نہیں ملیگا بلکہ ہاؤز کے ورکنگ آؤرس ( Working hours ) میں تقسیم کر دیا جائے گا -

شری گوپال راؤ اکبوتے - لینڈ اکویزیشن امند منٹ بل ایک ایسا بل ہے جسکو اس سشن میں منظور کرنا ضروری ہے۔

مسٹر اسپیکر - دوسرے بلس کے تعلق سے ۳ - اپریل تک امند منٹس دئے جاسکتے ہیں -

**L.A. Bill No. III of 1954 the Hyderabad Legislative  
Assembly (Members' Salaries and Allowances)  
( Amendment ) Bill, 1954.**

*Mr. Speaker :* We shall now take up the fourth item on the Agenda.

श्री वि. के. कोरदकर :—अजंडा में जिस बिल का जो नंबर १२ रखा गया है, वह गलत है।  
बुसके बजाय नंबर ३ होना चाहिये था।

I beg to move :

“That L.A. Bill No. III of 1954, the Hyderabad Legislative Assembly Members’ Salaries and Allowances (Amendment) Bill 1954, be read a first time.

*Mr. Speaker* : Motion moved.

श्री वि. के. कोरटकर :—यह बिल बिल्कुल अंक सादा बिल है। डेप्यूटी मिनिस्टर्स की नियुक्ति हुई है, और उनको तनखाह अध्यादेश (आर्डिनेंस) के तहत दी जाती थी। उसको रेग्यूलराइज (Regularise) करने के लिये अंक के तौर पर मिनिस्टर में डेप्यूटी मिनिस्टर्स भी शामिल है, अतना इसमें बढ़ाया गया है। जहां तक मुझे मालूम है इसमें कोई अमेंडमेंट नहीं आया है।

مسٹر اسپیکر - آپ ذرا اس کا آجکٹ (Object) تو بتا دیجئے -

श्री वि. के. कोरटकर :—असका ऑब्जेक्ट मैंने बतलाया कि डेप्यूटी मिनिस्टर्स मुकर्रर होने के बाद उनकी सैलरीज अंक के तहत जारी नहीं होती थीं, बल्कि आर्डिनेंस के तहत जारी होती थीं। अब उसको रेग्यूलराइज करने के लिये यह बिल पेश किया जा रहा है, और बताया गया है कि तनखा के साथ साथ उनको वह माहवार न मिलेगी जो उन्हें बतौर मेम्बर के मिलती थी।

\* شری بی - ڈی دیشمکہ - مسٹر اسپیکر سر - یہ ایک معمولی سی ترمیم ہے لیکن اس کی اہمیت ضرور ہے - اس نوٹ پر زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے میں آنریبل منسٹر انچارج سے یہ کہہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو کہا کہ یہ اہم بل نہ ہونیکے وجہ سے شائد کوئی امینڈمنٹ نہیں پیش کی گئی صحیح نہیں ہے۔ بلکہ بجٹ سشن کی مصروفیت کی وجہ سے امینڈمنٹس نہیں دئے گئے۔ یہ تصور کرنا کہ اہم بل ہونیکے وجہ سے امینڈمنٹس نہیں دئے گئے صحیح نہیں ہے۔ میں یہ غلط فہمی دور کرنے کے لئے چند الفاظ کہنا چاہتا تھا۔

شری کے - وینکٹ رام راؤ (چناکنڈور) - ہم کنفیوژن (Confusion) میں تھے - ہمارے تصور میں بھی نہیں تھا کہ یہ بل آنے والا ہے۔

*Mr. Speaker* : The Question is :

“That L.A. Bill No. III of 1954, the Hyderabad Legislative Assembly (Members’ Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1954, be read a first time.”

The motion was adopted.

*Shri V. K. Koratkar* : I beg to move :

“That L.A. Bill No. III of 1954, The Hyderabad Legislative Assembly (Members’ Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1954, be read a second time.”

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ کیا یہ سکندریڈنگ کی نوبت تک پہنچ گیا ہے۔ ایچنڈا بھی غلط چھپ گیا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ غلط فہمی کی گنجائش نہیں ہے۔ نام تو وہی ہے۔ اگر نام کوئی دوسرا ہوتا غلطی کی گنجائش ہو سکتی تھی۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ نام بھی غلط ہے۔

آئی وی۔ کے۔ کوراتکار:—جو نام ہے وہ سہی ہے۔ صرف نمبر غلط لکھا ہے، اور اسلئے امینڈمنٹ نہ آنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، اس کے لئے تاریخ پہلے ہی مقرر کی گئی تھی اور بڑبڑا تو کل لکھا گیا ہے۔ جاہور ہے کہ اس کو کوئی امینڈمنٹ نہیں آئی ہے۔

*Mr. Speaker:* The question is :

“That L.A. Bill No. III of 1954, the Hyderabad Legislative Assembly (Members' Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1954, be read a second time”.

The motion was adopted.

*Mr. Speaker:* The question is :

“That clauses 2 and 3 stand part of the Bill”

The motion was adopted.

Clauses 2 and 3 were added to the Bill.

*Mr. Speaker:* The question is :

“That the Short title, commencement and preamble stand part of the Bill”.

The motion was adopted.

The short title, commencement and preamble were added to the Bill.

*Shri V.K. Koratkar:* I beg to move :

“That L.A. Bill No. III of 1954, the Hyderabad Legislative Assembly (Members' Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed”.

*Mr. Speaker* : The question is :

“That L.A. Bill No. III of 1954, (the Hyderabad Legislative Assembly) Members' (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1954, be read a third time and passed.”

The motion was adopted.

*L.A. Bill No. XXXI of 1954, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) (Amendment) Bill, 1953.*

*The Minister for Home Law and Rehabilitation* (Shri D.G. Bindu) : Sir, I beg to move :

“That L.A. Bill No. XXXI of 1953, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) (Amendment) Bill, 1953, be read a first time.”

*Mr. Speaker* : Motion moved.

شری دگمبراؤ بندو۔ مسٹر اسپیکر سر۔ یہ ایک مختصر سا امینڈنگ بل ہے۔  
اورینل ایکٹ نمبر (۲۸) پبلک سرونٹس ٹریبیونل آف انکوائری ایکٹ (Public  
(Servants Tribunal of Inquiry Act) ۱۷۔ جون سنہ ۵۰ ع کو نافذ تھا۔  
اس کے سکشن (۱۰) میں یہ رکھا گیا تھا۔

Where the Government passes an order on a case on the advice of the Tribunal, it shall not be necessary for the Government to consult the Public Service Commission for this purpose. This Section shall be deemed to be a regulation for purposes of the proviso to clause 3 of Artical 320 of the Constitution of India.

اس کا مطلب یہ تھا کہ ٹریبیونل کی انکوائری جب ہو جاتی ہے اور کسی آفیسر کے خلاف ڈسپلینری ایکشن (Disciplinary action) کے سلسلہ میں رپورٹ ہو جاتی ہے تو اس پر گورنمنٹ آرڈرس پاس کرنا چاہے تو ایسے آرڈر پاس کرنے سے قبل پبلک سروس کمیشن سے کنسلٹ (Consult) کرنا ضروری نہوگا۔ اس سکشن کے رہنے کی وجہ سے پبلک سروس کمیشن سے کنسلٹ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی تھی۔ اس سلسلہ میں پبلک سروس کمیشن نے اصرار کیا کہ کانسٹی ٹیوشن کے تحت جو اختیارات ان کو دئے گئے ہیں ان کو محفوظ رکھنا چاہیئے اور کسی قانون میں کوئی ایسا دفعہ نہ ہونا چاہیئے جس سے ان کے اختیارات متاثر ہوتے ہوں۔ گورنمنٹ نے بھی ان کے اس خیال کو مان لیا۔ ٹریبیونل جو اپائنٹ (Appoint) ہوتا ہے

اوس کی شکل عدالتی نہیں بلکہ اڈمنسٹریٹو ہوتی ہے۔ ڈپارٹمنٹ کی بجائے خود ٹریبونل کسی آفیسر کے متعلق جس پر چارجس (Charges) ہوں شہادت وغیرہ حاصل کر کے یا اوس آفیسر کا اکسپلینیشن حاصل کر کے جو رپورٹ پیش کرتی ہے اوس کے بیس پر گورنمنٹ تجویز کرتی ہے۔ ایسی صورت میں یہ سمجھا گیا کہ ٹریبونل جو رپورٹ دیتا ہے اوس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ڈپارٹمنٹ کے کسی آفیسر نے اس آفیسر کے بارے میں ڈپارٹمنٹل انکوائری (Departmental enquiry) کی ہے اور رپورٹ دی ہے۔ جب اوس کا یہ اصول اور نوعیت ہے تو گورنمنٹ نے یہ خیال کیا کہ پبلک سروس کمیشن سے کنسلٹ کرنا نامناسب نہیں ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں امڈنگ بل پیش کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ سنہ ۵۰ ع کے قانون کا سکشن (۱۰) اومٹ (Omit) کیا جا رہا ہے۔ سکشن (۱۰) کو رکھنے سے کانسیٹی ٹیوشن کے خلاف بھی عمل ہوتا تھا کیونکہ کانسیٹی ٹیوشن کے آرٹیکل (۳۲۰) میں پبلک سروس کمیشن کے فنکشن کرنے کے متعلق جہاں بتلایا گیا ہے وہاں سب کلاز (سی) میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ

On all disciplinary matters affecting a person serving under the Government of India or the Government of a State in a civil capacity, including memorials or petitions relating to such matters.

اوس کو اوور رائڈ (Override) کرنے والا جو دفعہ پہلے کے اورینل ایکٹ میں تھا اس کو اوسٹ کرنے کے لئے یہ امڈنگ بل پیش کیا گیا ہے۔ پبلک سروس کمیشن کی جو رائے اور نیز جولیگل اڈوائز ہم کو ملی ہے اوس کے لحاظ سے ایسا کرنا ضروری ہے۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ جو امڈنگ بل پیش کیا گیا ہے وہ ایک معمولی بل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤز کو اسے اتفاق رائے سے قبول کرنا چاہیئے۔ میں استدعا کروں گا کہ اس کی فرسٹ ریڈنگ منظور کی جائے۔

\*شری بی ڈی دیشمکھ۔ فرسٹ ریڈنگ کی نوٹ پر جو بل ہے اوس کی تائید کرتے ہوئے میں چند چیزیں ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ حکومت نے تین سال بعد یہ محسوس کیا کہ اس قسم کا لیجسلیشن دستور کے خلاف ہے اور وہ ملازمین سرکار کے حقوق پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ جو سختی ختم کی جا رہی ہے میں اوس کی تائید کرتے ہوئے اتنا ہی عرض کروں گا کہ چونکہ سنہ ۵۰ ع سے اب تک اس قانون پر عمل ہو رہا تھا اس لئے بہت ممکن ہے کہ بہت سے ملازمین کے حقوق پر اثر پڑا ہوگا۔ کیونکہ پبلک سروس کمیشن کے مشورہ اور اڈوائز کی عدم موجودگی میں ایسا ہونا لازمی تھا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ تین سال کے پہلے کے قانون میں ترمیم لارہے ہیں تو اوس کو رٹراسپیکٹو افکٹ (Retrospective effect) دینا لازمی ہے۔ میں یہ چیز بھی آنریبل ممبر کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ اس جانب سے امڈمنٹ کے طور پر یہ چیز پیش ہوئی تھی لیکن وہ نہ ہو سکی اور آج بھی حالات ایسے ہیں کہ وہ ہو نہیں سکتی لیکن آنریبل ممبر یہ خود ہی سوچ کر رٹراسپیکٹو افکٹ دینے کے متعلق سیکنڈ ریڈنگ کے موقع پر

امنڈمنٹ دے سکتے ہیں اس سے ہماری جو غرض ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔

شری کے - وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - اس سے قبل پبلک سروس کمیشن اور حکومت میں تضاد چل رہا تھا - پبلک سروس کمیشن کا تصور یہ تھا کہ ان کے اختیارات میں دست اندازی کی جا رہی ہے اور ایک طریقہ سے ان کے حقوق سلب کئے جا رہے ہیں - اور پبلک سروس کمیشن کا جو درجہ ہے اوس کو کم تر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پبلک سروس کمیشن کے اب تک ہمارے سامنے تین رپورٹیں آچکی ہیں۔

اون تمام رپورٹوں میں ہم یہی چیزیں دیکھ رہے ہیں - اچھا ہوا اون تضادات میں سے ایک تضاد کم کیا جا رہا ہے۔ پہلے سرکاری ملازمین کے ڈسپلنری ایکشن کے سلسلہ میں پبلک سروس کمیشن کو رفر (Refer) کئے بغیر حکومت اپنے طور پر ہی ایکشن لیتی تھی - اس چیز کو اب دور کیا جا رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس سے ایسے ملازمین سرکار جن کے حقوق پبلک سروس کمیشن کو رفر نہ کرنے کی وجہ سے متاثر ہو رہے تھے اب نہ ہونگے - اس کے ساتھ ساتھ میں اس سلسلہ میں دو سوچنا ہیں حکومت کو دینا چاہتا ہوں - وہ یہ کہ اب بھی بہت سے کنفلکٹس (Conflicts) حکومت اور پبلک سروس کمیشن کے درمیان ہیں - اور اب بھی کئی ڈپارٹمنٹس کو پبلک سروس کمیشن کے پریویو (Purview) میں نہیں رکھا گیا - مثال کے طور پر آر - ٹی - ڈی - میں سمجھتا ہوں کہ ایسے جتنے بھی کنفلکٹس ہیں اون کو کم کیا جائے۔ ان کنفلکٹس میں سے ایک کو کم کرنے کے لئے حکومت نے جو اقدام کیا ہے وہ اچھا اقدام ہے میں امید کرتا ہوں کہ اس کوشش کو اور آگے بڑھایا جائے گا اور پبلک سروس کمیشن کے مقام کو برقرار رکھا جائے گا - اس کے ساتھ ساتھ استقامی اثر کے سلسلہ میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ استقامی اثر ضرور دینا چاہئے - کیونکہ اسکی رپورٹ ملی ہے کہ بعض ملازمین سرکار کے ساتھ بہت سختی ہوئی ہے۔ اسکو استقامی اثر دینے کی وجہ سے ڈسپلنری ایکشن کے جتنے کیس ہیں پبلک سروس کمیشن کو رفر کئے جائیں گے اور نتیجہ یہ ہوگا کہ ملازمین سرکار کے حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں دستور میں جو پراویژن رکھا گیا ہے اوس کی بھی تکمیل ہو جائے گی۔ دستور کا جو پراویژن اس سلسلہ میں ہے ہمارا دفعہ (۱) اوسکی خلاف ورزی کر رہا تھا یہ ایک تضاد موجود تھا - اسوجہ سے غیر دستوری طور پر جو دفعہ ۱ موجود ہے وہ خود بخود کالعدم ہو جاتا ہے اور جب وہ کالعدم ہو جاتا ہے تو یہ سمجھا جائیگا کہ جس تاریخ سے یہ قانون نافذ کیا گیا ہے اسی تاریخ سے وہ بھی کالعدم ہوگا - اس لحاظ سے اسکو دستوری پوزیشن اور استقامی اثر دینے میں کسی قسم کا پیس و پیس نہ ہونا چاہئے - ہم یہاں جو کچھ بھی قانون بناتے ہیں وہ لوگوں کو حق تلفی سے بچانے اور اون کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے بناتے ہیں اس قسم کا اطمینان لوگوں کو دلانا ضروری ہے - ان چند الفاظ کے ساتھ میں آنریبل ہوم منسٹر سے یہ ونٹی کرونگا کہ وہ اس پر غور کریں گے اور اسکو مستقبل میں اثر دینگے۔

شری دگمبراؤ بندو - جب اس بل پر امینڈمنٹس آئے تو ان میں صرف ایک امینڈمنٹ لیڈر آف دی اپوزیشن کا تھا اور اس میں جب میں نے یہ الفاظ دیکھے تو مجھے تعجب ہوا۔ الفاظ یہ تھے -

“Shall be deemed to have come into force from 6th March, 1952.”

مجھے تعجب یہ ہوا کہ اس کو ۶ - مارچ کیوں کیا گیا ہے اس وجہ سے کہ ٹرایبونل آف انکوائری تو ۱۷ - جون سنہ ۱۹۵۰ ع کو قائم ہوا۔ اس کے بعد سے پورے فیگرس تو میرے پاس نہیں ہیں لیکن میں نے جانچ کی کہ اگر اس وقت سے ری ٹراسپیکٹو افکٹ (Retrospective effect) (دیا جائے تو ۶ مارچ سے لیکر آج تک،

ٹرایبونل کے سامنے ۳۲ کیس پیش ہوئے جن میں سے ۲۳ ڈس پوز آف (Dispose off) کر دئے گئے اور ابھی ۹ کیس پینڈنگ (Pending) ہیں۔ ان میں سے اکثر لوگ ایسے ہیں جن پر کرپشن کے چار جس ہیں۔ ہاؤز میں کرپشن کے تعلق سے بار بار بحث کی جاتی رہی ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے بھی یہ کہا جاتا رہا ہے کہ جس طرح کرپشن کو دور کرنے کے لئے آپ اینگشیس (Anxious) ہیں اسی طرح سے ہم بھی اینگشیس ہیں چنانچہ ٹرایبونل اسی خاص کام کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن بہت تھوڑے ایسے کیس ہیں جن میں ہم کو شہادت مل سکتی ہے کیونکہ ڈی - ایس - بی وغیرہ کے سامنے تو ایک بات کا اقبال کیا جاتا ہے۔ اور ٹرایبونل کے سامنے کچھ اور کہا جاتا ہے - شائد یہی وجہ تھی کہ پبلک سرویس کمیشن کو بھی اس میں بیچ میں نہیں رکھا گیا اور انکی رپورٹ کے بغیر ہی تصفیہ کرنے کے لئے کہا گیا۔ ظاہر ہے کہ کانسٹیٹوشن میں بھی پبلک سرویس کمیشن کے بارے میں جو اختیار رکھا گیا ہے وہ صرف کنسلٹیشن کا ہے۔ پبلک سرویس کمیشن سے یہ کنسلٹیشن کیا جاتا ہے کہ ہماری ڈپارٹمنٹل انکوائری میں یہ ثابت ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق آپکی کیا رائے ہے بتلائیے لیکن کنسلٹیشن کے بعد بھی قطعی اختیار گورنمنٹ کو حاصل ہے۔ اس وجہ سے ایسی کوئی بات نہیں کہ کوئی کانسٹیٹوشنل دقت ہوتی ہے یا فیصلہ جات کا بعدم ہو جاتے ہیں بلکہ ہمارے سامنے سوال صرف یہ ہے کہ کنسلٹیشن کیا جائے۔ ٹرایبونل یہ کہتا ہے کہ یہ ہماری رپورٹ ہے۔ یہ ثابت ہو چکا ہے۔ پبلک سرویس کمیشن بھی ان سے متفق ہوتا ہے۔ ہم بھی ایگری (Agree) کرتے ہیں تو حکم جاری ہوگا۔ اگر وہ اس حکم کے خلاف درخواست دیتے ہیں تو پبلک سرویس کمیشن نہ ہونے سے حکومت پر ایک بوجھ پڑتا ہے ہمارے پچاؤ اور ہمارے سکرٹریز کے بچاؤ کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ پبلک سرویس کمیشن سے جو ایک انڈ پنڈنٹ باڈی ہے رائے لی جائے اور اس کے بعد ایک قطعی فیصلہ کیا جائے۔ اس لئے یہ امینڈمنٹ بل لایا گیا ہے۔

آئریل دوستوں نے اس کو ری ٹراسپیکٹو افکٹ دینے کے لئے تجویز پیش کی ہے۔ لیکن اس میں ایک دقت یہ ہے کہ جن لوگوں کو دو تین سال پہلے ڈسمس (Dismiss)

کیا گیا ہے ان کے بارے میں ٹریبیونل کی یہ رائے تھی کہ وہ کرپٹ (Corrupt) آدمی ہیں۔ حکومت بھی اس کو مانتے ہوئے یہ چاہتی تھی کہ انکو نکال دینا چاہیئے۔ اب اس امینڈمنٹ کو قبول کیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان ۳۲ لوگوں کے کیس کو پبلک سروس کمیشن کے سامنے بھر سے پیش کرنا ہوگا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ پبلک سروس کمیشن کی رائے آنے تک وہ لوگ تنخواہ ہانے کے بھی مجاز ہوں گے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ری ٹراسپیکٹو ایفکٹ دینے کا اثر گورنمنٹ کے نقطہ نظر سے، پبلک موریل (Public morale) کے نقطہ نظر سے بھی برا ہوگا۔ جس آدمی کے بارے میں ٹریبیونل جانتا ہے، پبلک جانتی ہے اور گورنمنٹ جانتی ہے کہ وہ کرپٹ آدمی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے کیس کو پھر سے لینے کے بارے میں آنریبل ممبرس اصرار نہ کریں گے۔ البتہ میں یہ وعدہ کر سکتا ہوں کہ اب جتنے بھی پنڈنگ کیس (Pending cases) ہیں ان کے بارے میں پبلک سروس کمیشن سے کنسلٹیشن کئے بغیر حکومت تصفیہ نہ کریگی خواہ ان میں رپورٹ آئی ہو یا نہ آئی ہو۔ بجائے اس کے کہ متعلقہ ڈپارٹمنٹ پر یہ کیس بھیجے جائیں پبلک سروس کمیشن کے پاس رائے دینے کے لئے انکو روانہ کیا جائیگا۔ اور انکی رائے آنے کے بعد ہی حکومت کوئی قطعی فیصلہ کریگی۔ اس لئے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ری ٹراسپیکٹو ایفکٹ دینے کے بارے میں اصرار نہ کیا جائے۔

*Mr. Speaker:* The question is :

“That L.A. Bill No. XXXI of 1953, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) (Amendment) Bill, 1953, be read a first time.”

The motion was adopted.

*Shri D.G. Bindu:* I beg to move :

“That L.A. Bill No. XXXI of 1953, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) (Amendment) Bill, 1953, be read a second time.”

*Mr. Speaker:* The question is :

“That L. A. Bill No. XXXI of 1953, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) (Amendment) Bill, 1953, be read a second time”

The motion was adopted.



*Clause 2*

*Mr. Speaker :* The question is :

“ That clause 2 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the bill.

*Mr. Speaker :* The question is :

“ That short title, commencement and preamble stand part of the bill.”

The motion was adopted.

The short title, Commencement and Preamble were added to the Bill.

*Shri D. G. Bindu :* I beg to move :

“ That L. A. Bill No. XXXI of 1953, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) (Amendment) Bill, 1953, be read a third time and passed.”

*Mr. Speaker :* The question is :

“ That L.A. Bill No. XXXI of 1953, the Hyderabad Public Servants (Tribunal of Enquiry) (Amendment) Bill, 1953, be read a third time and passed.”

The motion was adopted.

**Report of the Select Committee on L. A. Bill No XXXI of 1952, the Hyderabad Habitual Offenders (Restriction and Settlement) Bill, 1952.**

*Mr. Speaker :* Shri D. G. Bindu.

شری کے - آئنٹ ریڈی - اس سلسلہ میں ایک اعتراض یہ ہے کہ اکثر ممبروں کو ترجمہ نہیں دیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا اہم بل ہے جس پر دیرپہ سال تک چرچا ہوتی رہی لیکن اس کا ترجمہ نہیں دیا گیا ۔

*Mr. Speaker :* It appears the House is not in the mood transact further business today.

1736 1st April, 1454. Consideration of Select Committee Report  
on Habitual Offenders (Restriction  
and Settlement) Bill, 1952.

شری کے - اننت ریڈی - جو لوگ انگریزی نہیں جانتے انکو ترجمہ دینا چاہئے

مسٹر اسپیکر - اس کمیٹی میں سب پارٹیوں کے ممبرس تھے - اسوقت یہ درخواست نہیں کی گئی کہ ترجمہ دیا جائے - لیکن اب اگر اسکے لئے کہا جائے تو اس کا یہ منشا لیا جا سکتا ہے کہ آج ہاؤز کام کرنا نہیں چاہتا -

شری گوپیڈی گنگا رےڈی :- ہمارا یہ اہتراج ہے کہ ہم سے واہا کیا گیا تھا کہ ہم جو بیلنس اسسبلی میں پش کرے، اسکا ترمما دیا جاسے۔ اب بھی کوآی جیاہا دیری نہیں ہوا ہے، ترمما اب بھی دیا جا سکتا ہے۔

شری کے - ایل - نرسما راؤ - گنشہ اس بل کے ٹرانسلیشن کی نسبت کہا گیا تو یہ جواب دیا گیا تھا کہ کمیٹی سے رپورٹ آنے کے بعد اسکا ٹرانسلیشن بھی دیا جائیگا اس لئے اب اسکے بنیر بحث کرنا ممکن نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر جب سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ ہاؤز میں پیش ہوئی تو اسوقت ایسی کوئی خواہش نہیں کی گئی -

شری آر - پی دیشمکھ ( گنگا کھیڑ ) - اس بل کی بہت اہمیت ہے -

مسٹر اسپیکر - اہمیت کا تصفیہ کرنا اسپیکر کا اختیار ہے۔ اگر ٹرانسلیشن دینے کیلئے درخواست کیجاتی تو اسپیکر اس پر غور کرتے - جب ایسی درخواست کیجاتی ہے تو ترجمہ دیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہو کر کافی دن ہوچکے ہیں۔

شری گوپیڈی گنگا رےڈی :- سپیکر سر، ابھی کوآی مائکا نہیں گیا ہے۔ ابھی ہم نے ترمما دیا جاسے تو ہمارا کوآی اہتراج نہیں ہے۔ جب پہلے دیا جا سکتا ہے تو اب بھی ترمما دیا جا سکتا ہے۔

مسٹر اسپیکر - اسکو آئندہ سیشن تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں تو یہ ممکن ہے۔ بات

یہ ہے کہ اتنے تھوڑے وقت میں (۹ تاریخ تک) اس کا ترجمہ نہیں ہو سکتا - اس سے پہلے بھی ایک دوسرے بل کا ترجمہ کرنے کے لئے کہا گیا ہے اس لئے اس بل کا ترجمہ نہیں ہو سکتا -

شری گوپیڈی گنگا رےڈی :- اگر ایسا ہی ہے تو دوسرے سیشن میں بھی اسے رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن آج بھی جلد باجی کرنا ٹیک ن ہوتا۔

مسٹر اسپیکر - اسکے معنے یہ ہیں کہ آنریبل ممبرس اب کچھ کام کرنا نہیں چاہتے -

شری گوپیڈی گنگا رےڈی :- اب تک تو ہم نے کافی کام کر دیا ہے۔

مسٹر اسپیکر - اس پر اینڈ منٹس بھی پیش کیے گئے لیکن اسوقت بھی کوئی اعتراض نہیں کیا گیا -

*Consideration of Select Committee 1th April, 1954. 1737*  
*Report on Habitual Offenders*  
*(Restriction and Settlement) Bill, 1952.*

श्री. नरेंद्र (कारवान) :—अब तक बड़े बड़े बिल्स अंग्रेजी में आये हैं और उससे भी काम बराबर चला है यह बिल भी अंग्रेजी में है, फिर भी हम काम कर सकते हैं।

शरी के - अیل - नर्समहा राؤ - रپورٹ پیش ہوئی تو ہم یہ سمجھے کہ جس طرح اس سے پہلے ترجمہ دیا گیا تھا اسی طرح دیا جائیگا - ہم کو یہ کیا معلوم تھا کہ سلکٹ کمیٹی کے چیئرمین رکوسٹ (Request) کریں تو دیا جائیگا -

مسٹر اسپیکر - امینڈمنٹس میرے پاس آچکے ہیں - اس نوبت پر میں اسکی ضرورت نہیں سمجھتا -

شری کے - انت ریڈی - کم سے کم اگریکلچرل ڈٹرس رلیف بل (Agricultural delbtors relief Bill) کا ترجمہ دینے کا آئندہ انتظام کیا جانا چاہئے -

مسٹر اسپیکر - نوعیت کے لحاظ سے عمل ہوگا - کم از کم ایسا تو نہیں کہا جاسکتا کہ ہر رپورٹ کے ترجمے دئے جانے چاہئیں - جب امینڈمنٹس کے اٹنے تاریخ مقرر کی گئی تھی تو اسوقت بھی غذر نہیں کیا گیا جس طرح کہ آج کیا جا رہا ہے -

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—जब बिलकुल आखरी वक्त हमें यह कहा जाता है कि फलां फलां बिल पर फलां फलां तारीख को अमेंडमेंट देने चाहिये और आप अठकर चले जाते हैं तुरंत तो उस समय हमें बोलने का मौका ही कहां रहता है।

*Shri D.G. Bindu : I beg to move :*

“That L. A. Bill No. XXXI of 1952, the Hyderabad Habitual Offenders (Restriction and Settlement) Bill, 1952, as reported by the Select Committee, be read a second time.”

शरी के - انت ریڈی - ہائٹ آف آرڈر - جب سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہو تو موشن پیش کرنیکی ضرورت نہیں ہے - سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر ڈسکشن ہو سکتا ہے رول ۱۳۳ - ۱۳۷ کی جانب توجہ دلانا چاہتا ہوں -

مسٹر اسپیکر - خیر اس پر تو ڈسکشن ہوگا امینڈمنٹس آنے کے بعد ان پر غور ہوگا -

شری کے - انت ریڈی - کوئٹین رکھنے کی ضرورت نہیں ہے - صرف موشن مووڈ (Motion moved) کہا جائے گا -

میرا امیکشن یہ ہے کہ ۱۳۳ کے تحت موشن موو کریں گے - اس کے بعد اسپیکر اجازت دیں گے - اس کے بعد موشن پر سب رول (۳) کے تحت ڈسکشن ہوگا -

*Mr. Speaker : Ye motion moved*

\* شری اناجی راؤ گوانے - مسٹر اسپیکر - ہیا یچول آفینڈرس بل جو ہاؤس کے سامنے پیش کیا گیا ہے اسکے مقصد سے ہاؤس واقف ہے - اس سے پہلے یہاں قانون جرم پیشہ نافذ تھا - اسکو منسوخ کر دیا گیا ہے - اس کے بعد گورنمنٹ نے یہ محسوس کیا کہ

جرائم پیشہ عادی مجرمین کے لئے کچھ نہ کچھ قانون بنایا جانا چاہئے۔ اس سلسلے میں سلکٹ کمیٹی سے یہ بل ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے سلکٹ کمیٹی نے اصل بل میں کافی تبدیلیاں کی ہیں

[ Mr. Deputy Speaker in the chair ]

پہلے دفعہ ۱۱۰ کرمینل پروسیجر کوڈ کے الفاظ کو بنیاد بنا کر بل پیش کیا گیا تھا۔ لیکن سلکٹ کمیٹی نے ہایپچول آفینڈر ایسے شخص کو کہنے کیلئے تجویز رکھی ہے جو تین بار سزایافتہ ہو۔ اسکی سزا کی کتنی مدت ہونی چاہئے یہ بنلایا گیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ دفعہ ۱۱۰ کے تحت کسی شخص سے گڈ بیہیویر ( Good behaviour ) کا مچلکہ یا ضمانت لیا گیا ہو تو اسکی بھی سزا متصور کیا گیا ہے۔ لیکن ڈفرنس آف اوپینین کو عدالت پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اپوزیشن بنجیز کی طرف سے یہ استدلال کیا گیا کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت کم از کم تین دفعہ مچلکہ اور ضمانت کا پابند کیا گیا ہو تو اسکو ہایپچول آفینڈر کہا جائیگا۔ اس حد تک اس بل میں تھوڑا سا اختلاف رہا۔ بل میں جو چینجز ( Changes ) ہوئے ہیں ان میں صرف یہ ایک ہی چیز ڈفکٹو معلوم ہوئی ہے۔ ہم نے اسکو دور کرنے کی کوشش کی لیکن اس جانب کے آئریبل ممبرس اور اوس جانب کے آئریبل ممبرس کسی طرح بھی سکشن (۳) پر متفق نہوسکے۔ سکشن (۳) کے تحت ۱۱۰ کی کارروائی کسی شخص کے خلاف کیجاتی ہے تو اسکو نوٹس اشبو ( Issue ) کرنے کا اختیار اس سکشن میں دیا گیا ہے۔ لیکن اس میں الفاظ اسطرح رکھے گئے ہیں کہ دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی پیش ہوتی ہے تو مجسٹریٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ گڈ بیہیویر کا نوٹس بھی دے کر اس سے کیوٹ نہ ضمانت اور مچلکہ لیا جائے۔ ساتھ ہی ساتھ اس بل کے تحت اسکو نوٹس دیا جاتا ہے۔ اس ڈیفینیشن کا منشاء دراصل یہ ہے کہ جب تک کہ وہ شخص جس کے خلاف دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی کیجاتی ہے عدالت کے سامنے نہ آئے اس وقت تک سزا نہیں دیجائیگی۔ کم از کم اس ایکٹ کے تحت کوئی کارروائی نہ ہوگی۔ یہ چیز آگے آئی ہے۔ لیکن سکشن (۳) کے تحت نوٹس دینے کا حق ہے۔ وہاں یہ چیز نہیں رکھی گئی ہے۔ اپوزیشن کی جانب سے سلکٹ کمیٹی میں سختی کے ساتھ اعتراض کیا گیا تھا کہ آپ نوٹس دینگے تو وہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت کافی نہیں ہے۔ عدالت کے سامنے ایسا مواد آنا چاہئے اور اسکا ریکارڈ آنا چاہئے اس وقت تک نوٹس دینا قانوناً صحیح نہوگا۔ دفعہ ۱۱۰ کے تحت ہایپچول آفینڈر کی جو تعریف کی گئی ہے اسکے لحاظ سے نوٹس دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلئے دفعہ ۱۱۰ کے تحت پولس یا جو کوئی بھی کارروائی کرے مواد پیش کریگی۔ تو اس وقت دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی شروع ہوتی ہے۔ لیکن دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی شروع ہونے ہی مجسٹریٹ کو یہ اختیار دینگے کہ اس بل کے تحت رسرکشن کی کارروائی بھی شروع کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہ لا ( Law ) کا ڈفکٹ ہو جائیگا۔ چند آئریبل ممبرس نے اس سلسلے میں امینڈمنٹس دئے ہیں۔ مجسٹریٹ کو اس کا اختیار ہونا چاہئے کہ جب اسکے سامنے ۱۱۰ کی کارروائی شروع ہو تو پولس کی جانب سے اس شخص پر ہایپچول آفینڈر کی تعریف جس لحاظ سے صادق آتی ہے اسکو بھی دیکھیے۔

اس وقت نوٹس کا اختیار ہوسکتا ہے۔ کم از کم دو مرتبہ سزا یافتہ ہو اور تیسری مرتبہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت گڈ بیھویور کی ضمانت اور چلکے کا پابند کیا گیا ہو۔ وہ ہیپیچول آفینڈر کی تعریف میں آسکتا ہے۔ اس طرح مجھے عرض کرنا ہے کہ صرف دفعہ ۱۱۰ کے تحت جو کارروائی کلاز ۳ کے تحت کرنے کا اختیار رکھا گیا ہے اس میں ڈیفکٹ ہے۔ اوس جانب کے آنریبل ممبرس نے سلکٹ کمیٹی میں ہمارے خیالات کو سامنے رکھتے ہوئے بل میں جو اصلاحیں کی ہیں اسکے لیئے میں انہیں مبارکباد دونگا۔ لیکن ایک چیز رہگئی تھی جس کا ذکر اس موقع پر کرنا میں نے مناسب سمجھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبرس اس پر غور کرینگے۔

\* شری ایل۔ این۔ ریڈی (وردھنا پیٹھ)۔ اسپیکر سر۔ ہیپیچول آفینڈرس بل سلکٹ کمیٹی سے ہمارے سامنے پیش ہوا ہے۔ اس بل کے جو ابتدائی شکل تھی اس میں کافی تبدیلی آچکی ہے۔ پہلے کے بل میں ہیپیچول آفینڈرس کی ڈفینیشن کہیں نہیں دی گئی تھی بلکہ ضابطہ فوجداری کے دفعہ میں جو تعریف عادی مجرمین کی کی گئی تھی اسی کو برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی تھی۔ لیکن اس رپورٹ سے یہ صاف ظاہر ہے کہ ہیپیچول آفینڈر قانون کن سے متعلق ہوگا۔ اور اس کی جداگانہ صورت ہوگی۔ اوس قانون میں ہیپیچول آفینڈر کی تعریف ہے اس قانون کیلئے الگ اس قانون کے مقصد کے لئے ہیپیچول آفینڈر وہی ہوگا جو تین دفعہ سزا یافتہ ہو۔ اور اس کی سزا ۱۲ مہینے کی ہو اور اندرون ۵ سال ہو۔ اس قسم کی تعریف یہاں دی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے اس بل کی نوعیت میں فرق آگیا ہے۔ دفعہ ۱۱۰۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۷۔ ایسے دفعات ہیں جن میں معمولی طور پر ۱۱۰ کے تحت کارروائی ہوسکتی ہے۔ ان پر آرڈر آف رسٹرکشن پاس کیوں نہ کیا جائے یہ نوٹس دی جاتی ہے۔ خواہ وہ ہیپیچول آفینڈر ہو یا نہ ہو۔ دفعہ ۳ کے تحت ہر شخص کو نوٹس دینے کا اختیار ہے۔ یہ غیر صحیح ہے۔ دوسرے دفعہ میں آپ یہ قبول کرتے ہیں کہ جو حقیقت میں ہیپیچول آفینڈر ہو اسی صورت میں آپ سزا جزا کا تصفیہ کریں گے۔

مگر آپ بلا لحاظ اس کے کہ کوئی شخص ہابیچول آفینڈر (Habitual Offender) ہے یا نہیں نوٹس دے دیں تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اس کے کیسے مجاز ہوسکتے ہیں۔ اگر ایسا کیا جائے تو اس قانون کے مقصد کے لحاظ سے ٹھیک نہیں ہوگا۔ نوٹس اجرا کرنے وقت مجسٹریٹ کو اس بات کا اطمینان کر لینا ضروری ہے کہ جس کے نام نوٹس جاری کی جا رہی ہے آیا وہ ہیپیچول آفینڈر ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو اس کے نام نوٹس دی جاسکتی ہے ورنہ نہیں۔ ایسا نہ کر کے دفعہ (۱۱۰) کے تحت جہاں کارروائی شروع ہوسکتی ہے معمولی طور پر آپ نوٹس دے سکتے ہیں کہ آرڈر آف ڈی رسٹرکشن کیوں نہ جاری کیا جائے۔ یہ نوٹس دے سکتے ہیں۔ میں کہوں گا کہ اس کے خلاف جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے۔ دیکھنا چاہئے کہ ہمارے متصلہ ضوابط میں کیا حال ہے۔ مدراس۔ میسور۔ بھوپال اور پنجاب کو لیجئے وہاں کیا طریقہ ہے۔ وہاں سیدھا سادھا طریقہ ہے۔ جس کو ہیپیچول آفینڈر قرار دیا جاتا ہے اس کو کورٹ (Court)

*Consideration of Select Committee  
Report on Habitual Offenders  
(Resitricion and Settlement) Bill, 1952.*

میں پیش کیا جاتا ہے۔ کورٹ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ نوٹس اجرا کرے اور اوس کو طلب کرے اوس کے عذرات کی ساعت کرے۔ اس کے بعد اگر وہ ہیپیچول افینڈر قرار دئے جانے کے لایق ہے تو کورٹ اس کی کارروائی کرتی ہے۔ یہ سمپل پروسیجر (-Simple proa-dure) وہاں اختیار کیا جاتا ہے۔ پہلے جو بل پیش کیا گیا تھا اوس کو پارٹ ”اے“، کر دیا گیا ہے اور اس میں دوسرے صوبوں کے پروسیجر کو اڈاپٹ (Adcp) کر کے پارٹ ”بی“ میں لیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو پیچیدگیاں اس میں پہلے تھیں اُن کو رد کر کے اوٹ (Omit) کر کے دوسرے متصلہ صوبجات کی کاپی کی جاتی اور اُن اصولوں کو یہاں اڈاپٹ کیا جاتا تو پیچیدگیاں دور ہو جاتیں۔ مگر یہاں دفعہ ۱۱۰ کی مزید ضرورت سمجھی گئی ہے میرے خیال میں وہ ٹھیک طور پر یہاں نہیں بیٹھ سکتی۔ اور غیر ضروری ہے۔ میں آنریبل منسٹر انچارج سے درخواست کروں گا کہ وہ دفعات ۳-۴ اور ۷ کے تعلق سے مکرر غور کریں۔

دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی کے لئے پولیس یہ کہے کہ آرڈر آف دی رسٹرکشن جاری کیا جائے تو اس پر عدالت کارروائی کریگی۔ لیکن میں کہوں گا کہ کوئی شخص ہیپیچول افینڈر ہے تو اس پر آرڈر آف دی رسٹرکشن جاری ہو سکتا ہے۔ کسی شخص پر ایسے آرڈر کے جاری ہونے کے لئے اس کا ہیپیچول افینڈر ہونا ضروری ہے۔ اس لئے میں کہوں گا کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت کارروائی کی ضرورت نہیں ہے اس کی وجہ سے کنفیوژن (Confusion) پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اس لئے ان دفعات کو حذف کرنا ضروری ہے۔

نوٹس آف دی آرڈر آف دی رسٹرکشن ہر ایک کے خلاف جاری نہیں کی جاسکتی بلکہ صرف ہیپیچول افینڈر کے خلاف جاری کی جاسکتی ہے۔ جب ایسی نوٹس کسی کے نام پر جاری کی جائے تو اس کو کورٹ میں جا کر ثابت کرنا پڑتا ہے کہ وہ ہیپیچول افینڈر نہیں ہے۔ میں کہوں گا کہ بلا وجہ ان دشواریوں میں کسی کو مبتلا کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس لئے دفعہ ۳ میں ترمیم کرنا ضروری ہے۔

ہیپیچول افینڈر کی تعریف مختلف مقامات پر مختلف انداز میں کی گئی ہے۔ صوبہ پنجاب میں ہیپیچول افینڈر وہ شخص ہے جو دو سے زائد مرتبہ جرم کا ارتکاب کر چکا ہو اور سزا یاب ہو۔ دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری کو اُن لوگوں نے شامل نہیں کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کوئی ایسے حالات نہیں ہیں جیسے کہ وہاں سنہ ۱۹۴۷ء میں گڑبڑ ہوئی تھی۔ اس کے باوجود دفعہ ۱۱۰ کو وہاں شامل نہ کرتے ہوئے انہوں نے ہیپیچول افینڈر کی تعریف کی ہے۔ ہیپیچول افینڈر قرار دینے کے لئے تین مرتبہ کا سزا یاب ہونا ضروری ہے یا تین مرتبہ جرائم کا ارتکاب کرنا ضروری ہے۔ واضعات قانون کا منشا کیا ہے اس پر غور کرنا ضروری ہے۔ میں عرض کروں گا کہ میں نے جو ترمیمات سبجسٹ (Suggest) کئے ہیں ان پر غور کر کے ان کو منظور کیا جائے۔

شری کے۔ انت ریڈی۔ مسٹر اسپیکر سر سلکٹ کمیٹی کی جو رپورٹ ہاؤز کے سامنے بٹ کے لئے آئی ہے اس سلسلہ میں مجھے ایوان کی توجہ فرسٹ ریڈنگ کے اوس ڈسکشن

( Discussion ) کی جانب دلانا ہے جبکہ چند اعتراضات اس بل کے سلسلہ میں اٹھائے گئے تھے۔ چند اعتراضات دستوری تھے کہ یہ رست رکشن دستور کے تحت کسی پر عائد کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اور یہی چوول افینڈر کے متعلق یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ اس کی کیا تعریف ہونی چاہئے اس قانون میں نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے پیچیدگیاں پیدا ہونے کا امکان ہے۔ ان مسائل پر سلکٹ کمیٹی میں غور کیا گیا اور آخر کار سلکٹ کمیٹی نے یہی چوول افینڈر کی تعریف کو اس بل میں شامل کر دیا۔ اور پینل بل ( Original Bill ) کے تعلق سے جو بحث کی گئی ہے اس کے متعلق میں کہوں گا کہ پہلے بل کی جو شکل تھی اوس کی بنیاد دفعہ ۱۱۰ تھی اوس کا مقصد یہ تھا کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت اگر کوئی یہی چوول افینڈر یا عادی مجرم ہے تو اوس شخص کے خلاف تحت دفعہ ۱۱۰ کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اس طرح پورے بل کی بنیاد دفعہ ۱۱۰ تھی۔ ظاہر ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو ہر اوس شخص کے خلاف جس کو پولس مشتبہ تصور کرے اس کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے۔ لیکن سلکٹ کمیٹی نے یہی چوول افینڈر کی ڈیفینٹ ( Definite ) تعریف کردی۔ کہ پانچ سال میں مسلسل تین مرتبہ سزا پائے تو وہ یہی چوول افینڈر قرار دیا جائیگا۔ اس کے بعد پرانے بل کا نقشہ بدل جاتا ہے۔ یہی چوول افینڈر کی تعریف کو انکلوڈ ( Include ) کرنے کے بعد اور پینل بل کا شپ ( Shape ) بدل جاتا ہے۔ اس کے دو جزو کردئے گئے ہیں۔ پہلا جزو ایسی کارروائیوں سے متعلق ہے جو دفعہ ۱۱۰ کے تعلق سے شروع کی جائیں۔ اور دوسرے جزو میں یہی چوول افینڈر کو نوٹیفائی ( Notify ) کیا جائیگا اور ان کے نقل و حرکت پر پابندی وغیرہ عاید کی جائیگی۔ مجھے صرف اس کے متعلق یہ عرض کرنا ہے کہ دوسرے پر اوٹنس ( Provinces ) میں مثلاً میسور۔ پیپسو بمبئی وغیرہ میں اس کے لئے ایک علیحدہ اسکیم رکھی گئی ہے اور دوسرے ریاستوں مثلاً بمبئی وغیرہ میں علیحدہ اسکیم ہے لیکن ہم نے دونوں کے ملاپ کو سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں رکھنے کی کوشش کی ہے۔ پہلے تو یہ غور طلب معلوم ہوتا ہے کہ جب ہم یہی چوول افینڈر کی تعریف ڈیفینٹ طور پر کر چکے ہیں کہ کون یہی چوول افینڈر ہے تو پھر دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی کو درمیان میں لانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ سلکٹ کمیٹی میں ہم نے بحث اٹھائی تھی۔ جو یہی چوول افینڈر قرار پائے اس کو سٹلمنٹ میں بھیج دینا چاہئے اس مقصد سے اختلاف نہیں کیا گیا لیکن دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی کو درمیان میں لایا جا رہا ہے اس کے تحت نوٹس دینے کا جو سوال پیدا ہوتا ہے اوس سے پیچیدگیاں پیدا ہونے کا امکان ہے کیونکہ دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری کے تحت نیک چلنی کے چلکے کی کارروائی کی جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ اختیار بھی مجسٹریٹ کو دیا جاتا ہے کہ اوس شخص کو یہ بھی نوٹس دے کہ کیوں نہ اوس کے موومنٹ ( Movement ) پر رست رکشن ( Restriction ) عائد کیا جائے۔ میں آگے چل کر یہ کہوں گا کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت اوس کے موومنٹ پر اوس وقت تک رست رکشن عائد نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ

یہ ثابت نہ ہو جائے کہ وہ ہیپی چوول آفینڈر ہے - اور (۱۱۰) کے تحت جس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے اور نوٹس بھی دیتے ہیں اوس کے متعلق ہم آگے چل کر کہتے ہیں کہ اگر وہ ہیپی چوول آفینڈر ثابت ہو تو اس کے خلاف رسترنکشن کے آرڈرس دئے جائیں گے - یہ امبیگوئی (Ambiguity) اس قانون میں ہے - دفعہ (۱۱۰) کے تحت جس کے خلاف کارروائی جاری ہو اوس کو نوٹس دیجائیگی لیکن (۷) کے تحت ہم کہتے ہیں کہ اوس وقت اوسکو سزا نہیں دیجاسکے گی جب تک کہ وہ عادی مجرم ثابت نہ ہو جائے - اس امبیگوئی کو دور کرنے کے لئے دفعہ (۳) کو پراپرلی امنڈ (Properly amend) کرنا ضروری ہے - دوسری چیز یہ ہے کہ اس بل کی جو اسکیم تھی کہ ہیپیچول آفینڈر کو رسترنکشن میں رکھا جائیگا اور سٹلمنٹ میں ڈالا جائے وہ مقصد پارٹ (۲) کے لحاظ سے پورا ہو سکتا ہے - جیسا کہ دوسرے اسٹیٹ میں یہ اسکیم ہے - اس لئے سلکٹ کمیٹی کی جو رپورٹ ہے اوس کے تحت پارٹ (۲) سے ہمارا مقصد بھی پورا ہو سکتا ہے - پولیس کے پاس اس کاریکارڈ رہیگا کہ کتنی دفعہ وہ شخص سزایاب ہے - اگر یہ معلوم ہو کہ وہ تین مرتبہ سزا پاچکا ہے تو اوس کو نوٹس دیجائیگی اور اوس کو ہیپیچول آفینڈر قرار دیا جائیگا - اوس کے بعد اوس پر رسترنکشن عائد کرنے کی کارروائی کی جائیگی اس لئے دفعہ (۱۱۰) کے تحت اوس کے متعلق کارروائی کرنے کی چندان ضرورت نہیں ہے - ہیپیچول آفینڈر کی جو تعریف کی گئی اور اوس کے اکسپلینیشن (Explanation) میں دفعہ ۱۱۰ کے تحت ایک مرتبہ باؤنڈ اوور ہو جائے تو یہ سمجھ کر اور سبسٹینٹیو ٹرم آف امپرزمنٹ (Substantive term of imprisonment) کا یہ مفہوم سمجھ کر کہ اگر وہ اس طرح بانڈ (Bound) ہو جائے تو اوسکو عادی مجرم خیال کر کے (۱۱۰) کے تحت کارروائی کرنا بہت بڑی غلطی ہوگی - ہم یہاں قانون ساز جماعت کی حیثیت سے بیٹھے ہوئے ہیں - ہمارے سامنے کوئی ڈیفینٹ نقشہ ہونا چاہئے - ہماری تعریف کا مقصد کیا ہے - کیا ایسا شخص جو دفعہ (۱۱۰) کے تحت ایک مرتبہ باؤنڈ اوور (Bound over) ہو گیا ہو اوس کو عادی مجرم قرار دیا جائے یا تین دفعہ باؤنڈ اوور ہونا ضروری ہے - عدالتیں اوس کی کیا تعبیر نکالیں گی وہ الگ چیز ہے - لیکن قانون ساز جماعت کی حیثیت میں ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور بل کے پراویژنس پر غور کر رہے ہیں تو ہمارے سامنے اس کا صاف نقشہ ہونا چاہئے - تاکہ ہم ہاؤز کو کنٹنس کر سکیں - ایک دفعہ باؤنڈ اوور ہونے کے بعد وہ سبسٹینٹیو ٹرم آف امپرزمنٹ ہوگا یا تین دفعہ باؤنڈ اوور ہونے کے بعد - جیسا کہ دوسرے پنشنٹ (Punish-ment) کی صورت میں عادی مجرم قرار دینے کے لئے تین دفعہ باؤنڈ اوور کرنا ضروری ہے - اگر ہم اس انٹریپریٹیشن کے ساتھ (۱۱۰) کی کاروائیوں کو دیکھیں تو ہم کو شبہات پیدا ہوتے ہیں - ہیپیچول آفینڈر کے خلاف کارروائی کرنے کے مواقع پارٹ (۲) میں مہیا کئے گئے ہیں ہم نے یہ رکھا ہے کہ جو شخص ہیپیچول آفینڈر ہوگا اوس کو نوٹیفائی (Notify) کیا جائیگا اور اس کے خلاف پورے پراویژنس



اپلائی کئے جائیں گے۔ لیکن یہاں دفعہ ۱۱۰ کے تحت بھی ہم کارروائی کرنا چاہتے ہیں یہ دونوں چیزیں وقت واحد میں نہیں ہوسکتیں دو طرح کی کارروائی یہاں کی جارہی ہے ایک تو یہ کہ اس پروسچر سے اوس کو گزرنا پڑیگا اور دوسری صورت میں اگر کوئی ہیپچول آفندر ہو تو اوس کو نوٹیفائی کیا جائیگا اور سٹلمنٹ میں ڈالا جائیگا۔ یہ جو دو طرح کا فرق پیدا کیا جا رہا ہے وہ ہاؤز کے غور کا محتاج ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا دوسری ریاستوں میں جو تھیم (Theme) ہے اوس کا مقابلہ اگر یہاں سے کیا جائے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہم کو جو تھیم لیکر آگے بڑھنا چاہئے وہ پارٹ (۲) کو لیکر آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اس لئے میں حکومت سے ریکورسٹ (Request) کرونگا کہ اب بھی آپ اس کو واپس لے لیں۔ اور دوسری جگہ پر جو تھیم اختیار کیا گیا ہے وہ یہاں بھی رکھا جائے تو ایک حد تک پیچیدگیاں رفع ہو جائیں گی۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ ہیپچول افینڈرس بل جس روپ میں ہمارے سامنے پیش ہے اوس کو دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سلکٹ کمیٹی میں جانے کے بعد خود آئریبل ممبرس آف دی سلکٹ کمیٹی نے بھی محسوس کیا تھا کہ اس کا ٹائٹل (Title) تک بھی بدلنے کی ضرورت ہے۔ ہم جب سلکٹ کمیٹی کی اس رائے کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ٹائٹل کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح اس بل کی بسم اللہ ہی غلط ہے۔ اور جینل ایکٹ کے دفعہ (۱۱۰) کے تحت جو کارروائیاں ہوتی ہیں اوس پر اس کی بنیاد ہے۔ اس وقت ہیپچول افینڈر کی ڈیفینیشن کی گئی ہے لیکن پہلے کے بل کو ہم دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اوس میں ہیپچول افینڈر کی تعریف ہی غائب تھی۔ سلکٹ کمیٹی میں جانے کے بعد اوس تعریف کو شامل کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی یہ قانون اپنے نقائص لیکر یہاں آیا ہے۔ یہ تو میں نہیں کہتا کہ اس بل میں جو انہرنٹ ڈیفیکٹس (Inherent defects) تھے وہ جیسے کے ویسے رکھے گئے ہیں لیکن ایک حد تک اوس کو جیسے کا ویسا رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دفعہ ۱۱۰ کی بنیاد پر پورے بل کو ڈھالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہیپچول افینڈر کی تعریف کرنے کے بعد وہ بنیاد ہٹ گئی تھی اور اوس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی تھی لیکن اوس گراؤنڈ پر جو سلپ ہو گئی تھی اس قانون کو اوس پر زبردستی کھڑا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم اس بل کو۔ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ۔ اور اوس کے نوٹ آف ڈسستٹ اور نوٹ آف اسٹٹ کو دیکھتے ہیں تو یہی نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مجھے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا روز مرہ کا تجربہ یہ ہے کہ ہر شخص کو جس کے خلاف پولیس کارروائی کرنا چاہتی ہے (۱۰۱) کے تحت گرفتار کرتی ہے اور (۱۰۱) کے تحت گرفتار کرنے کے بعد (۱۱۰) کے تحت اوس کے خلاف چالان پیش کیا جاتا ہے۔ (۱۰۱) کے متعلق پولیس کا محکمہ یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ پرنٹیوڈنشن (Preventive Detention Act) ایکٹ کے متبادل اختیارات اس کے تحت اوس کو حاصل ہیں۔ اور یہ اختیارات اوس سب انسپکٹر کو بھی حاصل ہیں جو پولیس اسٹیشن میں بیٹھا رہتا ہے۔ میں کئی ایسے

منالیں دے سکتا ہوں۔ لیکن اون کو یہاں پیش کر کے وقت لینے کی ضرورت نہیں ہے کہ کس طرح (۱۰۱) کا بیجا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اب ۱۰۱ کے بیجا استعمال سے بچنے کے لئے ۱۱۰ کے تحت اختیارات لئے جا رہے ہیں۔ (۱۱۰) کے الفاظ جس قدر مبہم ہیں میں اون کو ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ میں اس کے دوسرے ضمن کی طرف دھیان آکرشت (आकर्षित) کروانا نہیں چاہتا بلکہ صرف ای۔ اور ایف کو ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں۔ پوری اپوزیشن کی جانب سے یہ کنٹنشن (Con'tention) ہے کہ ۱۱۰ کی بنیاد پر جو کہ پھسل گئی ہے اور جواب وجود میں نہیں ہے پورا بل کھڑا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور جس ڈھنگ سے اس کو کھڑا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ بالکل بے معنی ہونے کے علاوہ بہت سختی کا بھی امکان ہے۔ میں دفعہ ۱۱۰ ضمن ای اور ایف کو ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں۔ ای یہ ہے۔

“habitually commits or attempts to commit or abets to the commission of offences involving breach of peace or is so desperate and dangerous as to render his being at large without security hazardous to the community”.

یہ ای کے الفاظ ایسے ہیں کہ عادتاً کوئی نقض امن کا مرتکب ہوتا ہے یا اس کی کوشش کرتا ہے۔ یا ٹینسی ایکٹ کے سلسلہ میں اگر کوئی زمیندار کسی ٹینٹ کو بیدخل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ٹینٹ اپنے حقوق کے لئے ڈٹ کر کھڑا ہو جاتا ہے تو وہ بھی نقض امن کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ اس کا مقدمہ عدالت میں ریفر کیا جا سکتا ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ قولدار اور زمیندار کے تعلقات کے سلسلہ میں نقض امن کی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ ایسے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔ میں کہوں گا کہ اگرچہ جو احکامات جاری کئے گئے ہیں وہ اچھے خیال سے جاری کئے گئے ہیں لیکن اون کا اہلیمنٹیشن (Implementation) غلط ہوتا ہے۔ زمیندار اور ٹینٹ کے تعلقات کے سلسلہ میں باوجود اس کے کہ ٹینسی ایکٹ میں دفعہ (۹۹) کے الفاظ ہیں لیکن اس کے باوجود بھی اگر ٹینٹ اپنے حقوق کے لئے ڈٹ کر کھڑا ہو جائے تو نقض امن کی تعریف میں لے لیا جاتا ہے اور زمیندار پولیس کو تائید میں لیکر ٹینٹ کے خلاف ۱۱۰ کے تحت کارروائی کرتا ہے اور چالان کیا جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی کارروائی بد قسمتی سے مسلسل تین دفعہ ہو تو وہ ٹینٹ ہیپیچول آفینڈر کی تعریف میں آ جاتا ہے۔ اس ہیپیچول آفینڈر کی تعریف کرنے والے کون ہوتے ہیں۔ عدالتیں ہوتی ہیں۔ سکشن کے انسدادی خفعلت کے تحت جو جو کارروائیاں ہوتی ہیں اس سلسلہ میں ہمارا روزمرہ کا تجربہ یہ ہے کہ پولیس کی رپورٹ کی بنا پر عدالتیں انسدادی کارروائی کرتی ہیں۔ اولاً اس کو پابند کرتی ہیں۔ اس کے بعد وہ بیچارا مرافعہ در مرافعہ کرتا رہتا ہے۔ ہیپیچول آفینڈر کی تعریف کرتے وقت ایک اکسپلینیشن ایسا داخل کیا گیا اور کہا گیا ہے کہ ہم قانون ایسا بنا رہے ہیں اس کو صرف نیک چلی کا پابند کیا جائے گا۔ جو چیز کہ اورینل ایکٹ ضابطہ فوجداری میں نہیں اس کو ہیپیچول آفینڈر بل میں لا رہے ہیں۔ ضابطہ فوجداری کے تحت جو سزا نہیں اور جو چیز کہ جرم کی حد تک نہیں پہنچتی اس کو ہیپیچول آفینڈر بل میں

جرم کی حد تک پہنچایا جا رہا ہے۔ اوس کو ایک دوسری شکل میں یہاں لایا جا رہا ہے ان حالات میں اوس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ دفعہ ۱۱۰ کا کس طرح بیجا استعمال کرنے سے روکا جاسکتا ہے۔ جنگاؤں تعلقہ کا واقعہ ہے کہ وہاں ایک شخص ایک اسکول تعمیر کرتا ہے اور ایک مندر کی مرمت کرتا ہے لیکن دوسری پارٹی اوس کے خلاف اسلئے پولیس وہاں پہنچ جاتی ہے اور ۱۱۰ کے تحت اوس کے خلاف کارروائی کرتی ہے۔ محض اس وجہ سے کہ دوسرے اشخاص نہیں چاہتے تھے کہ وہ شخص اسکول اور مندر کی تعمیر کرے اس لئے پولیس اوس کو پکڑ کر منصف مجسٹریٹ کے پاس لے جاتی ہے۔ یہ کس قدر فضول اور بے معنی چیز ہے کہ کوئی شخص اگر اسکول تعمیر کرتا ہے تو اوس کو بدعاش کم کر پولیس پکڑ لیتی ہے۔

پولیٹیکل ورکرس اور بہت سے دوسرے لوگوں کو ۱۱۰ کے تحت انوالو (Involve) کیا جاتا ہے۔ انکو انوالو کیا جاتا ہے تو ہم شکایت کرتے ہیں۔ ہم شکایت کرتے کرتے تھک گئے ہیں اور حکومت اسکو ستنے ستنے تھک گئی ہے۔ لیکن ہم ایسا محسوس کر رہے ہیں کہ تھکنے کے بعد بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا ضابطہ فوجداری کا دفعہ ۱۱۰ بھی میں ایوان کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی جنرل ریپیشن ہو تو وہ ہیپیچویل انڈر ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی قانون شہادت کے جتنے بھی ازسبشنس پریزمپشنس ہیں وہ سب ہوا میں اڑ گئے ہیں اس دفعہ ۱۱۰ کے لحاظ سے۔ ان چیزوں پر ہم ہیپیچویل انڈرس بل کی بنیاد رکھ رہے ہیں اور پھر یہ تصور بھی ہمارا ہے کہ انکی زندگی کو سدھارا جائے۔ انکو ایک اچھا شہری بنایا جائے تو یہ ایک قسم کا قانونی تضاد ہے۔ سوشل تضاد ہے اور مارل (Moral) تضاد ہے۔ ان تمام تضادات کو رکھتے ہوئے اس بل کو لیکر آگے نہیں بڑھا جاسکتا۔ میں دفعات پر تبصرہ کر کے ایوان کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت ہند کی جانب سے جوڈیشل ریفارمس (Judicial reforms) پر غور کیا جا رہا ہے اور انکی کچھ سفارشات بھی آچکی ہیں۔ حکومت ہند خود بھی یہ محسوس کر رہی ہے کہ اوس ضابطہ فوجداری کی بنیاد کو بدلا جائے جسکو انگریز سامراج نے اپنی گرفت مضبوط کرنے اور اپنی خاص اغراض کو پورا کرنے کیلئے پولیس کو زیادہ اختیارات دئے تھے۔ نہ صرف اختیارات دئے تھے بلکہ انکو پورا کرنے کیلئے مختلف وسائل بھی فراہم کئے تھے۔ اسکو بدلنے کی تجویز حکومت ہند کے زیر غور ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ آئندہ ہونے والے پارلیمنٹری سشن میں تصفیہ کریگی اس کے بعد ہم اپنے بل کو بھی ان ہی بنیادوں پر تدوین کرسکتے ہیں۔ ان حالات میں عجلت کر کے اس بل کی دفعہ ۱۱۰ کو بنیاد بنانا نہیں چاہئے اور ہمیں اسکی اتنی عجلت بھی نہیں پاتے جیسی کہ ٹیننسی ایکٹ کی تھی۔ اگر وہ نہ ہوتا دنیا ڈوب جانے والی ہے۔ اگر اسکو فوراً پاس نہ کیا جائے تو اسمبلی یا اسمبلی کے باہر کوئی دھوم مچنے والی نہیں ہے یا کوئی ڈس آرڈر ہونے والا نہیں ہے۔ اس وجہ سے ایسے وسیع اور ویک (Vague) اختیارات نہ دئے جائیں تو بہتر ہوگا۔

*Consideration of Select Committee  
Report on Habitual Offenders  
(Restriction and Settlement) Bill, 1952.*

اس بنا پر میں ایوان سے ادباً استدعا کرونگا کہ دفعہ ۳ میں ترمیم کرنا ضروری ہے اور اسکے ساتھ ہیپیچویل افنڈر کی تعریف میں جو ایکسپلینیشن دیا گیا ہے اسکو حذف کیا جائے۔ لیکن اوسکو حذف کرنے سے بھی کوئی خاص تبدیلی ہونے والی نہیں ہے کیونکہ ان تین چار دفعات کے باوجود بھی اسکا وہی اثر ہوگا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پہاڑ کھود کر چوہا پکڑنے کی کوشش کیگئی ہے اسلئے اس میں مناسب ترمیم کرنا ضروری ہے۔ اسقدر کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు (ఇల్లందు జనరల్) :

స్పీకర్, సర్,

మన భారత రాజ్యాంగ చట్టం నిర్దేశించబడ్డ తరువాత ఏదైతే సేరస్థుల జాతుల చట్టం రద్దు అయిందో దాని స్థానాన్ని పూరించడం కొరకు ఈ బిల్లు తీసుకు రాబడిందని చెప్పకోవడం జరుగుతోంది. “మేము దీనిని చెడ్డ ఉద్దేశంతో తీసుకురా లేదు. మన సమాజంలో ప్రతి నిత్యం కావాలని దుశ్చర్యలను చేస్తున్న ప్రజానికాన్ని అదుపులో వుంచి, దేశాన్ని, సుజాన్ని ఉద్ధరించడం కొరకు దీనిని తీసుకు వచ్చాము ” అని చెప్పడం జరుగుతోంది. ఒక విషయం మనం చూడాల్సి వుంది. ఇక్కడ వ్యవహారం మనముందు ఏ స్వరూపంలో వచ్చింది ? అది ఆచరణలో ఏ విధంగా జరుగుతోంది ? అనేది మనం స్పష్టంగా చూచినట్లయితే, మనం యివ్వాలి తెచ్చినబిల్లు రేపు ఏ విధంగా ప్రతిబింబించబోతుందో స్పష్టంగా తెలుసుకో గలుగుతాము. Cr.P.C. యొక్క ౧౦౦ సెక్షన్ ఏదైతే వున్నదో దాని ద్వారా పెద్ద ఎత్తున యితరులను బాధ పెట్టే అవకాశాలు లేనందున ఈ బిల్లును తెచ్చినట్లు స్పష్టమవుతోంది. ౧౦౦ సెక్షను సాధారణంగా గౌరవనీయమైనటువంటి వ్యక్తులమీద కూడా ప్రయోగించ బడతాందనేది మనం స్పష్టంగా తెలుసుకోవలసిన విషయం. ఇది మన హోం మినిస్టరుగారికి కూడా తెలుసుననుకుంటాను. ౧౦౦ సెక్షన్ క్రింద ఎవరెవరిమీద కేసులు పెట్టబడ్డాయి అవి ఎట్లాంటి కేసులు, వాటిలో వాస్తవికత వున్నదా, లేదా అనేది మనం తెలుసుకోవలసిన అవసరం వున్నది. ఫోలీసువారికి ఎవరిమీదైనా కొద్దిగా కోపం వస్తే, అతను అన్ని విధాల ఫోలీసును సంతృప్తి పరచ లేక పోయాడు, అని అనుకుంటే, ఫోలీసు ౧౦౦ సెక్షను ఆధారంగా తీసుకొని వెంటనే కేసు పెడుతాడు. కోర్టులో ఆ కేసుకు సంబంధించిన ఫోలీసు వాదం, పెద్ద సమస్యకు సంబంధించినది కాదని మేజిస్ట్రేటుకు తోస్తే, సైటిక ప్రవర్తనకు ముచిల్కా తీసుకొని విడిచిపెడుతున్నారు. ముఖ్యంగా యీ సద్దతి ఫోలీసు యాక్టును తరువాత పెద్ద ఎత్తున ముచల్తుల తీసుకొనడం జరుగుంది. ఇన్నాళ్లు దేశాన్ని పాలిస్తున్న కాంగ్రెసు పార్టీ ప్రభుత్వం ఏదైతే వున్నదో ఆ పార్టీ ప్రభుత్వానికి ప్రతి పక్షంలో వుండి పని చేస్తున్న రాజకీయ కార్యకర్తలు కానివ్వండి, లేక రైతు సంఘం మొదలగు ప్రజా సంస్థల కార్యకర్తలు కానివ్వండి, యిటు వంటి వారికి వ్యతిరేకంగా ఈ ౧౦౦ సెక్షను ఉపయోగించడం, ఈ ప్రభుత్వానికి దీనివరకు అయిపోయింది. తుట్టు తుదకు ఈ శాసనసభ యొక్క గౌరవ సభ్యుల మీదకూడా Cr. P. C. మరీయం ఐ. పి. సి. లోని యితర సెక్షన్ల ఆధారం చేసుకొనికేసు పెట్టే సందర్భం లేనప్పుడు ఈ ౧౦౦ సెక్షను క్రింద కేసులు పెడుతున్నారు. ఆ ప్రకారం యిది వరకు యం. యల్. సీన్, సుధా కూడా ౬ సెలకు ముచల్కా తీసుకోవడం జరిగింది. ముఖ్యంగా

ఈ ౧౦౦ నెక్షను చాతా

Misuse

చేయబడు తోందనేది

మనం తెలుసుకోవాల్సి వుంది. దీనిని పెద్ద ఎత్తున ప్రతిపక్షంవారిని నులిమిపేయడానికి ఉపయోగిస్తున్నారు. ముచ్చాల్లు నిలిచిపోయివుండ వచ్చును. ౧౦౦ నెక్షను అధారం చేసుకొని తెచ్చినటువంటి ఈ బిల్లును ఉన్నదీ ఉన్నట్లుగా ప్యాస్ చేస్తే, రేపు ఈ కాంగ్రెసు ప్రభుత్వం అక్రమాలకు వ్యతిరేకంగా నుంచోని పోరాడిన ప్రజా కార్యకర్తల గతి ఏమౌతుందో మనం తెలుసుకోవలసిన అవసరం వున్నది. ఈ బిల్లు యొక్క షెడ్యూల్ లోగల Sections కింద ౪, ౫, ౧౦ సంవత్సరాలు శిక్ష విధింపబడేవారికి ఇప్పుడు తెచ్చినటువంటి బిల్లువలన యావజ్జీవశిక్ష విధించబోతున్నారు. మూడుసార్లు ౧౦౦ నెక్షను క్రింద శిక్ష విధింపబడి ఒక సంవత్సర కాలం జైలులోవుంటే, అతను Habitual offender గా గుర్తించ బడతాడు. ఆ విధంగా Habitual offender గా గుర్తించబడి Concentration Camp లో పెడతారు. తరువాత అతనిమీద కొన్ని Restrictions విధిస్తారు. అవి ధిక్కరించడాని చేప్పి అతనికి యావజ్జీవ శిక్షపెట్టి అధికారం ప్రభుత్వం తన చేతుల్లోకి తీసుకోబోతోంది. ఇన్వాలిడ్ ఇండియన్ పీస్ కోడ్ ఏడైతే వున్నదో దానినాధారంగా చేసుకొని మనకు ఈ షెడ్యూలులో చూపించిన నెక్షను మీద ప్రతిదానికి యావజ్జీవశిక్షవిధించు అధికారంలేదు. కాని అంతేపెద్ద మొత్తంలో శిక్ష విధించడానికి ఐ. పి. సి. ద్వారావీలులేదు, కాబట్టి ప్రతిపక్షాలను అణచడానికి కాంగ్రెసు ప్రభుత్వం యంత దుర్మార్గంగా చట్టం తయారుచేసి రాజకీయ పక్షాలను నాశనం చేయడానికి ప్రయత్నిస్తోందని దీనిద్వారా స్పష్టంగా గుర్తించగలుగుతాము. అది ప్రభుత్వ ఉద్దేశంకాదని నెట్టిపార చేయడానికి ప్రయత్నం చేయవచ్చును. అసలు యిక్కడకువచ్చి అబద్ధాలు చెప్పడమే పవిత్ర ఆశయంగా కాంగ్రెసు మంత్రులు పెట్టుకొన్నట్లు కనబడుతోంది. ఈ ధోరణిని మనం అడుగడుగునా యిక్కడ చూస్తున్నాం. ఈ హోం డిపార్టుమెంటు అడుగడుగునా అబద్ధాలకోరు డిపార్టుమెంటుగా తయారైంది. ఒక నెషను తరువాత ఒక నెషను లందు యిక్కడ చూస్తున్నాం. గౌరవ సభ్యులు ప్రశ్నలు పేసినప్పుడు ప్రభుత్వంవాటికిచ్చే సమాధానాలువచ్చి అబద్ధాలుగా వుంటున్నాయనేది మనం ప్రతీనిత్యం చూస్తున్నాం. దేశంలో ప్రజాకార్యకర్తలు కాంగ్రెసుకు వ్యతిరేక పక్షాలలోవుండి, కాంగ్రెసు సిద్ధాంతాలను శిరసావహించలేని, వాళ్ళమీద ౧౦౦ నెక్షన్, ఏవిధంగా ఉపయోగించబడుతోందో చూస్తున్నాం. మూడుసార్లు శిక్షబడి, ఒక సంవత్సరకాలం జైలులోవుంటే, అతను Habitual offender గా గుర్తించబడతాడు. అతనిని సర్వనాశనం చేసే అధికారం ప్రభుత్వం తన గుప్పెట్లోకి తీసుకోబోతోందని స్పష్టమవుతోంది. Habitual offender నిర్వచనంచూసి సంతృప్తిపడే అవకాశాలులేవు. ఆక్లాజాలో యింకాస్త క్రిందకుపోయి చూస్తే దానికి ఒక Explanation పెట్టారు. దానిలో ఏమన్నారంటే మునిత్కా తీసుకొన్న కాలంకూడా శిక్ష అనుభవించిన కాలంగా తీసుకుంటామన్నారు. అంటే ఆరు నెలలకు మునిత్కా తీసుకుంటే, ఆ ఆరు నెలలు శిక్ష అనుభవించినట్లు అనుకుంటామన్నారు. ఇది ఏవిధంగా అనుకుంటారో నాకు అర్థం కావడంలేదు. ఈ బిల్లులో యింకాస్త ముందుకుపోయి చూస్తే, ఇన్వాలిడ్ టి వరకు వున్న చట్టాలను దృష్టిలో పెట్టుకు చూస్తే ప్రభుత్వంకానివ్వండి, పోలీసు కానివ్వండి, ఒకడు సేరంచేశాడని కోర్టులో ఋజువుచేస్తే, కోర్టువారు శిక్ష విధిస్తారు కాని దీనిద్వారా అది లేదు. అంటే సేరం ఋజువు చేయవలసిన బాధ్యత ప్రభుత్వానికి లేదు.

*Consideration of Select Committee  
Report on Habitual Offenders  
(Restriction and Settlement) Bill, 1952.*

అతనికి వెంటనే పర్సా తగిలించి “నిన్ను ఎందుకు పిలిచినాడను?” అని అడుగుతారు. అతను సక్రమంగా సాక్ష్యం పేజ్ చేసుకోలేకపోతే, Habitual offender గా గుర్తించబడి Concentration Camps లో పెట్టి అనేకబాధలకు గురిచేసే అవకాశాలు దీనిలో వున్నాయి. ఈ బిల్లులో యింకాస్త ముందుకు పోయి చూస్తే ప్రభుత్వం కొంతమంది నడవడి బాగుండలేదని Habitual offender గా declare చేస్తూ వాళ్ళను కొన్ని స్థానాల్లో నిర్బంధిస్తుంది. “ఈ స్థానంనుంచి నీవు బయటకు కదలవద్దు” అని Camps లో పెట్టి వాళ్ళమీద కొన్ని Orders విధిస్తుంది. వాటిని ధిక్కరిస్తే వున్నట్లుంటే పోలీసు వ్యవహారం అల్లా వుంచి, వాళ్ళు ఏ గ్రామంలో వుంటున్నారో, ఆ గ్రామం యొక్క పౌరులమీద కూడా Habitual offender గా గుర్తించబడ్డవారు వచ్చి నవ్వుడు పోయినవ్వుడు పోలీసుకు తెలియజేయాలన్న భాద్యత గ్రామ పౌరులమీద పేశారు. ఇది ఎట్లా సాధ్యం అవుతుందని ప్రభుత్వం అనుకుంటుందో నాకు అర్థం కావడంలేదు. ఒక వ్యక్తి ఒక గ్రామస్తుని ఇంటికి వస్తే అతను Habitual offender అని ఆ అమాయకునికి ఎలా తెలియాలి? నేను చెప్పేది ఈవిధంగా అమాయక పౌరులమీద నిర్బంధం విధించకూడదని. Habitual offender గా గుర్తించబడినవారు వచ్చినా పెళ్ళినా తెలియజేయవలసిన భాద్యత తొలగించాలని కోరుతున్నాను. ఈ బిల్లు యొక్క మూల ఉద్దేశం దేశాన్ని ఉద్ధరించడం అంటూ, ప్రతి పక్షాలను నాశనంచేయడం కొరకటేబడినట్లు స్పష్టంగా కనబడుతోంది. అన్ని రంగాలలోనూ దీనిని దీర్ఘి మెరుగుపెట్టడంకోసం చేస్తున్నట్లు కనబడుతోంది. సమాజం బాగు పడాలంటే దేశాన్ని మనం సక్రమంగా ముందుకు తీసుకుపోవాలంటే ఈ బిల్లును సరియైన పద్ధతులతో Draft చేసి తీసుకు రావాల్సిన అవసరం ఎంతో వున్నది. ఏవిధంగా కూడా పోలీసుల దీనిని ఒక అడ్డుపట్టుగా చేసుకొని ఇతరులను అడ్డువర్చుకుంటూ వుండేరీతిగా చేయాలని, ఇప్పుడు తెచ్చిన బిల్లును ప్యాస్ చేయవద్దని House దీని విషయంలో చాలా దీర్ఘంగా ఆలోచించి ఓడిస్తారని ఆశిస్తున్నాను.

**Shri L. K. Shroff (Raichur):** Mr. Speaker, Sir, We have got the Select Committee Report on this Bill before us for discussion. I feel that the Select Committee has improved upon the original Bill and included comprehensive provisions, not only with regard to the definition of the word “Habitual Offender”, but also with regard to the restriction and settlement of Habitual Offender. I would like to invite the attention of the House to the fact that Section 110 of the Criminal Procedure Code does not specifically state at what stage a person should be considered as a Habitual Offender. Section 110 reads as follows :

“Whenever a Presidency Magistrate, District Magistrate or Sub-Divisional Magistrate or a Magistrate of the first Class specially empowered in this behalf by the State Government receives information that any person within the local limits of his jurisdiction is by habit a robber, house-breaker thief or a forger, etc....”

It will be seen from the wording of Section 110 . P.C. that the stage when a person should be considered as a robber or thief by habit etc. is left to the discretion of the trying Magistrate for determination. But however I am glad to say that in the Bill under discussion, it has been clearly stated that within a continuous period of five years a person must have been sentenced to a substantive term of imprisonment on not less than three occasions. Therefore definiteness is being attempted to be given to the definition of the word "Habitual Offender"; and in this respect, a great improvement has been made in the Bill.

Some hon. Members of the House have taken objection to the provisions of clause 3, as provided for the Select Committee. It is said that, under this clause, the trying Magistrate can not only require a person to show cause why he should not be bound over for his good behaviour, but also require such a person to show cause why an order of restriction should not be made against him. Hon. Members who raised this objection probably did not give the importance that it is necessary to the words "may in lieu of or in addition to". When a notice is given, the Magistrate can proceed only when the definition of the word "Habitual Offender" as provided in clause 2, is complied with. That means, at least on three occasions, a person should have been sentenced to a substantive term of imprisonment. If that is not the case,—that is, if on less than three occasions, such sentence has been given—no notice can be issued for restriction also. Therefore, to say that these proceedings can be jointly proceeded with i. e., for binding over as well as for good behaviour and restriction, is not true always.

I am surprised to find that opposition has been expressed to all the provisions of this Bill on the ground that it is meant or is likely to be applied to parties having different political affiliations. I really fail to understand how hon. Members could think in this manner. Is it the fear of the hon. Members that people who belong to different political parties, other than the party in power, or persons who are always likely to indulge in activities which come under the purview of this Bill are going to be affected? If they think about themselves in that manner, I am afraid, there is nothing to be said further. In this connection, I am reminded of a proverb that is often quoted in my mother-tongue Kannada. It runs as follows :

“ಕುಂಬಕಾಯ ಕಳ್ಳ ಅಂದರೆ ಭಜಮುಟ್ಟಿ ನೋಡಿಕೊಂಡು.”

*Consideration of Select Committee  
Report on Habitual Offenders  
(Restriction and Settlement) Bill, 1952.*

It means when a person asked another man where was the thief who stole away the pumpkin, the latter at once began touching his shoulders thereby indicating "I am the person who did that." I am at a loss to understand why hon. Members should think that this Bill is intended to be applied only to persons belonging to a certain political party. This is a general Bill applicable to all persons who come under the purview of this Bill. It does not at all mean that this Bill will be applied only to persons belonging to a certain political party. There may be persons belonging to other political parties. The affiliations to political parties are not the considerations that govern the application of the provisions of this Bill. That being the case, I really fail to understand why opposition should be taken to the very enactment on this Bill. One hon. Member even went to the extent of saying many things against the Home Department, against the party-in-power and so on. Probably because he spoke in a language which could not be understood by all the Members of this House, he could continue to speak without any objections being taken by this side.

Well, I feel that the Report of the Select Committee is a very great improvement upon the original Bill, and I plead that it should be accepted by the House.

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे (निलंगा):—अुपाध्यक्ष महोदय, आज अेक बिलकूल सीधा साधा बिल हाअुस के सामने आया है। असपर भी बहुत चर्चा होचुकी है, और अब यह सिलेक्ट कमिटी की तरफ होकर हाअुस के सामने लाया जा रहा है। मैं हाअुस का ज्यादा वक्त तो नहीं लेना चाहता, सिर्फ अितना ही कहना चाहता हूं कि अस बिल के लिये किसी भी तरह की मुखालिफत नहीं होनी चाहिये, क्योंकि यह अेक आदिमुजरीम के बारे में बिल है, और अुनके अुपर कुछ न कुछ कानूनी बंधन होना जरूरी है। किसी भी पार्टी के सदस्यों को असपर बहस करने की गुंजायश नहीं है। यह अंतराज किया गया कि अस कानून का अिस्तेमाल दूसरी पार्टी के लोगों को सताने के लिये किया जा सकता है। मैं कहना चाहता हू कि यदि कोअी आदमी किसी को मुकदमात में फांसना ही चाहते हैं तो अुसके लिये बहुत से दूसरे रास्ते हैं, और दूसरे कितने ही तरीके अखत्यार करें के फासा जा सकता है। अस बिल की कोअी अिस्तेमाल अस तरह के काम के लिये नहीं किया जानेवाला है। यह जो बिल आपके सामने लाया जा रहा है अुसके माने और मफहूम बिलकुल साफ है, और जो आदतन मुजरीम ह अुन्हीं के लिये यह बिल लाया जा रहा है। लेकिन जिस तरह भूत अपनी ही छांव से डरता है, वैसी ही कुछ हालत यह बिल देखकर अपोजिशन पार्टी के लोगों को हो रही है अैसा दीखता है। असमें डरने की कुछ बात नहीं ह। यह बिल कोअी किसी पार्टी के लिये जानबूझकर नहीं लाया जा रहा है। अुसमें कबूल न



*Consideration of Select Committee  
Report on Habitual Offenders  
(Restriction and settlement) Bill, 1952.*

1st April, 1954. 1751

हो ऐसी कोअी चीज नहीं है। जिस लिये सब मबरों से मेरी प्रार्थना है कि हाउस का ज्यादा बक्त न लेते हूवे जिस बिल को जल्द से जल्द मंजूर कर लिया जाय। अितना कहते हूवें मैं अपना भाषण समाप्त करता हूँ।

శ్రీ పెండెం వాసుదేవ్.—

అధ్యక్ష మహాశయా,

అలవాటుగా సేరాలుచేసే వారిని తప్పమార్గాలనుంచి రక్షించి మంచి మార్గంలోకి తీసుకువచ్చేందుకు కాంగ్రెసు ప్రభుత్వం ఈ బిల్లును పార్లమెంట్ చేయడానికి ప్రయత్నం చేస్తోంది. అలవాటుగా సేరంచేసే వారిని ఇటీవల చంద్రా అందరూ అంగీకరించవలసిన విషయమే. ఎవరూ కాదనరు. గుమ్మడికాయ దొంగ ఎవరంటే బజారు లోడిమీ చూసుకున్నట్లు, తమ నీడను చూసి తామే బెడరిపోయే పద్ధతిలో వుండి ఈ బిల్లును తీసుకువచ్చారు. లేక తమ పునాదులు మూలంబా పెరికిపెస్తారని దానిని ఏవిధంగానైనా అడ్డ తగిలేందుకు ఒక డిక్టేటర్ ఈ బిల్లును తయారు చేస్తున్నారని గౌరవసభ్యులను ఓపికతో ఆలోచించమని చెబుతున్నాను. ఈ శాసన ఉద్దేశం సమాజంలో తప్పుడు పద్ధతులలో వుండి సేరాలు చేసే ప్రజలను సన్మార్గంలో పెట్టటానికైతే మంచిదే. ఈ రెండు సంవత్సరాలనుండి పోలీసుశాఖ మంత్రిగారు ఇక్కడ ప్రశ్నోత్తరాల సమయంలో ఇచ్చిన సమాధానాలను బట్టి చూస్తే రాష్ట్రంలో సేరాలు తగ్గిపోతాయని వారే అంగీకరించారు. దొంగతనాల్లోనేమీ, సేరాల్లోనేమీ, ౧౯౫౦, ౫౧, ౫౨, ౫౩ సం. లలో తగ్గుతూ వచ్చాయని తెక్కలు ఇచ్చారు. ఈ ప్రకారం తగ్గిపోతున్నాయని ఒక ప్రక్క అంగీకరిస్తూ, రెండోపైపు ఇటువంటి బిల్లును తీసుకురావడానికి అవసరం ఎందుకు కలిగిందో నాకు అర్థం కావడంలేదు. రెండుమూడుసార్లు సేరంచేసి జైలుశిక్ష అనుభవించినవారు మళ్ళీ సేరంచేయటమేదని అంగీకరించారు. జైలు సంస్కరణలు, జైలులో పాఠశాలలుపెట్టి సేరస్థుల సైతికాభివృద్ధికి అవకాశాలు కలిగించడానికి ప్రయోజనకరమైనటువంటి సంస్కరణలు తెచ్చారు. అవి అమలులోకి రావడం జరిగింది. ఇవన్నీ జరుగుతున్నప్పుడు ఈ చట్టం ఎందుకు తీసుకురావలసి వచ్చిందో అర్థం కావడంలేదు. మానవ హృదయం తేకుండా కేవలం మట్టిబొమ్మలలాగా తయారుచేసుకొని తమను కాపాడడానికి ప్రజలను క్యూరంగా, రాక్షసంగా హింసించడానికి పోలీసులకు ఈ చట్టాన్ని ఒక ఆయుధంగా యివ్వడానికో గాని మరేమీ కాదు. వాస్తవానికి పోలీసు డిపార్టుమెంటు—నెలెక్టు చేసుకొనే వారిని బుద్ధిమంతులనుగాకుండా, బియ్యంలోనుంచి మెరిగలు తీసినట్లు, సమాజం పూర్తిగా అసహ్యించుకొని, మానవ హృదయంలోనివారిని సమాజానికి పనికిరానివారిని పోలీసుశాఖలో చేర్చుకొంటున్నారు. . . . .

The House then adjourned for recess till thirty five minutes past Five of the Clock. The House reassembled after recess at thirty five minutes past Five of the Clock.

[ Mr. Deputy Speaker in the chair ]

శ్రీ పెండెం వాసుదేవ్:—

అధ్యక్ష మహాశయా,

నేను అలవాటుగా చేస్తున్న సేరాలను గురించి ప్రభుత్వం తెచ్చిన బిల్లుపైన మాట్లాడుతున్నాను. ఈ బిల్లును తేవడానికి ఉద్దేశం అలవాటుగా సేరాలు చేస్తున్న

1742 1st April, 1954.

*Consideration of Select Committee  
Report on Habitual Offenders  
(Restriction and Settlement) Bill, 1952.*

వారిని శిక్షించడం కోసం, తప్పుడు మార్గాల నుండి వాళ్ళను కాపాడటానికి తీసుకురావడం జరిగిందని సదుద్దేశంతో యీ బిల్లును తీసుకు వస్తున్నారని మంత్రిగారు వెల్లడించారు. ఇప్పుడు మనం ఆలోచించ వలసింది దీనిని సదుద్దేశం తో తేచ్చారా. దురుద్దేశం కోసం తేచ్చారా అనే సమస్య గురించి కాదు. అలవాటుగా నేరాలు చేస్తున్న వారిని శిక్షించడానికి మార్గము, పద్ధతి ఇదీ మాత్రం కాదని నేను చెప్పదలచు కొన్నాను. గత సంవత్సరం ఇదే విధంగా వ్యభిచార నిర్మూలన కోసం, ఇటువంటి తప్పుడు పద్ధతిని సమాజం నుండి తొలగించడానికి, ఆ విధంగా చేస్తున్న వాళ్ళని శిక్షించాలని చెప్పి, ఒక బిల్లు తేవడం జరిగింది. అప్పుడు కూడా ఇదే పద్ధతిని, వ్యభిచారం చేసే వాళ్ళను శిక్షించాలని, వాళ్ళను తప్పుడు మార్గాలనుంచి కాపాడాలనే మంచి ఉద్దేశంతో పోలీసు వాళ్లకు అప్పగించడం జరిగింది. మేము పోలీసువారం అని అన్నంతమాత్రమున, ఆ పోలీసులలో సప్రవర్తనులు ఎవరూలేరని నా ఉద్దేశం కాదు. కాని పోలీసులలో అధికసంఖ్యాకులు మాత్రం ఒక నీతి నియమం లేకుండా ప్రవర్తించే అలవాట్లు కలిగి యున్నారు. ఆ విధంగా పోలీసులు నీతి నియమం లేకుండా ప్రవర్తించడం అలవాటై పోవడం వల్ల ఆరోజున ఇదే విధంగా ఆ బిల్లును వ్యతిరేకించడం జరిగింది. వ్యభిచార పద్ధతిని పూర్తిగా నాశనం చేయడానికి, అది వృత్తిగా అలవాటు ఉన్నవాళ్ళను దానినుండి రక్షించడానికి పోలీసులకు అధికారం ఇవ్వడం మాత్రం సరైన పద్ధతి కాదు. వ్యభిచార పద్ధతి నాశనం కావాంటే, అది వృత్తిగా అలవాటు ఉన్నవాళ్ళను రక్షించాలంటే, వాళ్ళను సమాజికంగా సైతికంగా చైతన్య వంతులుగా చేయాలి. వాళ్ళకు విజ్ఞానం కలిగించడానికి ప్రయత్నం చేయాలి. అంతేగాక పోలీసువాళ్ళకు అప్పగిస్తే, వాళ్ళు అనుమానం ఉన్న వాళ్ళందరినీ యాదృకుపోయి అవస్థలు పెట్టే అవకాశం ఉందని చెప్పి, ఆ బిల్లును వ్యతిరేకించినప్పుడు ప్రభుత్వం అలవాటు చొప్పున ఆ బిల్లును మంజూరు చేయించు కొన్నది. అదే అలవాటు చొప్పున యీ బిల్లును తీసుకురావడం జరిగింది. కొన్ని సంవత్సరాలనుంచి, కొన్ని ప్రత్యేక కుశాలకు సంబంధించిన వారిపైన ప్రభుత్వం కొన్ని నిర్బంధాలను ఏర్పరచింది. వాళ్ళు ఒక గ్రామంనుంచి ఇంకో గ్రామం వెళ్లటానికి ట్రైసెన్సులు పొందాలంటే నిర్బంధం ఉంది. వడ్రాలు, ఎలుకలు, లంఘాడీలు మొదలైన జాతుల వారికి ట్రైసెన్సులు పొందాలంటే నిర్బంధం ఉంది. తరువాత, యీ పద్ధతి ఉపసంహరించుకోవడం జరిగింది. పెనుక బడ్డ కుతాం వాళ్ళను, ఆ జాతుల వాళ్ళను నూతన పద్ధతులలో, నూతన ఫిక్సింగ్లో అభివృద్ధి చేసేందుకు సామాజికంగా, సైతికంగా అభివృద్ధి చేసేందుకు యీ ప్రభుత్వం ఏమైనా ప్రయత్నం చేస్తోందా అంటే ఏమీ ప్రయత్నం చేయడం లేదు. తప్పుడు నేరాలను అలవాటుగా పెట్టుకొని చేస్తున్న వాళ్ళను తిరిగి పోలీసు శాఖ ద్వారా రక్షించడం మాత్రం జరగదు. అందువల్ల ప్రభుత్వం సదుద్దేశం తోనే యీ బిల్లును తీసుక రావడం జరిగిందని అనుకొన్నా, అది తప్పనిసరిగా దురుద్దేశంగా సమాజంలో, అల్ల కల్లోలాలు రావడం జరుగుతుంది. ప్రజలను ఉద్దేశించి కల్గించేందుకు దారి తీస్తుందని చెబుతున్నాను. ఉదాహరణంగా, గత సంవత్సరం భువనగిరి మునిసిపలు ఎన్నికలు జరిగినప్పుడు జరిగిన ఒక విషయం చెబుతాను. ఎన్నికలు ప్రచారంలో, అధికారంలో ఉన్న పార్టీవారు వాళ్ళకు అలవాటు అయిన గుండ్రాగిరిని చేయడం, ప్రజలపై బడడం, వాళ్ళను కొట్టడం జరిగింది. దీనిని మంత్రిగారు కూడా అంగీకరించడం జరిగింది. భువనగిరి ఎన్నికల సమయంలో అటువంటి చర్యలు ఎన్నో జరిగినా, వాటిపై ఎలాంటి చర్య తీసుకోలేదు. పైగా నా పైన ఒక కేసు కూడా

వచ్చింది. ఎవరిపైనో దాడి చేయడానికి పెళ్ళానని చెప్పి కేసు పెట్టారు. అది పూర్తిగా అబద్ధము. ౬ మాసాలు బుద్ధిమంతుడుగా ఉంటానని వ్రాయించు కోవడం జరిగింది. ఈ విధంగా ఆక్రమముగా చేసేసేరాలు చేశారని చెప్పడం జరుగుతుంది. ఈ బిల్లు తీసుకురావడం మా కొంప మునుగు తుందని, మాకు జంకు కల్గిందని చెప్పి, యీ బిల్లును వ్యతిరేకించడం జరగలేదు. మీరు ఏ ఉద్దేశంతో అయితే యీ బిల్లును తొన్నన్నారో ఆ ఉద్దేశం యీ పద్ధతివల్ల సెర పేరదని అనుకొంటున్నాను. నేటి సమాజంలోని తప్పుడు అచారాలు తొలగి పోవాలని ప్రశ్నించారూ కోరుతారు. ఆ తప్పుడు పద్ధతులనుంచి, ఆ తప్పుడు అలవాట్లనుంచి ఆ అచారాల నుంచి ప్రజలను రక్షించాలంటే మీరు తయారు చేసుకొన్న పద్ధతి పోలీసు శాఖాద్వారా మాత్రం జరగదని ఘంటాపథంగా ఖచ్చితంగా చెప్పగలుగుతాను. ఈ బిల్లు యొక్క ఉద్దేశం రాజకీయంగా ఆలోచిస్తే అధికారంలో ఉన్న పార్టీ అయిన కాంగ్రెసు తనకు వ్యతిరేకంగా మాట్లాడగల్గినా, కన్నెత్తి చూడగల్గినా, రామ్మి విరచుకొని నడవటానికి ప్రయత్నము చేసినా అణచి పెట్టేందుకు తీవ్రమైన ప్రయత్నాలను అడుగడుచు చేస్తూ రావడం జరిగింది. ఈ విధంగా అణచి పెట్టడానికి ౨, ౩ కేసులలో ఒక ప్రజా నాయకుని గాని తేక ఏ ఉద్యమముయొక్క కార్యకర్తను గాని ఇరికించి, అతడు అలవాటుగా యీ సేరం చేస్తూన్నాడని చెప్పి, అతడికి అలవాటుగా సేరం చేసేవాడనే బిరుదు తగిలించి నిర్బంధించడం ప్రత్యేక క్యాంప్లలోకి తీసుకు వెళ్ళడం జరగవచ్చును. మీ ముందర ఒక ప్రభుత్వం ఉంది. ఆ ప్రభుత్వాన్ని ముందు ఇంకొక ప్రభుత్వముంది. ప్రజల సమస్యలను, ప్రజల కోర్కెలను యీ నిర్బంధ చట్టాల ద్వారా, యీ నిర్బంధ శాసనాల ద్వారా, పోలీసు సహాయం ద్వారా అణచిపెట్టి నిలువ కల్గుతామని అనుకోవడం సరి అయినది కాదు. ఆచరణలో మనం చూస్తున్నే ఉన్నాం. ఇంతకు పూర్వం కూలి పోయిన ప్రభుత్వాలు గాని, అణచి పోయిన ప్రభుత్వాలు గాని ఇంతగంటే తావాటి బలవత్తరమైన చట్టాలనే తీసుకువచ్చి ప్రజల సమస్యలను తీర్చితే కూలి పోయారు. ఆ ప్రభుత్వాలు నాశనమై పోయాయి. ఇప్పటికైనా యీ నాడు ఉన్న క్లిష్ట సమస్యలను, దేశం ఎదుర్కొంటున్న ఆర్థిక సంక్షోభ లను నిరుద్యోగ సమస్యలను పరిష్కరించడానికి ప్రభుత్వం ప్రయత్నించాలి. ప్రజల నిరుద్యోగ సమస్యను గురించి, రైతుల భూ సంస్కరణల గురించి, కార్మికుల దీనధర్మాల గురించి, విద్యార్థుల స్కూలు ఫీజు తక్కువ చేయాలనే దానిని గురించి ఉపాధ్యాయుల పేతనాలు పెంచాలనే దానిని గురించి, ఉద్యమాలు జరిగితే, ౧౦౦ వ నెక్లను కింద వాళ్ళను ఇరికించి దాడి చేయడానికి వచ్చారని, దోబ్బలు కొట్టడానికి వచ్చారని, ఇవన్నీ ఇరికించి ౧౦౦ వ నెక్లను ద్వారా కేసులు పెట్టి ముచత్కా వరకు తీసుకువచ్చి, యీ విధంగా ఐదారు కేసులు పెట్టి మొత్తం సందర్భం కనుక అయినట్లయితే, అతడు అలవాటుగా, యీ విధంగా వ్యతిగా, పెట్టుకొన్నాడని యీ చట్టంద్వారా బిరుదు తగిలించి శిక్షించడానికి ప్రయత్నిస్తున్నారని. రాజకీయంగా ఆలోచించి చూస్తే, ప్రభుత్వం తనకు వ్యతిరేకమైన పార్టీలనే కాకుండా, ఏ పార్టీ చెందుకుండా ఉన్న ప్రజలు తమ సమస్యలను పరిష్కరించడానికి ముందుకు రాకుండా చేసేందుకు దీనిని ఉక్కుగోడగా చేసుకోడానికి ప్రభుత్వం ప్రయత్నం చేస్తోంది. ఈ నాటి వైతన్యవంతమైన ప్రజానీకాన్ని దృషిలో పెట్టుకోకుండా తిరిగి నిరంకుశ చట్టాన్ని తీసుకురావడానికి ప్రయత్నం చేస్తోంది. ఆ విధంగా చేస్తే, మీకు పూర్వం ఉండే

ಪ್ರಜ್ಞಾಪ್ರಾಪ್ತಿಗೆ ಸಿದ್ಧರಾಗಲು ಮೊದಲು ಸಿದ್ಧರಾಗುವುದು. ಈ ಬಿಲ್ಲನ್ನು ಮಂಜೂರು ಮಾಡುವುದು ತೀರ್ಮಾನವಾಗಿ, ವಾಸ್ತವವಾಗಿ ಅದೇ ದುರುದ್ದೇಶವನ್ನು ದಾರಿ ತಿರುಗಿಸಿದೆ. ಮಂತ್ರಿಗಳು ಇವತ್ತು ಯಾವ ಬಿಲ್ಲನ್ನು ತೀರ್ಮಾನ ಮಾಡಲಿವೆ ಅವನು ರಾಜೀವು.

\* شری سہی ہد راؤ لکشمین راؤ نواسیگر ( اورنگ آباد ) - مسٹر اسپیکر سر - ہیپیجول آفنڈر بل پر جو سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے بعد اس معزز ایوان میں پیش ہوا ہے اس پر جو مباحث معزز ارکان کے ہوئے اون کو میں نے غور سے سنا - میرا خیال یہ ہے کہ بہت کچھ غلط فہمی پر یہ مباحث مبنی ہیں - اس لئے میں چند امور ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - ضابطہ فوجداری ہند کو ہمارے مسودہ سے متعلق کیا گیا ہے کمرٹل پروسیجر کوڈن کے پارٹ (۴) کے طور پر جو چیپٹر Chapter (۸) ہے وہ قائم ہے - لیکن یہ قانون بنانے سے ہمارا مقصد یہ نہیں کہ ضابطہ فوجداری ہند میں کوئی ترمیم کی جائے - ہیپیجول آفنڈر کے متعلق تو وہاں پہلے سے ہی احکام موجود ہیں - لیکن دوسرے طریقہ پر ہیپیجول آفنڈر کے متعلق یہ قانون اس لئے بنایا جا رہا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ ساج میں بعض عناصر ہوتے ہیں کہ اون کی وجہ سے پورے ساج کو پریشانی اٹھانی پڑتی ہے - اون کے افعال کی وجہ سے ساج کی شانتی پر قرار نہیں رہ سکتی - ایسے لوگوں کا سدھار کرنے کی غرض سے کوئی قانون نافذ کیا جانا ضروری تھا - اس خیال سے یہ قانون ایوان کے سامنے لایا جا رہا ہے - ضابطہ فوجداری ہند میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ایسے ہیپیجول آفنڈر سے سیکوریٹی لی جائیگی یا حفظ امن کے سلسلہ میں نیک چلنی کی ضمانت یا مچلکہ لیا جائیگا لیکن اس سے آگے بڑھ کر اس کے سدھار کے اغراض کے لئے کوئی احکام موجود نہیں تھے - اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے یہ قانون ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ہے - ایسے لوگوں پر اون کے ضلع میں یا تعلقہ کے حدود میں یا کسی اور مقام پر اون کے مومنس پر پابندی عائد کی جائے تاکہ وہ لوگ وہاں رہ کر اپنی زندگی بسر کر سکیں - اور دوسری جگہ جا کر رعایا کی تکلیف کا موجب نہ بنیں - اس غرض سے ہی رسٹرکشن کے احکام اس قانون میں مدون کئے جا رہے ہیں - اس کے علاوہ یہ طریقہ بھی رکھا گیا ہے کہ اس رسٹرکشن کے بعد بھی وہ اپنے مقام پر رہ کر رعایا کو ستاتا ہے اور اپنے افعال سے باز نہیں آتا تو اس وقت اس کو سٹلمنٹ میں رکھنے کے لئے احکام مدون کر رہے ہیں اس لئے اس قانون کو نافذ کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ جو لوگ جرائم کے عادی ہیں اون کی زندگی سدھاری جائے وہ بری عادتوں سے نجات حاصل کر سکیں اور ساج میں اچھے شہری کی حیثیت سے رہ سکیں - ایوان کو اس امر پر غور کرنا چاہئے کہ دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری ہند کو ہم نہیں لے رہے ہیں بلکہ اس کو بنیاد قرار دیکر یہ قانون نافذ کرنے کا مقصد ہے - یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ جب (۱۱۰) میں احکام موجود ہیں تو پھر اس قانون کی کیا ضرورت ہے

سلکٹ کمیٹی میں جانے کے بعد پارٹ (۲) کے طور پر جو مزید احکام اضافہ کئے گئے ہیں اوس کی کیا ضرورت تھی - یہ ابھی کہا جا رہا ہے کہ دفعات ۳ تا ۷ میں جو ضابطہ ہے وہ عام طور پر (۱۱۰) ضابطہ فوجداری ہند میں بتلایا گیا ہے - اوس سے ہٹ کر کوئی ضابطہ پارٹ (۲) میں کیوں قائم کیا گیا ہے - میں عرض کرونگا کہ اس پر جس طرح غور کیا جا رہا ہے اوس میں بنیادی غلطی ہے - (۱۱۰) کے تحت ہیپیچول آفنڈر کے متعلق جو کارروائی کرنا چاہئے اوس سے ہٹ کر کسی دوسرے قسم کے جرائم کے عادی لوگوں کے متعلق ہم کارروائی نہیں کر رہے ہیں - سلکٹ کمیٹی میں یہ بحث بھی کی گئی تھی کہ اوس میں ہیپیچول آفنڈر کی تعریف شریک نہیں کی گئی ہے - اوس کی وجہ یہ تھی کہ شروع میں جو بل پیش ہوا تھا اوس میں ہیپیچول آفنڈر کی تعریف موجود نہیں تھی معزز اراکان سلکٹ کمیٹی جنہوں نے مختلف ضابطوں اور قانون کو دیکھا تھا انہوں نے یہ پایا کہ . . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - سلکٹ کمیٹی کے پروسیڈنگس کو یہاں ظاہر نہیں کیا جاسکتا - شری سری پد راؤ لکشمی راؤ نواسیکر - سلکٹ کمیٹی میں کیا ہوا میں یہ نہیں بتلا رہا ہوں - لیکن جو اعتراض وہاں پیش ہوا اور سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ ترمیمات کے ساتھ ایوان میں پیش ہوئی . . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - جو ترمیم ہوئی اوس کی حد تک ہی منشن (Mention) کیجئے -

شری سری پد راؤ لکشمی راؤ نواسیکر - سلکٹ کمیٹی میں کس رکن نے کیا کہا یہ نہیں عرض کر رہا ہوں - یہ بھی جو عرض کر رہا ہوں وہ نہ کرتا لیکن معزز اراکان نے سلکٹ کمیٹی کا حوالہ دیا ہے - میں اس حد تک ہی ذکر کروں گا کہ ہیپیچول آفنڈر کی جو تعریف سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں دی گئی وہ پہلے نہیں تھی - سلکٹ کمیٹی نے اس کا معائنہ کیا - اس کا کیا اثر ہوا یہ بتلانے کی غرض سے یہ کہہ رہا ہوں - جو تعریف پہلے بل میں موجود نہیں تھی وہ تعریف بعد میں سلکٹ کمیٹی نے ترمیم کے ذریعہ منظور کی - اوس کا نتیجہ کیا ہوا میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں - بنیادی غلط فہمی یہ ہو رہی ہے کہ یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ ہیپیچول آفنڈر کی تعریف کرتے وقت اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ جسکو تین مرتبہ سزا ہوئی ہو اور کم از کم پورے بارہ مہینے کی سزا ہوئی ہو تو ویسے لوگوں کو ہیپیچول آفنڈر کہا جائے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ دفعہ ۱۱۰ کے پرویزو کے تحت کارروائی کرنے کے بعد جی کوئی حکم دیا جائے گا یا پابند کیا جائیگا تو یہ سمجھ کر کیا جائیگا کہ گویا جس طرح کسی کو تین مرتبہ سزا ہونے کے بعد احکام صادر کئے جاتے ہیں اوسی طرح اوس کے متعلق بھی احکام صادر کئے جائیں گے - یہ بنیادی غلط فہمی ہو رہی ہے -

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ کیا یہ آپ کی تعبیر ہے ؟

شری سری پد راؤ لکشمین راؤ نواسیکر۔ میری گزارش ہے کہ آپ صبر سے سنیں ۔ میں اس پائنٹ کو آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں بشرطیکہ اسپیکر صاحب مجھے ٹائم عطا فرمائیں ۔

میرا عرض کرنے کا مطلب یہ تھا کہ جو تعریف کی گئی اوس میں نئے قسم کے لوگوں کو ہیپیچول آفنڈر کی تعریف میں لانا نہیں تھا ۔ اس کے تحت تین قسم کے لوگ آتے ہیں جن کو ہیپیچول آفنڈر سمجھ کر کارروائی کی جا سکتی ہے ۔ اس میں سزا یاب لوگ بھی آتے ہیں ۔ مشتبہ لوگ بھی آتے ہیں ۔ اور ایسے لوگ بھی آتے ہیں جنکے متعلق مواد پولیس میں موجود ہے کہ وہ عادی مجرم ہیں ۔ لیکن اگر اون کے متعلق کوئی ثبوت پیش نہیں کیا جاتا تو کوئی کارروائی بھی نہیں ہو سکتی ۔ غرض اس قسم کے تمام لوگ اس میں شامل ہو سکتے ہیں ۔ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ سزا یاب لوگوں اور نئے لوگوں میں فرق کیا گیا ہے ۔ یہ اعتراض بھی کیا جا رہا ہے ۔ اگر ہم ہیپیچول آفنڈر کی تعریف نہ کرتے تو پورا قانون ایسی صورت میں متعلق ہوتا جب کہ صرف دفعہ ۱۱۰ کے تحت کارروائی کی جاتی اور اوس کے تحت تمام قسم کے لوگ آسکتے سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ جو شخص تین مرتبہ کا سزا یاب ہے اوس کے لئے ثبوت کی ضرورت نہیں ہے ۔ اوس کے متعلق عدالت میں کارروائی ہوتی ہے۔ اس کے متعلق ثبوت حاصل کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ اس لئے اس کو بھی شریک کر لیا گیا ہے ۔ سلکٹ کمیٹی نے مناسب خیال کیا کہ ایسے لوگوں کے متعلق جنکو تین مرتبہ سزا ہو چکی ہے اون کے متعلق پھر سے تحقیقات یا تفتیش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ۔ اس کے متعلق نوٹس دیکر وجوہات ظاہر کرنے کا سوال نہیں رہتا کیوں کہ اس کے متعلق ثبوت موجود ہی رہتا ہے۔ البتہ مجسٹریٹ کے سامنے جب پولیس کیس پیش کرتی ہے اور مجسٹریٹ کو تحریری ثبوت کی بناء پر اطمینان ہو جاتا ہے کہ یہ شخص تین مرتبہ کا سزا یاب ہے تو اوس کے متعلق نوٹیفیکیشن (Notification) اری کیا جا سکتا ہے ۔ دفعات ۳ تا ۷ میں جو بتلایا گیا ہے وہ ضابطہ فوجداری ہند کے احکام صرف متعلق کئے گئے ہیں جس شخص کے متعلق کارروائی کی جاتی ہے اوس کو نوٹس دیے جائے ۔ یہاں (۱۱۲) بھی رکھنا ضروری تھا ۔ اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ کسی شخص کے مقابلہ میں کارروائی کرنے کے متعلق پولیس کے پاس کیا مواد ہے۔ پولیس نے عدالت میں اوس کو کس مواد کی بناء پر پیش کیا یا کس بناء پر الزام لگایا ہے۔ یہ تمام واقعات نوٹس میں لکھنا پڑتا ہے ۔ کہ فلاں واقعات کی بناء پر اوس کے مقابلہ میں کارروائی کی جا رہی ہے ۔ یہ بھی اوس میں بتایا گیا ہے کہ کتنے سال کے لئے اوس کو پابند کیا جائیگا ۔ اس سے مجلکہ کیوں نہیں لیا جائیگا ۔ سکشن (۷) میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اس طرح کارروائی کرنے کے بعد عدالت کو اطمینان ہو جائے کہ وہ ہیپیچول آفنڈر ہے تو اوس کے بعد اوجھڑے متعلق رسٹرکشن کے آرڈر اور احکام صادر کئے جاسکتے ہیں جو اعتراض کیا جا رہا ہے کہ

مختلف قسم کے لوگوں کو اس تعریف کے ذریعہ اس میں شریک کر لیا گیا ہے اور اون کیلئے مختلف احکام بنائے گئے ہیں یہ صحیح اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو تعریف کی گئی ہے اس کے لئے اس امر کی ضرورت داعی ہوئی کہ وہ صاف رہے اور اوسکو زیادہ کامپلیکیٹ نہ بناتے ہوئے آسان کیا جائے۔ جہاں عدالت کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شخص تین مرتبہ کا سزایاب ہے تو اس کے لئے ثبوت کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ عدالت کے فیصلے موجود رہتے ہیں اس لئے اس اطمینان کے بعد وہ نوٹیفائیڈ آفنڈر ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اوسکے متعلق رسٹرکشن کے احکام دئے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ غلط فہمی دور ہو جاتی ہے۔ یہ بھی اعتراض کیا گیا کہ کانسی ٹیوشن کے لحاظ سے اس قانون کا پارٹ (۲) آلٹر وائرس ہو جاتا ہے میں کہوں گا کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ پارلیمنٹری پروسیجر کا جو اصول ہے وہ یہ ہے کہ سلکٹ کمیٹی میں جب کوئی بل غور کے لئے جاتا ہے تو سلکٹ کمیٹی کو یہ اختیار نہیں رہتا کہ اوس بل کے پورے ڈرافٹ کو ہی تبدیل کر دے۔ اور ایک تبدیل شدہ ڈرافٹ ایوان کے سامنے پیش کر دے۔ فرسٹ ریڈنگ کے بعد جب کوئی بل سلکٹ کمیٹی میں جاتا ہے تو اوسکا بنیادی اصول یہ ہوتا ہے کہ فرسٹ ریڈنگ میں جن اصولوں کو معزز ایوان مان لیتا ہے اونکو وہاں بھی مان لینا ضروری ہے۔ بل کے اصل اصولوں کو تبدیل کرنے کا اختیار سلکٹ کمیٹی کو نہیں رہتا۔ اگر ڈرافٹ تبدیل کیا جائے یا اوسکا کچھ حصہ بدل دیا جائے تو اصل غرض ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے پارٹ (۲) کے متعلق جو بیان کیا جا رہا ہے کہ وہ آلٹر وائرس ہو جائیگا وہ صحیح نہیں ہے۔ پورے بل کو جو یہاں سے بھیجا گیا تھا جیسے گا ویسا ہی رکھا گیا ہے۔ وہاں پر جو تعریف کی گئی ہے اوس کے نتیجہ کے طور پر ضرورت داعی ہوئی کہ مزید احکام کا اضافہ کیا جائے۔ اس لئے اصل اصولوں کو نہ بدلتے ہوئے پارٹ (۲) قائم کیا گیا ہے۔ اس لئے میں عرض کرونگا کہ جو اعتراض کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ یہ چیز بھی قابل ذکر ہے کہ اس سلسلہ میں ایوان کے سامنے کوئی اختلافی رپورٹ نہیں ہے۔ اس کے معنی یہ ہو جاتے ہیں کہ اپوزیشن کے ممبرس بھی اوس سے متفق ہیں۔ اب یہ کہنا کہ فلاں فلاں شبہات ہیں۔ وہ دیز آجکشنس (With the objections) ہم نے رپورٹ پیش کی ہے تو اس کے معنی یہ ہو جاتے ہیں کہ اون کے دل میں جو شکوک ہیں اون کو وہ ایوان کے سامنے بحث کے لئے رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں عرض کرونگا کہ سلکٹ کمیٹی سے جس طرح یہ بل معزز ایوان کے سامنے آیا ہے وہ جیسے کا ویسا ہی قبول کر لیں تو مناسب ہے۔

شری سید اختر حسین (جنگاؤں)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ عادی مجرمین کے متعلق جو مسودہ قانون یہاں زیر بحث ہے وہ اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ ایوان کے سامنے آچکا تھا۔ اور اب سلکٹ کمیٹی میں سے گشت کرتا ہوا دوبارہ ہمارے سامنے آ رہا ہے۔ میرا احساس اس مسودہ قانون کے بارے میں یہ ہے کہ سلکٹ کمیٹی میں جانے کے بعد بھی اس میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں ہوئی اس کے چہرے کے خد و خال وہی ہیں جو پہلے تھے۔ البتہ وسکے بناؤ سنگھار میں کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔ عادی مجرمین کی تعریف پہلے نہیں تھی اب کر دی گئی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ عادی مجرمین کی جس طرح اسمیں تعریف کی گئی اور جن

دفعات کو اس قانون کے ذریعہ حیدرآباد کے عوام پر لاگو کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اس میں کچھ بنیادی نقائص ہیں -

سوال یہ ہے کہ آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں - ہمارا سماج جس دور سے گزر رہا ہے اور ہمارا جو ماضی رہا ہے - ہماری جو قومی تاریخ رہی ہے اس کے پیش نظر ہمیں آج کس قسم کا قانون لانا چاہئے - کس قسم کی تبدیلیاں کرنی چاہئے - ہماری سماج کی موجودہ سطح کو بلند کرنے کیلئے ایک طریقہ تو یہ ہو سکتا ہے جو انگریزوں سے ہمیں ورثہ میں ملا ہے - اس وقت جس تقسیم کے قوانین نافذ تھے ان ہی کی نقل کرتے ہوئے ہم قانون بنائیں - جرم اور سزا کے اسی فلسفہ پر جو کہ انگریز سماج نے اس دیش کو پڑھایا ہے قانون بنائیں اور اپنی جگہ یہ سمجھیں کہ ہم ایک بہت بڑا اصول اختیار کر رہے ہیں - ترقی کی ایک بہت بڑی منزل طے کر رہے ہیں - لیکن اس کا ایک دوسرا نقطہ نظر بھی ہے جیسا کہ ابھی کہا گیا ہماری ایک شاندار قومی تاریخ ہے ایک شاندار قومی کلچر ہے اور ایک شاندار قومی جدوجہد ہے جو ساٹھ سال تک اس دیش میں انگریزوں کے خلاف جاری رہی وہ لڑائی جس کے نیتا پنڈت جواہر لعل نہرو اور دوسرے لوگ تھے - وہ آج بھی اس دیش میں موجود ہیں میں اس ایوان کو وہ بات بھی یاد دلانا چاہتا ہوں جو آج شاید ہمارے ذہن سے نکل گئی ہے - ہماری الماریوں میں آج بھی پنڈت جواہر لعل نہرو کی کتابیں موجود ہیں جسمیں انہوں نے کچھ ایسی ہی باتیں لکھی تھیں اور کچھ ایسے وعدے کئے تھے - کچھ ایسا فلسفہ پیش کیا تھا جس کے بارے میں دیش کی جنتا یہ امید رکھتی تھی کہ آزادی کے بعد اسی فلسفہ اور تصور کو عملی شکل دی جائیگی تو ہمارے سماج میں ایک بنیادی تبدیلی عمل میں آئیگی - میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ الفاظ پنڈت جواہر لعل نہرو کے تھے - انہوں نے یہ کہا تھا کہ جب ہماری حکومت قائم ہوگی - انگریزوں کا دور حکومت دیش میں ختم ہو جائیگا تو سب سے پہلے میں ایسا قانون اس دیش میں لاؤنگ جس سے ہمارے اس سماج کو لوٹنے والے طبقات ختم ہو جائیں گے - پنڈت جواہر لعل نہرو کے یہ الفاظ ہیں کہ اگر مجھے اقتدار حاصل ہوتا تو میں اون لوگوں کو جو منافع خور ہیں - جو چور بازار میں ہیں انہیں سماج کا سب سے بڑا مجرم سمجھتے ہوئے سب سے پہلے بجلی کے کھمبے پر پھانسی کی سزا دوں گا - ہماری قوم کے اندر جو انحطاط اور زوال پیدا ہوا اور جو پچھڑے ہوئے طبقے بنے وہ انگریزوں کی دو صد سالہ حکمرانی کا نتیجہ ہیں - ان پچھڑے ہوئے طبقات کو اوپر لانے اور سوسائٹی میں جو خرابیاں ہیں انکی اصلاح کرنے کیلئے جو سماجی تسلط کی وجہ پیدا ہوئیں ایسا قانون بنایا جائیگا - یہ ہم ایک ایسے نظریے کے تحت اور ایک ایسے تصور کے تحت آگے بڑھیں گے جو انگریزوں کا دیا ہوا نہ ہوگا بلکہ وہ ان کے تصورات کے بالکل خلاف ہوگا لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری سماج کے وہ رشتے نائے نہ صرف بدستور قائم ہیں بلکہ انکو مضبوط بنائے کیلئے ہم وقتاً فوقتاً کچھ لیما تھوپ بھی کرتے رہتے ہیں -

عادی مجرمین کا جو مسودہ قانون اس وقت پیش ہے اس میں چوروں - ڈاکوؤں اور دوسرے برے لوگوں کے تعلق سے متعلقہ عہدہ دار اور منسٹر صاحب یہ سمجھتے



ہیں کہ وہی ساج کے سب سے بڑے دشمن ہیں لیکن میں عرض کروں کہ ایک چور تو وہ ہوتا ہے جو رات میں کسی کے گھر میں گھستا ہے اور مال چراتا ہے۔ ایک ڈاکو وہ ہوتا ہے جو کسی بنک پر ڈاکہ ڈالتا ہے لیکن اس سے ہٹ کر دن دھاڑے - کھلے بندوں پر سر عام خزانے خالی کئے جاتے ہیں۔ ڈاکے ڈالے جاتے ہیں۔ ہماری سوسائٹی کولوٹا جاتا ہے۔ تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان لوگوں کو اس میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ وہ جو غریبوں کی محنت کو لوٹتے ہیں وہ جو ان کے خون پسینہ ایک کر کے کٹائی ہوئی دولت کو لوٹتے ہیں وہ جو بڑے بڑے سرمایہ دار بن رہے ہیں وہ جو لوٹ کھسوٹ کرنے میں منفرد ہیں۔ لیکن ان کے لئے کوئی گنجائش مجھے اس بل میں نظر نہیں آئی۔ چور بازاری کرنے والے منافع خور اور ہو رڈنگ (Hoarding) کرنے والے سرمایہ دار جو ہماری ساج میں چوٹی کے درجہ پر ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری تمام خرابیوں کی بنیاد ہیں۔ ہم اگر اس ساج کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو دراصل اس قسم کے قوانین بنا کر کر سکتے ہیں جو ان بڑے بڑے سرمایہ داروں کو ان کی بدکاریوں سے باز رکھے۔ ورنہ صرف ان پیچھے ہوئے طبقات اور مفلس لوگوں کے لئے قوانین بنائے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری سوچ بوجہ اور فکر و نظر کی ایک بہت بڑی غلطی ہوگی۔ یقیناً انگریزوں کی حکمرانی اور ہماری محکومی کی وجہ سے ایسے عناصر پیدا ہو گئے جو ساج دشمن عناصر کہلائے جا سکتے ہیں لیکن ان عناصر کو دور کرنے کے لئے جب تک اوس پھوڑے پر نشتر نہیں لگایا جاتا بلکہ کسی دوسری جگہ انجکشن دینے کی کوشش کی جاتی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ ہماری ساج کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ وہ عادی مجرمین جو اس مسودہ قانون کی زد میں آتے ہیں ان کا تعلق ظاہر ہے کہ پیچھے ہوئے طبقات سے ہے اس کے علاوہ یہ بھی شبہات پیدا ہو رہے ہیں کہ اس قانون کے ذریعہ حکومت اور کانگریس پارٹی کا منشاء ابھرتی ہوئی عوامی طاقت اور دیگر مخالف سیاسی پارٹیوں کو دبائے رکھنا ہے۔ یہ اندیشہ اس لئے بھی بجا طور پر ہو رہا ہے کہ حکومت اور کانگریس پارٹی کے پیچھے دنوں یہ رویہ رہا ہے کہ بڑھتی ہوئی عوامی طاقت کو دبایا جائے اور مختلف سیاسی پارٹیوں کے ورکرز پر تشدد کیا جائے۔

اس مسودہ قانون کا دوسرا پہلو یقیناً یہ بھی ہے کہ وہ مجرمین جو تین مرتبہ جرم کے مرتکب ہو چکے ہیں ان کا استحصال کیا جائے لیکن جیسا کہ میں نے کہا اصل ساج دشمن عناصر وہ ہیں جو اپنی دولت کے سہارے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں وہ جو اونچے اونچے محلوں میں رہتے ہیں وہ جو اپنی بہاری بھر کم تجوریوں کے بل بوتے پر مجرمانہ افعال کے مرتکب ہوتے ہیں لیکن ان کے جرائم گرفت میں نہیں آتے۔ لیکن ایک غریب جو بھوک اور افلاس کی وجہ سے یا کسی اور سماجی ضرورت کی وجہ سے چوری کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے وہ آسانی سے اس قانون کی گرفت میں آتا ہے۔ یقیناً انکی اصلاح کی ضرورت ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ یہ طریقہ کار انکے لئے مناسب ہو سکتا ہے۔ انکے لئے ہمیں ایسے اقدام کرنے چاہیے جن کی وجہ سے جرائم کی بنیاد ختم ہو۔ انکی دشواریاں۔ انکی تکالیف اور ان کے مصائب ختم ہوں۔ جہالت جو ہمارے ساج میں ایک گہن کی طرح لگی ہے!

اسکو دور کرنے کے لئے بڑے پیمانہ پر ایک ایسی مہم شروع کرنیکی ضرورت ہے جو ان لوگوں میں قومی اور سماجی شعور پیدا کرے چلائی جائے انکو باد دلائے کہ انکی قومی تاریخ ایک شاندار ماضی کی حامل ہے۔ اسکی شاندار روایات ہیں۔ اس لئے جب تک انکو اس سطح پر نہ لایا جائیگا میں نہیں سمجھتا کہ ہم اس قانون سے انکی اصلاح کر سکتے ہیں۔ اس قانون سے کسی منزل پر بھی کوئی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ اسکے برعکس اس کا نتیجہ یہ ہونے والا ہے کہ جرائم کی رفتار جس تیزی سے آج بڑھ رہی ہے اس کا نفسیاتی رد عمل یہ ہوگا کہ اس میں اور بھی زیادتی ہوگی۔ اس لئے جرائم کی روک تھام کرنے کے لئے جرائم کی بنیاد کو ختم کرنے کی ضرورت ہے اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ایک اور دلیرانہ قدم بھی اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ہماری سماج کی جو اونچے قسم کے مجرمین ہیں وہ دن رات مجرمانہ افعال کے مرتکب ہوتے ہیں انکو قانون کی گرفت میں لایا جائے۔ ان بلاک مارکیٹرس کو اور ایکسپلائڈیشن کرنے والے سرمایہ داروں کو جو اپنی دولت کے بل بوتے پر عوام کی محنت سے کمائی ہوئی مزدوری اپنا خون پسینا ایک کر کے کھائے ہوئے روپے کو لوٹتے ہیں۔ ان پر جب تک پابندی نہیں لگائی جائیگی اور ان کی لوٹ کھسوٹ کو ختم نہیں کیا جائیگا بلکہ پچھڑے ہوئے طبقات کے لئے ایسے قانون بنا کر ان کی اصلاح کے خواب دیکھے جائیں گے اور ابھرتی ہوئی عوامی قوت کو دبانے کے لئے اس کا استعمال کیا جائیگا تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ تاریخ کا تجربہ ہے۔ آج دنیا میں ایسی بھی قومیں ہیں جہاں برائیوں۔ اخلاقی برائیوں کو ختم کیا جا چکا ہے لیکن انہوں نے ان برائیوں کو کس طریقہ سے ختم کیا اس سے ہمیں سبق سیکھنا چاہئے۔ ہمیں اپنی تاریخ سے سبق سیکھنا چاہئے اگر کم از کم ہم اپنی آزادی سے پہلے کی لڑائی پر نظر رکھیں تو ہم ایک ایسا سماج لاسکتے ہیں جس میں سب برابر نہ ہونگے تو کم از کم اتنی نا برا بری اور ناہمواری بھی نہ ہوگی جیسی کہ آج ہے۔ میں سمجھتا ہوں اور میرا یہ پختہ یقین ہے کہ مخلوط معیشت کا جو پر فریب نعرہ ہے اسکی بجائے ہمیں ایک ایسی معیشت لانے کی کوشش کرنا چاہئے جس میں اس قسم کے لٹیرے طبقات کا وجود نہ ہو۔ ہم مستقبل قریب میں ان برائیوں کو ختم کر سکتے ہیں اگر ہم اس ناہمواری کو کم کر دیں جو اس وقت ہمارے سماج میں نظر آتی ہے۔ اگر ان بنیادی چیزوں کو چھوڑ کر انہیں نظر انداز کر کے سماجی برائیوں کو ختم کرنے کی حکومت کوشش کرتی ہے تو مجھے آنریبل ہوم منسٹر سے کہنا پڑیگا۔ ع

چھوڑ کر چہرے کے دھبے آئینہ دھوئے ہوتے ہو تم۔

وہ عوام جو ایک آئینہ کی طرح مجلا ہیں۔ وہ عوام جنکے دلوں میں کوئی کھوٹ نہیں ہے۔ وہ عوام جنکے چہرے صاف ہیں انکو بری نظر سے دیکھیں اور اس قسم کے قانون کے ذریعہ اپنے داغوں اور دھبوں کو دھوئے کی کوشش کریں تو اس ارادہ میں کامیابی نہیں ہو سکتی خواہ یہ قانون نیک نیتی ہی سے کیوں نہ لایا گیا ہو۔ لیکن جب تک خود نیک نیتی کے ریلیٹیو تصور میں تبدیلی نہ ہو باوجود آپکی نیک نیتی اور نیک ارادگی کے آپکو کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ کامیابی کا دعویٰ کرتے ہیں تو خود اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہوگا۔

ان چند الفاظ کے ساتھ میں کہوں گا کہ اس مسودہ قانون میں ہیپیچویل فنڈز کی جو تعریف کی گئی ہے اسکو بدلا جائے اور جیسا کہ میں نے کہا ان لوٹنے والے طبقات کو - بلاک مارکٹ کرنے والے منافع جو روں کو جو محنت کش عوام کی خون پسینہ ایک کر کے کٹائی ہوئی دولت کولوٹ کر اپنی تجویروں کا حجم بڑھاتے ہیں انکے واسطے بھی اسی قسم کا اقدام جب تک نہ کیا جائے یہ قانون نہ صرف تشنہ اور نامکمل رہیگا بلکہ بنیادی طور پر غلط قانون رہیگا -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کافی بحث ہو چکی ہے - اگر کوئی خاص پوائنٹ کہنا ہو تو اجازت دیجاسکتی ہے - ورنہ ریپٹ (Repeat) کرنا بیکار ہے -  
శ్రీ సీ.ఎ.ఎ. - రిపీట్ చేయవలసిందిగా కోరుకుంటున్నాను.

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - ٹرائیس کے تعلق سے انہیں کہنے کی اجازت دیجانی چاہئے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں منع تو نہیں کرتا لیکن پوائنٹس ریپٹ (Points repeat) نہوں -

شری اندنپا - اسپیکر سر - میں اس بل کا سواگت کرتا ہوں - حکومت پر امن و امان قائم رکھنے کی ذمہ داری ہے - اسکے لئے قوانین بنائے جاتے ہیں اور وقت کے لحاظ سے انکا استعمال ہوتا ہے - اس سلسلے میں ضابطہ فوجداری میں دفعہ 111 ہونے کے باوجود اسکی ضرورت اسلئے محسوس ہوئی ہے کہ جرائم پیشہ یا عادی مجرمین کی حرکات پر کنٹرول کیا جائے - موجودہ حکومت عوامی حکومت ہے جو کافی کوششوں کے بعد قائم ہوئی ہے - اسکو عوام کی اصلاح اور ہمدردی کا خیال رہنا چاہئے - جن لوگوں کو عادی مجرمین کہا جاتا ہے وہ بھی عوام ہی میں سے ہوتے ہیں - انکی اصلاح کیلئے حکومت کو قانون بنانا ہی پڑتا ہے - لیکن محض قیاسات کی بناء پر اس کو انوکھے طور پر سوچکر اسکی مخالفت کرنا مناسب نہیں - جب قانون بنایا جاتا ہے تو اسکا واجبی طور پر ہی استعمال ہوگا - حکومت نے اپنی ذمہ داری کو جو اسن قائم کرنے کے تعلق سے ہے اسی کی تکمیل میں یہ قانون پیش کیا ہے - اور پھر اس قانون کے استعمال کا اختیار تو عدالت ہی کو ہوتا ہے جو نہایت سوچ سمجھکر اور موزوں اور واجبی طریقے سے قوانین کا استعمال کرتی ہے - میں برادران اپوزیشن سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کی اہمیت کو واجبی قرار دیں - اور قیاسات کی بناء پر اس پر اعتراض کر کے اس بل کی اہمیت کو نہ گھٹائیں - میں موور آف دی بل کو اس بل کے لانے پر مبارکباد دیتا ہوں - اور اس بل کا سواگت کرتا ہوں - اس قانون پر اعتراض نہونا چاہئے - حکومت کو چاہئے کہ جس مقصد سے قانون بنایا گیا ہے صحیح استعمال کے طرف خاص دلچسپی لیں تاکہ عوام کی بھلائی اور مجرمین کی اصلاح ہو سکے -

1762      1st April, 1954.      *Consideration of Select Committee  
Report on Habitual Offenders  
(Restriction and Settlement) Bill, 1952.*

శ్రీ ఉప్పలమల్సార్, (సూర్యపేట-రిజర్వడు).—

స్పీకర్ సర్,

ఇప్పుడు మనముందుకు రెండవసారిగా అలవాటుగా సేరాలుచేసేవారిని గురించి, వారిని, ఇతరచడాన్ని గురించి ఒక కానూన్ తీసుకువచ్చారు. అలవాటుగా సేరాలుచేసేవారిని, ఆ సేరాలు చేయకుండా వారిని ఆ బారినుండి రక్షించడానికి, ఆ విధంగా సేరాలు చేసేటటువంటివారిని ఇతరచడానికి యీ కానూన్ తీసుకువచ్చారు. దానిని బిల్లు రూపంగా తెచ్చి, ఆ సెంట్రల్ చీఫ్, ఆమోదించజేసుకొని, దానిని అమలులో పెట్టడంకోసం, ఇప్పుడు హౌస్ లోనికి తీసుకువచ్చారు. పూర్వం, సామాన్య వాడుల ప్రభుత్వం పరిపాలించినపుడు వారు తమ అధికారాన్ని చేతబట్టుకొని, అడవిలో ఉండి అడవిజీవితం గడుపుతున్న బీద ప్రజానీకంమీద తమ అధికారాన్ని చేతబట్టి వారిని నిర్బంధపెట్టి, వారిని కష్టాలకు గురిచేసి, వారిని పీల్చిపిప్పిచేసి, నాశనం చేయడానికి ప్రయత్నం చేసింది. ఆ నాటి ప్రభుత్వం ఆ విధంగా బీద ప్రజలను మోసం చేసి, ధాన్యం, ధనం దొంగిలించుకు పోయారు. ఆ విధంగా నిర్బంధ కానూన్లు చేసి పరిపాలన సాగించారు తరువాత, ఎప్పుడైతే మనకు స్వరాజ్యం వచ్చిందో ఎప్పుడైతే మనదేశం స్వతంత్ర భారతదేశం అయిందో, అప్పుడే మన భారతరాజ్యంగం ప్రకారం ఆ నాటి ప్రభుత్వం చేసిన కానూన్లను ఎగరకొట్టవలసివచ్చింది. అందుచేత ఇటువంటి చట్టాలు, యీనాడు లేకుండాపోయాయి. మళ్ళీ తిరిగి యీ ప్రభుత్వం అలవాటుగా సేరాలు చేసేటటువంటి వారిని ఇతరచడానికంటూ చెప్పి, ఒక కానూన్ తెచ్చి తిరిగి ఇటువంటి అడవిజాతిపై అధికారం చెలాయించడానికి ప్రయత్నిస్తోంది. కాని, మనం ఎవరైతే అలవాటుగా సేరాలు చేస్తున్నారని అనుకొంటామో వారికి నిజ్జానము కలిగి, వారు మానవులవలె బ్రతకడానికి, వారు కూడా నాగరికంగా బ్రతకడానికి ప్రయత్నించి, వారి హక్కులను కాపాడుకోడానికి పోరాటాలు సాగిస్తున్నారు. ఇప్పుడున్న అధికారంలోని పార్టీవారిని అధికారం నుండి తీసి వేస్తారనే ఉద్దేశంతో యీ ప్రభుత్వం యీ బిల్లును తీసుకువచ్చి, పేద ప్రజానీకంమీద, అడవి జాతులమీద అధికారం చెలాయించడానికి ప్రయత్నిస్తోంది. ఈ బిల్లు ఉద్దేశం గురించి నాకు స్పష్టంగా అగుపించేదేమంటే, తిరిగి వాళ్ళమీద పెత్తనం చెలాయించడానికి, వారిని అణచడానికి మాత్రమే ప్రయత్నిస్తోందనీ నాకు అనుమానంగా ఉంది. ఈ కానూన్ చేసి, అలవాటుగా సేరాలుచేసేటటువంటివారిని పట్టుకొని అధికారం పోలీసుకు అప్పగించి, పోలీసుద్వారాగాని కోర్టు ద్వారాగాని, మనం వారిని ఆ సేరాల బారినుండి దూరము చేస్తామా అంటే ఏమాత్రం దూరంచేయలేము. ఈ బిల్లులో ఎవరైతే 4 పంచత్సరాలలో 3 సార్లు జైలుశిక్ష అనుభవిస్తారో, వారిని ఒక గ్రామము నుండి ఇంకో గ్రామానికి లేక ఒక తాలూకా నుండి యింకో తాలూకాకు పోకుండా నిర్బంధించేందుకు, ఒక పేజీ పోయే సమయంలో అనుమతి తీసుకొని, ఆ జైలు తీసుకొని పోవాలని ఇందులో చేర్చబడ్డది. కాని అతడు తన జీవితావసరాలన్న సమకూర్పుకొనుటకు ఇంకో గ్రామం పోవలసి ఉంటుంది. తన జీవితావసరాలు ఆ పూర్తి సంతోషించుకోలేక పోవచ్చును. ఆ విధంగా తన జీవిత అవసర వస్తువులను సంపాదించుకొనేందుకు ఇంకో ఊరు వెడితే, అతడు చట్టాన్ని ఉల్లంఘించి నడిచాడని, ప్రభుత్వంగాని, పోలీసులుగాని, మేజిస్ట్రేటుగాని అనుకొన్నట్లయితే

అతడికి ఎక్కడికి పోవడానికి పట్టేదనిచెప్పి, ఒక గ్రామంలో పెట్టి నిర్బంధించే అవకాశం ఈ బిల్లులోచేర్చబడింది. ఈ విధంగా ఆంక్షలు పెట్టి, వారునేరాలు చేయకుండా ముందుకు తీసుకు వస్తామా అంటే తీసుకురా లేము. వారు వారీయొక్క జీవిత అవసరాలకొరకు ఏమీ కావాలి? వారు యీ దొంగతనం ఎందుకు చేస్తున్నారు? దొంగతనాలు చేయడానికి కారణం ఏమిటి? అనేది ప్రభుత్వం మొట్టమొదట గుర్తించి, కారణాలు తెలుసుకొని, వారీజీవిత అవసరాలకొరకు కావలసినటువంటి ఏమీ సౌకర్యాల కావాలో అవి ఇస్తే, వారునేరాలు చేయడం తొలగిపోతుంది. అసలు నేరాలు ఎవరు చేస్తున్నారనే విషయం గ్రహించాలి. ఈ రోజుల్లో నేరాలుచేశారనిచెప్పి, కేసులు పెట్టి అనేక మందిని జైళ్ళకు పంపిస్తున్నారు. ఉదాహరణకు ఒకవిషయం చెబుతాను. వర్షాయవల్లి గ్రామంలో ఒక రైతుకు అతని భూమిచేసే చిన్న కౌలుదార్లకు మధ్యకొన్ని సంఘటనలు జరిగాయి. దానిని గురించి ఒక కాంగ్రెసు వ్యక్తి, రైతుకు మద్దతుగా ఉండి ఆ కౌలు దార్లను అనేక కష్టాలకు గురిచేస్తూంటే, ఆ కౌలుదార్లు ఆ రైతు దగ్గరకుపోయి “మమ్మల్ని యీ విధంగా కష్టపెట్టడం సబబుకాదు. మేము ఏమీ చేయలేదు” అనిచెప్పకొంటే, ఆరైతు “నన్నుకొట్టడానికి వచ్చారని, నా ఇళ్ళు దోచుకోడానికి వచ్చారని” చెప్పి, సూర్యపేట అమీన్ కు, సర్కిల్ ఇన్స్పెక్టరుకు, జమేదారుకు రిపోర్టు ఇచ్చారు. వాళ్ళు, యీ కౌలుదార్లు ౮ మంది రైతులను కొట్టారని చెప్పి కోర్టులో పేష్ చేశారు. ఇళ్ళపై దాడిచేశారని కోర్టులో పేష్ చేశారు. కోర్టువారు విచారిస్తామనిచెబితే, కాంగ్రెసు నాయకులు అయినటువంటి ఆమృతరెడ్డి, రాజేశ్వరావు అనే వకలు మెజిస్ట్రేటుకు జమానత్ సర్దిందికాదని, జమానత్ అవసరం లేదని చెప్పి జమానత్ యివ్వడానికి బండ్ చేయించి, వాళ్ళను నల్లగొండజైలుకు పంపించారు. గ్రామంలో దొంగతనం అంటే ఎవరూ చేయడంలేదు. హరిజనులు పెట్టికీపోతే సిరికొండ రైతు సంఘం కార్యకర్త పోయి “పెట్టి చేయడం సరిఅయిందికాదు; కానూన్ ప్రకారం పెట్టిచేయడం బంధు అయింది; ఇంటికిపోమ్మని” ఆ హరిజనులకు చెబితే, వాళ్ళు పెళ్ళిపోయారు.

مسئلہ پیشکش کرنے والے کے ان واقعات سے پل کا کیا تعلق ہے۔

శ్రీ ఉప్పల మల్సార్.—

దొంగతనం ఎవరు చేస్తున్నారో, దొంగతనం చేసేది ఎట్లాచేస్తున్నారో ఒక మాటలో చెబుతాను. ఆ హరిజనులు ఇంటికి పోయిన తరువాత అక్కడి కాంగ్రెసు నాయకుని మద్దతుతో చేస్తూరు రామయ్య బ్లౌక్ మార్కెట్ చేసుకొంటూ, బట్టలదుకాణం నడుపుకొంటూంటే, ఆ దుకాణంలో దొంగతనం చేశారని చెప్పి వాళ్ళు జమేదారుకు రిపోర్టుచేశారు. ఆ విధంగా హరిజనులు ఆ బట్టలకొట్లా దొంగతనం చేశారని సూర్యపేట మున్సిఫ్ కోర్టులో పేష్ చేశారు. ఈ విధంగా ఉన్నది, నేడు దొంగతనం చేస్తున్న విధానం. ప్రభుత్వం వెనుకబడిన జాతులను అభివృద్ధిలోనికి తీసుకురావడానికి, వాళ్ళను ముందుకుతీసుకురావడానికి వాళ్ళ అవసరములను తీర్చడానికి అలోచించక యీ బిల్లును తీసుకువస్తోంది. వాళ్ళను నిర్బంధించడానికి మాత్రమే ఉపయోగిస్తుంది గనుక, యింకా మన రాజ్యాంగంలో యీ నేరాలకొరకు యీ బిల్లు ఉంచటం సర్దిందిగాదుగనుక, యీ బిల్లును మంత్రిగారు వాపసు తీసుకుంటారని ఆశిస్తున్నాను.

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी. अुपाध्यक्ष महोदय, जो लोग आदतन जुर्म करनेवाले होते हैं अुसे कम करनेके लिये यह बिल हाअुस के सामने लाया जा रहा है, लेकिन मैं कहना चाहता हूं कि अिस कानून के पास करने से ही आदतन जुर्म करना कम नहीं होता है।

मैं देहात में रहता हूं और अिस लिये अच्छी तरह जानता हूं कि जब गरीब आदमी को कोअी पेशा नहीं होता है तो अुस का पेटतो अुसे चुप नहीं बैठने देता। फिर वह किसी के खेत में जाकर मिरच की चोरी करता है, और पुलिस आकर अुसे पकड कर ले जाती है, और अुसे सजा देती है। अब जब वह सजा पूरी करके आता है तो अुसे अपने खेती पर काम देनेके लिये कोअी आदमी तैयार नहीं होता। अुसे मजदूरी देने के लिये कोअी तैयार नहीं होते; और अुसे नौकरी पर रखने के लिये झिझकते हैं। दूसरी बात यह है कि कभी आसपास के मवाजीयात में चोरी वगैरा होती है तो पहले पुलिस अुस आदमी को शक पर पकडकर हवालात मे ले जाती है और फिर अिस आदमी को भी गवाह देने के लिये जाना पडता है और फिर काम में खलल पडती है।

आज यह जो बिल लाया जा रहा है अुसमें अिस तरह की कोअी गुंजायश नहीं रखी गयी है कि अिस तरह से अेक बार सजा भुगतकर आने के बाद वहां के लोग अुसे काम नहीं देते, तो अिसके लिये क्या किया जाय। अैसी हालत में अुसे कोअी रोजी नहीं देता है, तो अपना पेट पालने के लिये अुसके पास कुछ नहीं होता तो मजबूरन फिर से कुछ अुसे चोरी ही करनी पडती है। जब मैं अेक वक्त सत्याग्रह करनेके अदिलाबाद के जेल में गया था तो मुझे वहां पर बहुत से क्रिमिनल कैदियों से मिलने का मौका मिला। जब ये क्रिमिनल कैदी अपनी सजा खतम करके जेल के बाहर जाते थे तो कहकर जाते तो थे कि भायी हमारा बिस्तरा, चंबु, कंबल आदि सम्हाल कर रखिये हम फिर से दोचार दिन के बाद यहीं आने वाले हैं। जेल यही हमारा घर है।

मैं जब अुनसे पूछता हूं कि आप फिर से यहां आने की अिच्छा क्यों करते हैं, तो वे कहते हैं कि जब हम अेक बार जेल में जाकर बाहर आते हैं तो लोग हमें बुरी निगाह से देखते हैं, और हमें कोअी बाहर काम भी नहीं देता है। पेट तो भरना ही पडता है, अिस लिये लाचार होकर हमें फिरसे चोरी ही करनी पडती है, और चोरी करने पर जेल में आना पडता है।

अिस लिये मैं हुकूमत से यह अर्ज करना चाहता हूं कि हर तालुके में, हर जिले में और कसबों में अैसे कारखाने खोले जाय कि जेल से आते ही वे अुन कारखानों में दाखिल हो सके, और अुनको रोजी मिल सके। जलो में मुक्तलिफ पेश सिखाये जाते हैं, लेकिन कोअी पेशा सीखकर वे जब बाहर आते हैं तो अुनको कारखानों में लेने के लिये कोअी तैयार नहीं होता। नतीजा यह होता कि वे फिर चोरी करते हैं। ज्यादा तर अैसे ही चोर होते हैं जिन्हें जेल से आने के बाद काम नहीं मिलता और मजबूरन फिर से चोरी करनी पडती है।

अब ज्यादा विषयों पर मैं बोलनेवाला नहीं हूं। आपने जो कानून लाया है वह ठीक है। लेकिन मैं हुकूमत से अितनी अिलतजा करुंगा कि तालुकों में और हर जगह अैसे कारखाने खोले जाय ताकि अुन कारखानों में दाखिल होकर अुनको अपना पेशा करने का मौका मिले। सिर्फ कानून बनाने से कुछ नहीं होता। अुसमें यह दृष्टि रखनी चाहिये। अितना कहते हुअे मैं अपनी तकरीर खतम करता हूं।

شری دگمبر راؤ بندو۔ مسٹر اسپیکر سر۔ پہلی ریڈنگ کے بعد جب اس بل کو پیش کیا گیا تھا تو نہایت شد و مد کے ساتھ اس سے اختلاف کیا گیا تھا اور اسکو غلط عینک سے دیکھنے کی کوشش کی گئی تھی۔ عام طور پر یہ بھی خیال کیا جانے لگا تھا کہ اس کے پیچھے کوئی سیاسی مقصد کارفرما ہے۔ اسی لئے میں نے اسکی منظوری میں عجلت سے کام نہیں لیا۔ میں یہ چاہتا تھا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اس بات کی کوشش کی جائے کہ جو شبہات اس سلسلہ میں پیدا ہو گئے ہیں وہ دور ہو جائیں اور اصل مقصد جو اس قانون کے نافذ کرنے کا ہے وہ ممبرس کے سامنے آجائے۔ اسی خیال کے تحت اسکو سلکٹ کمیٹی کے حوالہ کیا گیا۔ جیسا کہ آنریبل ممبر اپوزیشن نے کہا یہ ضرور ہوا کہ اس طرف کے آنریبل ممبرس نے ایک پوائنٹ آف ویو (Point of View) سے اسکو سمجھنے کی کوشش کی اور اپوزیشن کے ممبروں نے ایک دوسرے پوائنٹ آف ویو سے اسکو سمجھنے کی کوشش کی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے ڈرافٹ (Draft) کے مقابلہ میں ہم کچھ آگے ہی بڑھ گئے ہیں۔ کوئی قانون اوس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ اوسے زیادہ سے زیادہ تائید حاصل نہ ہو۔ میں نے اس مقصد کی وضاحت پہلی ریڈنگ کے وقت ہی کردی تھی۔ پینل لاز (Penal Laws) تعزیری قوانین و ضوابط جو ہندوستان میں نافذ تھے اون میں جرائم پیشہ لوگوں کیلئے بھی ایک قانون تھا جو ہر جگہ نافذ تھا۔ جسکی رو سے یہ قرار دیا گیا تھا کہ فلاں فلاں جاتیوں کے لوگ جرائم پیشہ تصور کئے جائیں گے۔ کانسی ٹیوشن کے نفاذ کے بعد اوسکے بنیادی تصور کے تحت اس رجحان کا دور کرنا ضروری سمجھا گیا کہ کسی مخصوص جاتی کے تعلق سے یہ تصور کیا جائے کہ وہ جرائم پیشہ ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ اسکو نکال دیا گیا۔ اس کے بعد کریمنل لا (Criminal Laws) میں ایک ویاکیوم (Vacuum) پیدا ہو گیا۔ اس خلا کو دور کرنے کیلئے دوسرے اسٹیٹس میں قوانین بنائے گئے اور اون قوانین کے تحت ایسے لوگوں پر نگرانی عائد کی گئی جو عادی جرائم پیشہ تھے۔ لیکن ویسی نگرانی حیدرآباد اسٹیٹ میں نہیں تھی جسکی وجہ سے متصلہ اسٹیٹس کے عادی مجرمین کو اسکا موقع تھا کہ وہ جو کچھ کرنا چاہیں یہاں آکر کریں جہاں وہ قانون کی جکڑ بندیوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ ہمارا تجربہ یہ رہا کہ متصلہ اسٹیٹس کے ایسے مجرمین چوریاں کر کے ڈاکے مار کے یہاں آتے رہے۔ بعض لوگ بنیادی طور پر اس چیز کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جرائم کو ختم کرنے کا یہ طریقہ نہیں ہو سکتا۔ تعزیری قوانین کے ذریعہ اسکا انسداد نہیں ہو سکتا۔ وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر لوگ آرام سے رہیں گے تو ظاہر ہے کہ انکو چوری کرنے کی ضرورت ہی کیوں پیش آئیگی۔ اس طرح اگر ذرائع معیشت فراہم کر دئے جائیں تو جرائم کا خود ہی انسداد ہو جائیگا۔ لیکن میں اس نظریہ کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ ہاں اتنا مانتا ہوں کہ اس طرح سے ایک حد تک جرائم میں کمی ہوگی لیکن یہ تصور صحیح نہیں ہے کہ جرائم کا کاملاً انسداد اس طریقے سے ہو سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ متمدن ممالک میں بھی جہاں کافی فارغ البالی ہے روزگار کے ذرائع کی فراوانی ہے وہاں بھی جرائم ہوتے ہیں۔ کوئی ملک ایسا نہیں ہے

*Consideration of Select Committee  
Report on Habitual Offenders  
(Restriction and Settlement) Bill, 1952.*

جہاں جرائم کا وجود ہی نہ ہو۔ کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں قوانین کی موجودگی کے باوجود جرائم سرزد نہ ہوتے ہوں۔ اسکا علاج یہ تو نہیں ہو سکتا کہ جرائم کو جرائم ہی تصور نہ کیا جائے۔ اسکا انسداد اسطرح سے تو نہیں ہو سکتا کہ پینل کوڈ (Penal Code) کو منسوخ کر دیا جائے۔ میں اسکو مانتا ہوں کہ جب کوئی پھوڑا ہوتا ہے تو وہ خون کے بگاڑ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر اسکے متعلق یہ کہا جائے کہ پھوڑا تو خون کے بگاڑ کی وجہ سے ہوا ہے لہذا اسپر عمل جراحی کی کیا ضرورت ہے دوا استعمال کرائے تاکہ خون صاف ہو۔ تو میں ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ کیونکہ پہلے تو یہ سوچنا ہے کہ آج جو تکلیف ہے اوسکو کس طرح سے دور کیا جاسکتا ہے۔ مصفی خون دوا آپ استعمال کرائیں گے تو رفتہ رفتہ خون صاف ہوگا اور کچھ دنوں کے بعد وہ پھوڑا کم ہو جائے گا لیکن آج کی تکلیف کا کیا علاج ہے؟ اوسکے لئے آپریشن ہی ایک موثر علاج ہو سکتا ہے جو فوری تکلیف کو دور کر دیگا۔ دوا کا فائدہ اسمیں شک نہیں کہ دور رس ہو سکتا ہے اسپر بھی عمل کرنا چاہئے۔ دور رس فائدہ پہنچانے والے مسائل کی نسبت تو ہم الگ الگ مواقع پر بحث کرتے آئے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ عمل جراحی جو اسکا فوری علاج ہے اسپر عمل کرنا چاہئے یا نہیں۔ یا تو آپ یہ مان لیجئے کہ جرائم کا وجود ہی نہیں ہے۔ اگر آپ اسکو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جرائم کا وجود ہے تو پھر اسکے انسداد کیلئے انسدادی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے کہا میں اسکو مانتا ہوں اور میرا بھی یہ تجربہ ہے کہ جیل میں ایسے لوگ ملتے ہیں جو جیل میں اسلئے آتے ہیں کہ جیل سے باہر وہ کوئی ذریعہ معاش نہیں رکھتے ہیں۔ لیکن اسکا واحد علاج یہ نہیں ہے کہ بار بار فوجداری مقدمات قائم کرتے جائیں اور تین مہینے چھ مہینے اور ایک سال کیلئے انہیں جیل بھیجتے جائیں۔ یہ اسکا علاج نہیں ہو سکتا۔ ہم مجرمین کو دو کیٹیگریز (Categories) میں منقسم کرتے ہیں۔ ایک وہ جو اتفاقیہ طور پر ناسمجھی سے یا اشتعال کی وجہ سے یا کسی لالچ کی وجہ سے کسی جرم کے مرتکب ہوئے ہوں لیکن ایک شخص ایسا ہوتا ہے جسکے دل کی ساخت ہی کچھ ایسی ہوتی ہے کہ بغیر جرم کئے رہ نہیں سکتا۔ اوسکو بغیر جرم کئے تسکین ہی نہیں ہوتی۔ یہ ایک ایسی بیماری ہے جو اوسکو ہمیشہ چوول افینڈر بنادیتی ہے اسکا علاج کس طرح کیا جائے یہ سوچنا ضروری ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہمیشہ چوول افینڈرس کا وجود ہی نہیں ہے تو میں اسکو ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ سوسائٹی میں انٹی سوشیل الیمینٹس (Anti-Social Elements) ہوتے ہیں۔ اگر ایسے لوگوں کے علاج کی تدابیر اختیار کی جائیں اور گورنمنٹ انکی اصلاح کیلئے قوانین نافذ کرنا چاہے تو یہ خیال کرنا کہ عوام پر کوئی مصیبت نازل ہونے والی ہے درست نہ ہوگا۔ ہم عوام کو جرائم پیشہ نہیں سمجھتے بلکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عوام کا ایک بہت چھوٹا حصہ جرائم پیشہ ہے۔ غور کیجئے کہ ایک کروڑ حیدر آباد کی آبادی میں سے جیلوں میں رہنے والے لوگ کتنے ہیں۔ پانچ چھ ہزار سے زیادہ نہ ہونگے۔ اسمیں بھی پورے لوگ ہمیشہ چوول افینڈرس نہیں ہیں بلکہ بڑی تعداد اوس کیٹیگری (Category) کے ہے جو میں نے اس سہیلے بیان کی ہے



کہ اتفاقہ طور پر اون سے جرم سرزد ہو گیا۔ باقی بہت تھوڑے لوگ ہی بیچپول آفندرس ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ سوسائٹی کے امن و چین کے لئے سوسائٹی کی بھلائی کیلئے ہزار دو ہزار لوگوں پر کوئی رسٹرکشن عائد کرنا ضروری ہو تو کرنا چاہئے یا نہیں۔ کورٹ کے سامنے لاکر کسی کو سزا دلانا ہی ایک علاج نہیں ہے بلکہ ہم نے یہ خیال کیا کہ اگر انکے سٹلمنٹ کا انتظام کر کے انہیں کالونیز (Colonies) میں رکھا جائے جہاں اونکے روزگار کا انتظام ہو اور وہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہ کر ایک اچھے شہری بننے کی تربیت حاصل کر سکیں اور اس طرح ان پر نگرانی رکھی جائے تو یہ بھی ایک اچھا طریقہ علاج ہوگا اور اون کی وجہ سے پورے سماج کو تکلیف پہنچنے کا جو اندیشہ ہے اس سے پورا سماج بچ جائیگا۔ اس سے تو پورا ہاؤس متفق ہوگا کہ پورے سماج کی بھلائی زیادہ ضروری ہے۔ اسمیں اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ دوسرے نقطہ نظر کو بھی شامل کر لیا جائے جس طرح کہ آرکیٹیکچر (Architecture) میں ہندو مسلم کلچر کے ملاپ سے ایک نئی خوبی پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جیسے کہ کسی بلڈنگ میں ایجنٹ کے طرز تعمیر کے ساتھ ساتھ ایرانی طرز کی بھی آمیزش کی جاتی ہے۔ اس طرح کی جو کلچرل چیزیں آپ ہم دیکھتے ہیں۔ اسی طرح اس بل میں بھی مختلف زاویوں کو ایک جگہ لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جب ہم اس طرف متوجہ کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ کوئی خاص پکچر نظر نہیں آتا ہے۔ کہا گیا کہ ڈیفینیشن (Definition) نہیں دیا گیا۔ جب اسکی ضرورت محسوس کی گئی تو ڈیفینیشن دیا گیا۔ جہاں تک ہوسکا ہم نے سب پائینٹ آف ویوز کو سامنے رکھتے ہوئے بل کو زیادہ سے زیادہ اطمینان بخش بنانے کی کوشش کی۔ اس کے بعد اگر بعض لوگ اس کو ہماری بدنیتی تصور کرتے ہیں تو اس کا علاج میرے پاس نہیں۔ اگر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ محض کسی پارٹی کو دبانے کے اغراض کے لئے یہ بل لایا جا رہا ہے تو اسمیں میرا قصور نہیں ہے۔ یوں تو یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ انڈین پینل کوڈ محض اس وجہ سے بنایا گیا ہے کہ بعض لوگوں کو اس کے ذریعہ دیا جائے۔ اور اس بات کی واجبیہ بھی ہاؤس کے سامنے بیان کر کے اوسکو نکال دینے کے متعلق بحث کی جاسکتی ہے۔ لیکن اس کو ہم ماننے والے نہیں ہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہیپیچول آفندرس بل کا لانا ایک نہایت ضروری چیز تھی۔ جو ویکوم پیدا ہو گیا تھا اوسکو اس قانون کے ذریعہ پر کرنا ضروری تھا۔ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ اس بارے میں مختلف اسٹیٹس میں ہم جو الگ الگ قوانین دیکھ رہے ہیں اون کی بجائے پورے انڈیا پر حاوی ہونے والا ایک مرکزی قانون ہونا چاہئے تھا۔ اور شائد ایسا ہوگا بھی۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں انڈین پینل کوڈ میں ترمیم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ممکن ہے یہ کہا جائے کہ جب وہاں اس طرح کی کوشش ہو رہی ہے تو آپ کیوں یہ قانون بنا رہے ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ ہم اس سلسلہ میں سال دو سال تک ویکوم رکھنا نہیں چاہتے۔ اس وجہ سے میں ان آئریبل سے جو یہ رائے رکھتے ہیں کہ اس بل میں کچھ چیزوں کے سلسلہ میں ترمیم کی ضرورت ہے اپیل کروں گا کہ جس ڈھنگ اور میگزیم یونیفارمیٹی (Maximum Uniformity) کے ساتھ اس بل کو لایا گیا

*Consideration of Select Committee  
Report on Habitual Offenders  
(Restriction and Settlement) Bill, 1952.*

ہے اسے منظور کر لیا جائے۔ بعد میں تجربہ سے اگر معلوم ہو کہ ترمیم کی ضرورت ہے تو بیشک حکومت اس کے بارے میں ہمیشہ تیار رہیگی۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں ہاؤز سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس بل کو منظور کر لے۔

*Mr. Deputy Speaker :* The question is :

“That L. A. Bill No. XXXI of 1952, the Hyderabad Habitual Offenders (Restriction and Settlement) Bill, 1952 be read a second time.”

The motion was adopted.

*Mr. Deputy Speaker :* Let us take up amendments.

*Clause 2.*

*Shri B. D. Deshmukh :* I beg to move :

“That in line 10 of para (b), for the figures ‘12’ substitute the figure ‘18’.”

*Mr. Speaker :* Amendment moved.

*Shri K. Anantharama Rao (Devarkonda) :* I beg to move:

“Omit the explanation to para (b)”

*Mr. Deputy Speaker :* Amendment moved.

\* شری بی۔ ڈی۔ - دیشمکھ - مسٹر اسپیکر سر - دفعہ (۲) ہیپچول آفنڈر کی تعریف کے سلسلہ میں میری جو امینڈمنٹ ہے اوس کے متعلق میں مختصراً عرض کرونگا۔ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے پہلے ہیپچول آفنڈر کی تعریف نہیں تھی۔ بل سلکٹ میں جانے کے بعد شدت کے ساتھ یہ محسوس کیا گیا کہ اس قانون کے اغراض کے لئے عادی جرائم پیشہ کا تصور کس سے متعلق کیا جائے اوسکی تعریف کرنا ضروری ہے۔ اس ضرورت کے مدنظر اور اون خیالات کے پیش نظر جو فرسٹ ریڈنگ کے سلسلہ میں کئے گئے تھے ہیپچول آفنڈر کی تعریف دفعہ (۲) کے ضمن (بی) میں کی گئی۔ اس سلسلہ میں جتنے شرائط لازمی تھے اس تعریف میں رکھے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ تعریف ایک حد تک صحیح ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جملہ جرائم کی جو سزا ہوگی اوسکی مجموعی مقدار جو رکھی گئی یعنی پانچ سال کے دوران میں ۱۲ ماہ کی مدت جو رکھی گئی ہے وہ کم ہے تعریف کو بادی النظر طور پر دیکھتے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہیپچول آفنڈر ایسا ہی شخص قرار دیا جائے گا جو زیادہ سے زیادہ جرائم کا مرتکب ہوتا ہو اور ہمیشہ جرائم کرنے کا

عادی ہو۔ اگر یہ تصور صحیح ہے اور اس قانون کے اغراض کے لئے اس قسم کا تصور ہی ہونا چاہئے تو میں سمجھتا ہوں کہ اجتماعی سزا کی جو میعاد (۱۲) ماہ رکھی گئی ہے وہ بہت کم ہو جاتی ہے۔ شیڈول میں جو جرائم بتلائے گئے ہیں ایسے جرائم جن میں تعزیرات کے تحت عام طور پر چھ ماہ یا اس سے زیادہ کی سزا ہو سکتی ہے۔ یہ تصور کر لیا جائے اس تعریف کی روشنی میں جیسا کہ بیان کیا گیا کہ مسلسل تین مرتبہ کا سزا یافتہ ہونا چاہئے اور اگر اس کے لئے حاکم کم از کم چھ ماہ کی سزا صادر کرے اور وہ تین مرتبہ اس کا مرتکب ہو چکا ہو تو اجتماعی میعاد (۱۸) ماہ ہی ہونی چاہئے اس لحاظ سے میری ترمیم ایک واجبی ترمیم ہے۔ یا سنگین جرائم میں سزا کا مرتکب ہوگا تو چھ ماہ کے لگ بھگ سزا ہوگی اور اگر تین جرائم میں سزا ہونا لازمی ہو تو اوسکی میعاد ۱۸ ماہ ہوگی۔ اس لئے ۱۲ ماہ کی جو میعاد رکھی گئی ہے اوس کو نکالکر ۱۸ ماہ یعنی دیڑھ سال کی مسلسل سزا تین مختلف جرائم میں جس شخص کو ہوگی اوس شخص کو اس قانون کے اغراض کے لئے ہیپیچول آفندر قرار دیا جائے۔ میرا یہ تصور نیا نہیں ہے۔ بلکہ دیگر پراونس میں بھی اس قسم کی ہی تعریف کی گئی ہے۔ جہاں تک میرے علم میں ہے۔ مدراس میں ۱۸ ماہ کی میعاد رکھی گئی ہے۔ چند صوبے ایسے بھی ہیں جہاں پر تین سال کی میعاد رکھی گئی ہے۔ عملی تجربہ کے بعد میرا سمجھاؤ یہ ہے کہ ۱۸ ماہ کی میعاد واجبی ہے۔ دیگر پراونس کے قوانین کی مطابق میں ہی میری ترمیم ہے۔ مجھے امید ہے کہ موور آف دی بل میری ترمیم کو قبول کر لیں گے انہوں نے صاف صاف طور پر جب یہ کہا ہے کہ جرائم پیشہ لوگوں کی اصلاح کا تصور اس قانون میں ہے اور ان کو چھوٹے چھوٹے جرائم کے تحت ستانا مقصود نہیں ہے تو یہ مناسب ہوگا کہ ۱۲ ماہ کی میعاد کے بجائے ۱۸ ماہ کی میعاد مقرر کی جائے۔ زیادہ سے زیادہ ۱۸ ماہ کی سزا ہونے کے بعد کسی کو ہیپیچول آفندر قرار دیا جائے گا۔ اس سے قانون کے اغراض بھی پورے ہونگے میں زیادہ طوالت کے ساتھ اس کی وضاحت کرنا نہیں چاہتا۔ پورا ہوز اس قانون کی تفصیلات سے واقف ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم کو آنریبل ممبر قبول فرمائیں گے۔

\* شری کے۔ انتت رام راؤ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ میں نے جو ترمیم لائی ہے وہ دفعہ ۲ ضمن (بی) کی وضاحت کے سلسلہ میں جو توضیح قائم کی گئی ہے اوسکو حذف کرنے کے متعلق ہے۔ جو تعریف مسودہ قانون میں کی گئی ہے وہ خود اپنی جگہ مکمل ہے۔ اور بغیر توضیح کے بھی وہ اس قانون کے اغراض کو پورا کر سکتا ہے۔ آنریبل مسٹر نے یہ کہا تھا کہ اس سے پہلے جو قانون اقوام جرائم پیشہ موجود تھا وہ کانسٹی ٹیوشن کے نفاذ کے بعد باقی نہیں رکھا جاسکتا اس لئے وہ از خود منسوخ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پوری قوم جرائم پیشہ نہیں کہی جاسکتی اس لئے ایک دوسرا قانون لایا جا رہا ہے۔ جو جرائم پیشہ اشخاص سناج میں موجود ہیں اور جو ہمیشہ جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں صرف ان ہی کو پابند کرنا اور ان کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کرنا اور ان کی سکونت پر نگرانی رکھنا اس قانون کا اگر منشا ہے تو بغیر توضیح کے بھی وہ منشا پورا ہو سکتا ہے۔ تعریف میں یہ کہا گیا ہے کہ کوئی شخص جو تین مرتبہ مختلف اوقات میں جرائم کا ارتکاب کیا ہو

سزائے قید جس کی مجموعی مقدار ایک سال سے زائد نہ ہوگی بھگتیگا۔ اور ایسا شخص عادی مجرم ہو جائیگا۔ ضابطہ فوجداری ہند کے دفعہ (۱۱۰) میں یہ الفاظ ہیں کہ کوئی شخص جو عادی ہو سرقہ کرنے کا یا جان بوجھ کر مال مسروقہ حاصل کرنے کا عادی ہو۔ یا ساج کے لئے وہ خطرناک ثابت ہو تو ایسے شخص سے چلکہ لیا جاتا ہے اور ضمانت طلب کی جاتی ہے۔ مجھے اس دفعہ کے جو اور ضمن ہیں اوس پر اعتراض نہیں ہے لیکن اس میں جو آخری ضمن رکھا گیا ہے کہ جہاں کسی شخص کے خلاف اندیشہ پایا جاتا ہو کہ وہ آئندہ کسی جرم کا ارتکاب کرنے والا ہے اس سلسلہ میں ضابطہ فوجداری ہند کا جو مستقل باب ہے اوسکا منشاء یہ ہے کہ جرائم کا انسداد کیا جائے۔ لیکن آئندہ جو جرائم کرنے والے ہیں اون سے بھی یہ قوانین متعلق کرنا مجرمین کے ساتھ نا انصافی ہے۔ تعلقوں وغیرہ میں یہ دیکھا گیا کہ سب انسپکٹرس وغیرہ اپنی کارگزاری بتلانے کے لئے عہدہ داران بالا کے پاس کسی ایک شخص کو پکڑ کر لیجاتے ہیں اور چلکہ کا پابند کرا دیتے ہیں۔ چونکہ ان مقدمات میں سزا نہیں ہوتی اس لئے وہ وکیل بھی نہیں رکھتے۔ وہ غفلت میں رہتے ہیں اور پیروی بھی نہیں کرتے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر تین دفعہ ایسے بیگناہ لوگ پابند چلکہ ہو جائیں تو ساج کے لئے وہ خطرناک متصور ہو جاتے ہیں۔ اگر واقعی وہ لوگ خطرناک ہیں تو ایسے لوگوں کے ساتھ دفعہ (۱۱۰) کے تحت سختی برقی جاسکتی ہے۔ اس سے پہلے قانون میں جو سہولت تھی جمہوری حکومت کے قیام کے بعد اور کا نسٹی ٹیوشن کے نفاذ کے بعد رعایتیں کرنیکی بجائے قانون میں سختی پیدا کی جا رہی ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس توضیح کو رکھنے کی ضرورت نہیں ہے عادی مجرمین کے لئے دوسرے دفعات کافی ہیں۔ اس لئے میں نے اوس توضیح کو حذف کرنے کی خواہش کی ہے۔ اس کے علاوہ اس سے ضابطہ میں بعض دقتیں پیدا ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ دفعہ (۱۱۰) کے تحت جو تحقیقات ہوگی اوس کے سلسلہ میں آئندہ کسی جرم کا ارتکاب کرنے والے کو بھی پابند چلکہ کر لیا جاسکتا ہے۔ مگر یہاں دفعہ ۳ کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلی دفعہ بھی جن کے بارے میں تحقیقات ہوگی اوس کے متعلق بھی ایسے آرڈس جاری کئے جاسکتے ہیں جن کی بناء پر اوسکی نقل و حرکت پر پابندی عائد ہو سکتی ہے یہ پیچیدگیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے میری خواہش یہ ہے کہ یہ توضیح حذف کر دی جائے۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ ہیپیچول آئنڈر کی تعریف کے سلسلے میں ہماری جانب سے جو امینڈمنٹ پیش کی گئی ہے یہ ہے کہ ہیپیچول آئنڈر کی تعریف کے سلسلے میں پانچ سال میں یا اس قانون کے وجود میں آنے کے بعد اور وجود میں آنے سے پہلے اگر کوئی شخص تین دفعہ سزا یاب ہو تو وہ دوسرے اور شرائط کے پیش نظر ہیپیچول آئنڈر کی تعریف میں داخل ہوتا ہے۔ اس طرح ہیپیچول آئنڈر کی تعریف کے لحاظ سے ایک اکسپلینیشن بھی رکھا گیا ہے۔ اکسپلینیشن نہ رہنے سے کوئی خاص نقصان ہونے والا نہیں ہے۔ کیونکہ پانچ سال کے دوران میں قانون کے پہلے اور بعد جتنے بھی لوگ ہو سکتے ہیں وہ اسکی زد میں آسکتے ہیں۔ اس وجہ سے کوئی گہرائی کی ضرورت نہیں

## Report on Habitual Offenders

(Re triction and Settlement) Bill, 1952.

ہے کہ ایسے جو ہیپچول افنڈرس ہیں وہ اس قانون کے بھندے سے چھٹ جائینگے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ پانچ سال کی جو مدت رکھی گئی ہے اس کو رٹراسپیکٹو افکٹ بھی دے رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ایکسپلینیشن بھی کر رہے ہیں۔ پراویز جو رکھا گیا ہے یہ رکھا گیا ہے کہ پانچ سال کی مدت شمار کرنے میں کوئی شخص جیل میں رہتا ہے یا ڈنشن میں رہتا ہے یا جو زبردیافت رھتے ہیں وہ مدت بھی اس میں شمار نہیں کی جائیگی اس طرح کا مطلب نکلتا ہے۔

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص ڈنشن (Detention) میں رہتا ہے تو وہ شمار نہ ہونا چاہئے لیکن پراویز کے ذریعہ یہ چیز بھی اس میں داخل کی گئی ہے پانچ سال کی مدت تک اس کا کیرکٹر دیکھتے ہیں جب کبھی اور جہاں کہیں وہ جیل میں رہتا ہے اس کو بھی دیکھتے ہیں اس طرح اگر کل مدت بارہ مہینے ہوتی ہے وہ اس تعریف کی زد سے نہیں بچ سکتا۔ اس ڈھلتی ہوئی بنیاد کو قائم رکھنے کیلئے جتنی بھی احتیاطی تدابیر اختیار کرسکتے ہیں کی گئی ہیں لیکن یہ کوشش بیکار ہے۔ اس سے قبل میں نے کہا ہے کہ قانون کے تحت جو سزا نہیں ہوسکتی وہ دوسرے قانون کے تحت سزا نہ ہونا چاہئے۔ ہر شخص کو خوش رکھنے کی جو پالیسی ہے وہ کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اسلئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہیپچول افنڈرس کی جو تعریف ہے اس کی بنیاد پر پورے قانون کو رکھا گیا ہے۔ اور ۱۱۰ کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ بیکار ہے فضول ہے کیونکہ ہیپچول افنڈر کی تعریف میں متذکرہ دفعات کا حوالہ دینے سے کوئی اثر ہونے والا نہیں ہے۔ اسلئے میں کہوں گا کہ دفعہ ۱۱۰ کی بنیاد کو جو قائم رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے وہ بیکار ہے۔ اس قانون کا غلط مفہوم نہ لئے جانے کیلئے میں آنریبل ہوم منسٹر صاحب سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ اس کو حذف کیا جائے۔

\* شری ایل۔ این ریڈی۔ مسٹراسپیکر سر۔ ہیپچول افنڈر کی تعریف کے لئے جو ایکسپلینیشن رکھا گیا ہے وہ شکوک پیدا کرتا ہے۔ مختلف لوگوں نے یہ شبہ ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ اودھر کے چند آنریبل ممبرس نے تقریر کرتے ہوئے یہ بتلایا کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت ایک وقت بونڈ اور ہو جاتا ہے تو اس کو بھی ہیپچول افنڈر قرار دینے کی گنجائش ہے۔ ایک طرف تو یہ ہے کہ وہ جرم کا مرتکب ہو کر جیل میں جاتا ہے اور اس کی مجموعی مدت ۱۲ مہینے ہوتی ہے اور دوسری طرف ۱۱۰ کے تحت وہ ایک وقت بھی بونڈ اور ہوتا ہے تو ہیپچول افنڈر متصور ہوتا ہے۔ اسوجہ سے اس میں الگ الگ انٹرپریٹیشن (interpretation) کی کافی گنجائش ہے۔ بعض لوگوں کا یہ استدلال ہے کہ ۳ وقت جو سزا ہوگی اس میں سبسٹانٹیو ٹرم آف امپرزمنٹ (Substantive term of imprisonment) کی پوری صراحت ہے۔

مگر اس ایکسپلینیشن کے تحت بھی وہ بونڈ اور ہوتا ہے تو وہ بھی سبسٹانٹیو امپرزمنٹ سمجھا جائیگا اور اس کو ہیپچول افنڈر قرار دیا جائیگا۔

ہمارا منشاء یہ نہیں ہے کہ آج ان حالات میں وہ ایک وقت بھی بونڈا اور ہو جائے اور اسکو ہیپیچویل افنڈرس قرار دیا جائے بلکہ ہمارا منشاء تو ان عادی مجرمین کو روکنا ہے جو ہماری سماج کیلئے گھن ہیں۔ ابھی ادھر کے ایک آنریبل ممبر نے بیان کیا کہ ۱۱۰ کا مس یوز کس طرح ہو رہا ہے۔ ایک آنریبل ممبر کے خلاف جنرل الکشن کے سلسلے میں چندہ وصول کرنے پر ایک سال کے بعد کارروائی ہوئی ہے۔ اس طرح میونسپل الکشن کے زمانے میں ایک آنریبل ممبر پر یہ چارج عائد کیا گیا کہ وہ ایک مقام پر حملہ کئے ہیں لہذا انکا دفعہ ۱۱۰ کے تحت بونڈ اور کیا جاتا ہے۔ اگر اس اکسپلینیشن کو ایسا ہی رکھیں تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ پولس کو لوگوں کے ستانے کیلئے اور ایک موقع مل جائیگا۔ وہ یہ سوچنے لگی کہ اسکا ایک وقت بونڈا اور ہوا ہے اسلئے اسکو ستایا جائے یا اس پر شبہ کیا جائے لیکن یہ ہمارے قانون بنانے کا ہرگز ہرگز منشاء نہیں ہے۔ لیکن اس میں امبیگوٹی ہے۔ آنریبل مورف دی بل اسکو لائٹلی (Lightly) نہ لیں۔ ہم نے سلکٹ کمیٹی میں متفقہ طور پر اس امر کی کوشش کی ہے کہ جو سماج کیلئے دشمن بنے ہوئے ہیں انکو سدھارا جائے ہم سب اس پر متفق ہیں لیکن آج ہاؤز کے سامنے جن شہادت کا اظہار کیا جا رہا ہے ان پر غور کرنا ضروری ہے۔ ماہرین قانون سے بھی میں نے یہ سنا ہے کہ اگر دفعہ ۱۱۰ کے تحت ایک وقت بھی بونڈ اور ہو تو اسکو ہیپیچویل افنڈر قرار دیا جاسکتا ہے۔ ادھر کے ایک آنریبل ممبر بھی ابھی ایسی ہی بحث کر رہے تھے۔ اسلئے آپ ایسا قانون نہ بنائیے جس میں بہت سے شکوک پیدا ہو رہے ہیں ورنہ پولیٹیکل پارٹیز کو ستانے اور عوام کو پریشان کرنے کیلئے اور بھی وجوہات مل جائیں گے۔ اون لوگوں کے خلاف جنکے لئے یہ قانون بنایا جا رہا ہے اسکو ضرور رکھئے ہمارا تعاون بھی آپکے ساتھ رہے گا مگر غیر مبہم طریقہ سے ایسے الفاظ نہ رکھئے۔ اسلئے میں مورف دی بل سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اکسپلینیشن کو حذف کرنے سے متعلق غور فرمائیں اور یہ اطمینان دلائیں کہ اسکا استعمال صرف ہیپیچویل افنڈرس کے خلاف کیا جائیگا اور دوسرے لوگ اس سے محفوظ رہیں گے۔

شری دگمبر راؤ بندو۔ کلاز ۲ کے بارے میں دو طرح کے امینڈمنٹس ہیں۔ ایک تو پیریڈ (Period) جو رکھا گیا ہے اس کے بارے میں یہ کہا جا رہا ہے کہ آیا یہ بارہ مہینے ہونا چاہئے یا اس کے بجائے کچھ اور مدت رکھنا چاہئے۔ اس بارے میں الگ الگ ترمیمات پیش ہوئی ہیں۔

دوسری ترمیم اکسپلینیشن (Explanation) کو حذف کرنے کے لئے پیش کی گئی ہے اکسپلینیشن میں کہا گیا ہے کہ سکشن (۱۱۰) کے تحت جو کارروائی ہوگی وہ بھی سبسٹانٹو ٹرم آف امپرزمنٹ (Substantive term of Imprisonment) سمجھا جائیگا۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ مرض جب برا ہوتا ہے تو دوا بھی کڑوی دیکھنی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر اس کو ڈائلوٹ (Dilute) کرنے کی کوشش

گیجائے ، اس میں پانی ملایا جائے تو اسکی وہ تاثیر نہیں رہتی جو رہنا چاہئے ۔ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اسکو یہاں کمزور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ۔ ہم اس مسئلہ میں صاف ہیں کہ جو لوگ دراصل جرائم کرنے کے عادی ہیں ان کو سٹلمنٹس میں بسایا جائے اور ان کو سدھارنے کی کوشش کی جائے ۔ تو پھر یڈپیر وغیرہ بڑھا کر بہت سے لوگوں کو اس سے چھڑانے کی جو کوشش کی جارہی ہے اس کو میں مناسب نہیں سمجھتا ۔ ایک بات یہ کہی گئی کہ عدالتیں مچلکہ وغیرہ لے سکتی ہیں لیکن یہ بات تو نہ صرف سکشن ۱۱۰ کے تعلق سے بلکہ مرڈر ( Murder ) کے تعلق سے بھی کہی جاسکتی ہے ۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ جو وکیل مقرر کیا گیا تھا وہ معمولی تھا اس کو صرف ۵ روپیے فیس دی گئی ۔ اس کے مقابلہ میں پولیس کی طرف سے ایڈوکیٹ تھا وغیرہ وغیرہ ۔ ایسی بحث تو ہر معاملہ میں کی جاسکتی ہے چاہے وہ مرڈر کے تحت ہو یا چاہے ڈکیتی کے تحت ہو ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بحث یہاں متعلق نہیں ہوسکتی مجھے اس میں کوئی ایسا پوائنٹ نہیں معلوم ہوا کہ اس پر غور کیا جائے ۔

شری کے ۔ انت ریلڈی ۔ میں ایک چیز کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ واضعان قانون کے سامنے یہ چیز صاف طور پر ہونی چاہئے کہ اکسپلینیشن کے تحت ہم کیا چاہتے ہیں اور اس کا انٹرپریٹیشن ( Interpretation ) کیا ہے ۔ کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے اکسپلینیشن دوسری جگہ سے لیا گیا ہے ۔ اس کو ہم انٹرپریٹیشن کیلئے کورس پر نہیں چھوڑ سکتے اس لئے حکومت کا جو انٹرپریٹیشن ہے وہ ہاؤز کے سامنے آنا چاہئے ۔

شری دگمبر راؤ بندو ۔ ہاری تعبیر کا ایک مسلمہ اصول ہے اور یہی اصول ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کا بھی ہے ۔ ہمیں اس میں کوئی خارجی چیز نہ لانی چاہئے ۔ ہیپچول افنڈرس کن کو کہنا چاہئے اس کے بارے میں سبسٹیٹو ڈیفینیشن ( Substantive definition ) ہے ۔ اس کے بعد اکسپلینیشن میں صرف اتنا ہی بتلایا گیا ہے کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت جہاں مچلکہ لیا جاتا ہے وہ بھی سبسٹیٹو ٹرم آف امپریزمنٹ سمجھا جائیگا ۔ اب اس کے بعد فرض کیجئے کہ کسی کو سزائے قید ہو گئی ہے تو ہمارے ڈیفینیشن کے الفاظ کے لحاظ سے ظاہر ہے کہ ہر آدمی جس سے دفعہ ۱۱۰ کے تحت مچلکہ لیا گیا ہو ہیپچول افنڈر ہو سکتا ہے ۔ ہم ایک تعبیر کرتے ہیں اور مجسٹریٹ ایک اور تعبیر .....

شری کے ۔ انت ریلڈی ۔ وہ دوسری چیز ہے ۔ لیکن جو واضعان قانون ہیں ان کا منشاء واضح ہونا چاہئے ۔

شری دگمبر راؤ بندو ۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہمارا منشاء غیر واضح ہے ۔ وہ سبسٹیٹو آف امپریزمنٹ .....

شری ایل - این ریڈی - آیا اس کے لئے صرف ایک وقت بونڈ اور (Bound over) ہونا کافی ہے یا تین وقت بونڈ اور ہونا ضروری ہے۔ اسکی وضاحت ہونی چاہئے کہ ہم کس تصور سے یہ اکسپلینیشن رکھ رہے ہیں۔ ایک وقت 'بونڈ اور' ہونے اور تھرڈ اکیژن (Third occasion) میں 'بونڈ اور' ہونے کی نسبت حکومت کا کیا تصور ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - بات یہ ہے کہ میں ایڈوکیٹ نہیں ہوں لیگل پروفیشن (Legal profession) چھوڑ کر بھی کوئی پندرہ سال ہو گئے ہیں میں قانونی بحث نہیں کر سکتا لیکن اس کا مطلب یہ لینا چاہئے کہ وہ سبسٹانٹیو ٹرم آف امپریزمنٹ ہے۔ میں اس سے بڑھکر اسکی کوئی تعبیر نہیں دے سکتا۔ دفعہ ۱۱۰ کے تحت تین مرتبہ کارروائی ہونے کی شرط ہے۔ اور جو الفاظ رکھے گئے ہیں ان کا مطلب صاف ہے کہ جو سزائے قید رکھی گئی ہے اس کے مائل ۱۱۰ کے تحت کی کارروائی سمجھی جائے۔ اس سے بڑھکر کوئی منشا نہیں ہے۔ ممکن ہے الگ الگ ممبرس الگ الگ آراء رکھتے ہوں۔ لیکن جہاں تک اس ڈیفینیشن کا تعلق ہے میری رائے میں اس سے بڑھکر کوئی تعبیر دینے کیلئے میں تیار نہیں ہوں۔ ایسی کوئی بحث یہاں پیدا کرنا جس کے بارے میں الگ الگ رائے ہوں مناسب نہیں ہے اور جو ڈیفینیشن یہاں لائی گئی ہے وہ اسی طور پر نہیں بنائی گئی ہے۔ الگ الگ اسٹیشن میں جو قوانین ہیں انکے پیش نظر... شری کے۔ انت ریڈی۔ لیکن جو امبیگوائٹی (Ambiguity) ہے اسکو کیوں نہ دور کیا جائے۔

شری دگمبر راؤ بندو - سبسٹانٹیو ٹرم (Substantive term) ہے یا نہیں اسی حد تک ہم نے محدود رکھا ہے۔ ہم نے اس کے بعد کوئی وضاحت کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ اس سلسلے میں کوئی کیس لا (Case law) بھی نہیں بنا ہے تاکہ اس کے لحاظ سے دفعہ میں ترمیم کریں۔ اگر آئندہ اس بارے میں کوئی الجھن پیدا ہوتی ہے تو ہمارا یہ کارخانہ تو ہمیشہ ہی چلنے والا ہے۔ جہاں ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ کسی وجہ سے نقصان ہو رہا ہے تو ہم یہاں ترمیمی بل انٹروڈیوس (Introduce) کر سکتے ہیں چنانچہ آج ہی اس قسم کا ایک بل انٹروڈیوس ہو چکا ہے۔ اگر عدالتوں سے کوئی ایسا فیصلہ ہوتا ہے تو ہم اس طرح ترمیم کرنے پر مجبور ہیں۔ اور ترمیم کی جاسکتی ہے۔ میں کوئی وجہ نہیں پاتا کہ جو ترمیم آئی ہے اسکو قبول کر لیا جائے۔ اس لئے میں ہاؤز سے استدعا کرتا ہوں کہ اورجینل کلاز جس طرح ہے اسی طرح اس کو منظور کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: I shall put the amendments to vote.

Shri B. D. Deshmukh: I beg leave of the House to withdraw my amendment.



The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

*Mr. Deputy Speaker* : The question is :

“ Omit the explanation to para (b) ”.

The motion was negatived.

*Mr. Deputy Speaker* : The question is :

“ That Clause 2 stand part of the Bill ”.

• The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

*Clause 3.*

*Shri J. Anand Rao* (Sircilla-General): I beg to move :

“ That in lines 4 and 5 of sub-clause (1), between the words ‘ person ’ and ‘ to ’ insert the words : ‘ if he is a Habitual Offender ’. ”

*Mr. Deputy Speaker* : Amendment moved.

*Shri K. Ananth Reddy* : I beg to move :

“ That for the clause, substitute the following, namely—

‘ (3) In any case in which a Magistrate may under the provisions of section 110 of the Code require a person to show cause why he should not be ordered to execute a bond for his good behaviour, the Magistrate may, if he finds such person to be a Habitual Offender as defined in section 2, in lieu of or in addition to so doing, require such person to show cause why an order of restriction should not be made against him.’ ”

*Mr. Deputy Speaker* : Amendment moved .

شری جے۔ آنند راؤ۔ اسپیکر سر۔ میں نے جو ترمیم پیش کی ہے اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ سلکٹ کمیٹی کسی رپورٹ سے صاف طور پر ہیا پیچول افینڈر کی وضاحت ہو چکی ہے اور اس میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔ یعنی یہ کہ وہ تین مرتبہ سزا یافتہ ہو۔ ۱۲ ماہ کی سزا بھگت چکا ہو۔ اس طرح ہیا پیچول افینڈر کی تعریف قطعی ہو چکی ہے۔ اس کو کسی طرح ڈیل کریں گے۔ آرڈر آف ریسٹرکشن (Order)

(Order of Settlement) (of Restriction) کس طرح دیا جائیگا۔ آرڈر آف سٹلمنٹ (Order of Settlement) کیسا ہونا چاہئے اس کے متعلق آئندہ دفعات میں پروسیجر ہے۔ دفعہ ۳ میں یہ کہا گیا ہے کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت جن لوگوں کو ضمانت نیک چلی دینی پڑتی ہے ان لوگوں کو مجسٹریٹ ساتھ ہی ساتھ یہ حکم دیتا ہے کہ وہ جواب دیں کہ کیوں نہ ان پر آرڈر آف رسترنکشن پاس کیا جائے۔ اس طرح مجسٹریٹ کے لئے ڈسکریشنری پاور (Discretionary) رکھا گیا ہے۔ اس سے پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر وہ ہیپیچول افنڈر ہے تو ہر طرح اس پر آرڈر آف رسترنکشن پاس کیا جائے گا لیکن اس میں لوپ ہولس رکھنے کے کوئی معنی نہیں ہیں اور اس کی وجہ سے ایک طرح کا قانونی تضاد پیدا ہوتا ہے ایک کنفیوژن (Confusion) یہاں رکھا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے کہنا پڑتا ہے کہ

“ In any case in which a Magistrate may under the provisions of section 110 of the Code require a person to show cause why he should not be ordered to execute a bond for this good behaviour..... ”

اور اس کے بعد

“...the Magistrate may in lieu of or in addition to so doing.....”

اس دفعہ کو ہم اس طرح رکھ سکتے ہیں۔ میری ترمیم کی صورت میں یہ ہوگا کہ یہاں سے

“...require such person if he is a Habitual Offender..”

یہ دو الفاظ شامل کریں تو معنی ٹھیک ہو جائیں گے۔ کوئی قانونی تضاد نہ رہے گا

اور ہیپیچول افنڈر کی جو تعریف کی گئی ہے وہی باقی رہتی ہے۔ ورنہ وہ بے معنی ہے بفرض محال کوئی مجسٹریٹ دفعہ ۱۱۰ کے تحت آنے والے کسی شخص کے متعلق آرڈر آف رسترنکشن اشیو کرنے کے بارے میں سوچتا ہے تو دوسرے وکیل صاحب یہ عرض کریں گے کہ وہ آرڈر آف رسترنکشن کیوں پاس کر رہے ہیں۔ اس طرح یہ قانونی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیوں کہ وہاں ڈسکریشنری پاور دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح اگر دفعہ ۳ رکھا جائے تو بے معنی ہوگا۔ اگر اس کو بے معنی بنانا ہے تو

“ if he is a Habitual Offender ”

یہ الفاظ رکھیں تو قانونی پیچیدگی پیدا نہیں ہوگی۔ قانونی نقطہ نظر سے میں یہ چیز غرض کرنا چاہتا ہوں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر منسٹر متعلقہ یہ اصرار کریں کہ اس کو رکھنے کی ضرورت نہیں ہے مجسٹریٹ کو اختیار ہوگا کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت جب وہ آتا ہے تو اپنے اختیار کو استعمال کریں تو مجھے یہ کہنا پڑیگا کہ اس جانب کے آئریبل ممبرس نے جو شکوک و شبہات ظاہر کئے ہیں ان کا اعادہ ہونے کا احتمال ہے۔ اس ضمن میں دفعہ ۱۱۰ کے تحت جو تعریف کی گئی ہے اے۔ بی۔ سی۔ ڈی۔ ای۔ ایف۔ ان میں یہ شبہات

ہیں کہ کوئی شخص ایسا پایا جائے جس کی وجہ سے امن میں خلل پیدا ہونے کا خدشہ ہو تو اس کے خلاف یہ کارروائی کی جاسکتی ہے۔ ”نقض امن“ کا انٹر پریٹیشن ہر طرح سے کیا جاسکتا ہے۔ کسی غنڈے ڈاکو یا چور کے متعلق بھی یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ وہ نقض امن کا مرتکب ہوا ہے اور کسی پولیٹیکل کارکن کے متعلق بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ جلوس نکالنے کی وجہ سے یا لوگوں میں تقریر کرنے کی وجہ سے یا کھلبلی مچا کر جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ یا وہ بد امنی پھیلایا ہے یا نقض امن کیا ہے۔ اس کو دفعہ ۱۱۰ کے تحت پابند کیا جاسکتا ہے۔ اس پر اس قسم کے الزامات عائد کئے جاسکتے ہیں۔ ایسے واقعات کی مثالوں کا آنریبل ممبرس نے اپنی اپنی تقریروں میں ذکر کیا۔ آنریبل منسٹر متعلقہ جب یہ کہتے ہیں کہ یہ پولیٹیکل پوزنرس کے لئے نہیں ہے بلکہ عادی مجرمین کے لئے ہے اور انہیں سدھارنے کے لئے ہے اور خواہ مخواہ یہ شبہ کیا جا رہا ہے جب منسٹر صاحب اس کا یقین دلاتے ہیں تو ایسی صورت میں انہیں دیری ترمیم کے قبول کرنے میں کوئی عذر نہونا چاہئے۔ اس ترمیم سے ان کا مقصد بھی فوت نہیں ہوتا آنریبل منسٹر نے یہ بتلایا ہے کہ اس بل کا مقصد عادی مجرمین کی اصلاح ہے۔ اور ان کے لئے آرڈر آف رسترنکشن پاس کرنے کا اختیار لے رہے ہیں۔ لیکن اس کا بیجا استعمال نہ ہونے کے لئے ترمیم کو منظور کر لیا جانا چاہئے تاکہ اس جانب کے آنریبل ممبرس کو اس بارے میں کوئی شکوک و شبہات باقی نہ رہیں۔ اور اس کی گنجائش نہ رہے ایسے پولیٹیکل افراد جو زراعتی میدان میں یا ٹینٹس سے متعلق یا اگریکلچرل لیبر سے متعلق یا ملز لیبر کے متعلق اون کے مطالبات منوانے کے لئے کوئی کارروائی کریں جلوس نکالیں یا کوئی ایجیٹیشن (Agitation) کریں تو انہیں اس قانون کے پراویژن کے تحت نہ لایا جائیگا۔

کیونکہ ہر پولیٹیکل پارٹی ایجیٹیشن کرتی ہے جلسے کرتی ہے جلوس نکالتی ہے۔ خود کانگریس نے یہ عمل کیا ہے۔ جب تک ایجیٹیشن نہ ہو اپنے مطالبات صحیح طور پر ظاہر نہیں کئے جاسکتے۔ اور ایجیٹیشن کی صورت میں اچھی طرح اور تیزی سے سوچ بچار کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ آندھرا اسٹیٹ کا حصول کس طرح ہوا۔ گو کانگریس نے اس کا وعدہ کیا تھا لیکن اس کے لئے پھر بھی ایجیٹیشن کرنے پڑے بھاشاوار پرائنٹوں کے بنانے کے لئے ایجیٹیشنس ہو سکتے ہیں۔ تنخواہوں بھتوں وغیرہ کے سلسلے میں ہو سکتے ہیں۔ اسپلائرس اسی صورت میں دھیان دیتے ہیں کہ جب تک اپنے مطالبات منوانے کے لئے مظاہرے نہ کئے جائیں گورنمنٹ بھی اس وقت تک دھیان نہیں دیتی اس لئے ایجیٹیشنس کی سخت ضرورت ہے۔۔۔۔۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ آنریبل ممبر بہت زیادہ تفصیلات میں جا رہے ہیں۔

شری جے۔ آند راء۔ میں آنریبل منسٹر سے توقع کرتا ہوں کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت جو کارروائی ہوگی اس کا تشفی بخش طور پر اطمینان دلائیں گے اور میرے امینڈمنٹس کو قبول کریں گے۔

شری کے۔ انت ریڈی - مسٹر اسپیکر سر۔ کلاز (۳) ہاؤس کے سامنے ہے۔ اس کے بارے میں مجھے دو چیزیں ایوان کے سامنے رکھنی ہیں۔ اورینل بل (Original Bill) کے لحاظ سے جو دفعہ (۳) رکھا گیا تھا اس حد تک دفعہ (۳) کی بنیاد ٹھیک تھی۔ کیونکہ وہاں ہیپیچول افنڈر کو ۱۱۰ کے تحت ویژولائز (Visualise) کیا گیا تھا۔ عام بحث کے دوران میں بھی میں نے عرض کیا ہے کہ عادی مجرم محض ریہوئیشن کی بنا پر ہوسکتا ہے۔ اورینل بل میں ہیپیچول افنڈر کے لئے ۴ شرائط رکھے گئے ہیں ۵ سال کے مسلسل عرصہ میں تین مرتبہ کم از کم ۱۲ مہینے کی سزا ہو۔ اور شیڈول کے جرائم میں سے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہو۔ ان شرائط کے بعد ہیپیچول افنڈر کی تعریف ہے اس سے گریز نہیں کرسکتے۔ دفعہ ۱۱۰ کے تحت سکشن ۳ میں جو کارروائی کی جا رہی ہے اس سے آئندہ خدشات دورے بھی نہیں ہوں گے۔ کیونکہ دفعہ ۷ میں یہ ہے کہ وہ ہیپیچول افنڈر ثابت ہو تو ایسی صورت میں ہی آرڈر آف رسٹرکشن دیا جاسکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے خدشات وہاں ختم ہوجاتے ہیں لیکن میں یہ چیز بتلا دوں گا کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت کارروائی کی جائے گی وہ غلط بیسس (Basis) پر کی جائے گی۔ ہم کوئی نئی چیز پیدا نہیں کر رہے ہیں۔ یہ تصور بنیادی طور پر غلط ہے کہ وہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت ہیپیچول افنڈر ہے۔ گوہم کو معلوم ہے کہ سکشن (۷) کے تحت وہ تصور ختم ہوسکتا ہے۔ لیکن میں کہوں گا کہ جو بنیادی تصور ہے وہ غلط ہے۔ اس سلسلہ میں مجھے یہ بھی عرض کرنا ہے کہ جو نوٹس سکشن ۳ کے تحت اجرا کی جائے گی اگر ہیپیچول افنڈر ہو تو اس کو سزا دی جائے گی اس ڈیفیکٹ (Difficulty) کو دور کرنے کے لئے ہم نے امینڈمنٹ پیش کیا ہے لیکن جو نوٹس اجرا کرنے کا خیال ہے اور جو غلط فہمی آنریبل منسٹر کے دل میں ہے وہ غلط تصور کے تحت نوٹس اجرا کی جائے تو اس کے تعلق سے جو غلط کارروائی بنے گی وہ بے محل ہوگی۔ آنریبل منسٹر یہ خیال کرتے ہیں کہ نوٹس اجرا کرنے میں یہ مفہوم مضمر ہے کہ عدالت اس شخص کے خلاف ہی نوٹس اجرا کرے گی جو عادی مجرم ہے۔ جب ایسا ہے تو پھر ہمارے امینڈمنٹ کو قبول کرنے میں کیا عذر ہوسکتا ہے۔ اگر عدالت دفعہ ۱۱۰ کے تحت کارروائی کریگی اور اس کو معلوم ہے کہ یہ شخص ہیپیچول افنڈر ہے تو وہ نوٹس اجرا کریگی۔ جب یہ چیز اس میں مضمر سمجھتے ہیں تو پھر ہمارے امینڈمنٹ کو قبول کرنے میں کونسی چیز مانع ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پروسیجرل ڈیفیکٹ (Procedural defect) ہے جس کو قبول کرنا چاہئے۔ اس سے جو مقاصد ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ حاصل ہوسکتے ہیں۔ اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر۔ دفعہ (۳) کے تحت دو ترمیمات پیش کی گئی ہیں۔ ان دونوں کا مقصد تقریباً ایک ہی ہے۔ دفعہ ۳ میں جو اصول مضمر رکھا گیا ہے اس سے مجھے اختلاف ہے۔ اس دفعہ کے الفاظ سے یہ معنی نکلتے ہیں کہ عدالت کو ایک طرح سے آپ مجبور کر رہے ہیں کہ وہ یہ نوٹس اجرا

کہا کہ کسی شخص کے خلاف آرڈر آف دی رسٹرکشن کیوں نہ جاری کیا جائے۔ جب کسی شخص کے خلاف دفعہ ۱۱۰ کے تحت کارروائی کی جاتی ہے تو پولیس یہ استدعا کرتی ہے کہ اس کو اوس مدت کے لئے جو تین سال سے زائد نہ ہو رسٹرکٹ (Restrict) کیا جائے۔ پولیس کی جانب سے اس کی کوشش کی جائے گی کہ نوٹس اجرا کی جائے کہ اس کے خلاف آرڈر آف دی رسٹرکشن کیوں نہ اجرا کیا جائے۔ کیوں کہ اس قانون کے تحت علحدہ علحدہ کارروائیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس طرح ایک اور حربہ مہیا کرنا ہے تو آپ کر سکتے ہیں۔ ہم اختلاف کرتے رہیں گے اور آپ کی طرف سے جو ہونا ہے وہ ہوتا رہے گا۔ آپ چاہتے ہیں کہ عدالتیں بغیر اس کا اطمینان حاصل کئے کہ کوئی شخص ہیپیچول افینڈر ہے یا نہیں نوٹس اجرا کریں کہ اوس کے خلاف آرڈر آف دی رسٹرکشن کیوں نہ جاری کیا جائے گویا آپ عدالتوں کے ڈسکریشن (Discretion) میں دست اندازی کرنا چاہتے ہیں۔ قانون کا اصول یہ ہے کہ ہر شخص کے متعلق یہ تصور کرنا چاہئے کہ وہ بے قصور ہے تاوقتیکہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جائے۔ لیکن اس قانون کے تحت کوئی شخص بے قصور ہو یا نہ ہو اس کے خلاف آپ نوٹس اجرا کریں گے چاہے اس کے مجرم ہونے کا کوئی مواد آپ پاس ہو یا نہ ہو۔

If the prosecution satisfies the Court

یہ الفاظ بھی نہیں ہیں۔ ضمن (۲۱) کا کنسٹرکشن (Construction) یہی ہے۔ پولیس دفعہ ۱۱۰ کے تحت جو استدعا کریگی اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی استدعا کر سکتی ہے کہ رسٹرکشن کا آرڈر اجرا کیا جائے۔ فریق ثانی کے نام جیسے نوٹس اجرا کی جاتی ہے اس طرح یہ نوٹس بھی اجرا کی جائے گی چاہے کوئی مجرم ہو یا نہ ہو۔ ایک اور چیز بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ

In lieu of or in addition to

اس کی بجائے یا اس کے ساتھ ساتھ دونوں طریقوں سے آرڈر آف دی رسٹرکشن اجرا کیا جاسکتا ہے۔

In lieu of or in addition to

کے الفاظ جو ہیں اس میں آپ کسی طرح کا رحم و کرم نہیں کر رہے ہیں۔ یہ کہا گیا ہے کہ اس تصور کے تحت ہم اپوز (Oppose) کر رہے ہیں کہ اس کو پولیٹیکل پارٹیز کے خلاف استعمال کیا جائیگا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ہیومنیشن پوائنٹ آف ویو (Humanitarian point of view) کے تحت بھی ہم اختلاف کر رہے ہیں۔ آخر یہ کس اصول کے تحت ہے۔ اس کی بنیاد کیا ہے۔ آرڈر آف دی رسٹرکشن کا اجرا کرنا چلکہ نیک چلتی لینے سے کمتر سزا نہیں ہے بلکہ اوس سے زیادہ سخت مصیبت ہے۔ تو اس طرح

In lieu of or in addition to.

کے جو الفاظ ہیں اون سے آپ کسی پر رحم و کرم نہیں کر رہے ہیں۔ ہیومنیشن پوائنٹ آف ویو سے بھی اگر آپ سوچیں تو اس کو نکالنا ضروری ہے۔ دفعہ ۷ کے لحاظ سے

“ If upon an enquiry as aforesaid, the person against whom such enquiry is made is found to be a habitual offender

and the Magistrate is of the opinion that it is necessary to make an order and restriction against such person,"

یعنی نوٹس اجرا کرتے وقت مجسٹریٹ کے ڈسکریشن کا کوئی سوال نہیں ہے - ہیپیچول افینڈرس پر قیود و پابندیاں عائد کرنے کی تدابیر ہوسکتی ہیں اسٹیٹ میں اختیار کی جاسکتی ہیں لیکن عادی مجرمین کی آڑھتے ہوئے ہمارے امینڈمنٹس سے اختلاف کرنے میں کوئی جواز نہیں ہے - جوائنٹ پروسیڈنگ ( Joint proceeding ) لیتے ہوئے اور ضابطہ فوجداری کی جتنی دفعات ہیں اون کا پورا پروسیجر فالو (Procedure follow) کرنے کے بعد آخر میں اگر یہ قرار پائے کہ کوئی شخص ہیپیچول افینڈر نہیں ہے تو پھر پورا قصہ ختم ہو جاتا ہے اگر کوئی شخص ہیپیچول افینڈر ہے تو اس کے خلاف آرڈر آف دی رسٹرکشن اجرا کیا جائیگا یا آرڈر آف سٹلمنٹ اجرا کیا جائیگا -

What is the fun of it ?

دفعہ ۷ و دفعہ ۳ کے مفہوم کے تعلق سے یہ چند وجوہات ہیں جن کی بنا پر ہم ان کلازس سے اختلاف کر رہے ہیں - اس لئے میں اپیل کرونگا کہ آنریبل ہوم منسٹر ہمارے امینڈمنٹ کو قبول فرمائیں -

\* شری ایل - این - ریڈی - مسٹراسپیکر سر - دفعہ ۳ کے تعلق سے ٹریژری بنچس کی جانب سے یہ آرگيو (Argue) کیا گیا ہے کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۱۰ کے لحاظ سے نوٹس اجرا کرتے وقت پوری تفصیلات دی جائیں گی اور آرڈر آف دی رسٹرکشن کی نوٹس میں پورے وجوہات درج کئے جائیں گے - میں مانتا ہوں کہ دفعہ ۱۱۰ کے تحت نوٹس اجرا کی جائیگی لیکن میں کہوں گا کہ سرسری تحقیقات کے بعد اطمینان حاصل کر کے کہ کوئی شخص ہیپیچول افینڈر ہے اس کے خلاف نوٹس آف دی آرڈر آف رسٹرکشن کیوں اجرا نہ کی جائے - اس کو تسلیم کرنے میں کونسا امر مانع ہے - آپ ہم کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ دفعہ ۱۱۰ کے لحاظ سے واضعان قانون کا منشاء یہ نہونا چاہئے لیکن آپ کیا چاہتے ہیں اس میں صاف صاف کہہ لیں کہ ہم نہیں رکھتے - مبہم الفاظ کی وجہ سے ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ آپ کورٹ کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ کسی کے خلاف آرڈر آف دی رسٹرکشن جاری کرے - پولس کی استدعا کرتے کے معنی یہ ہوئے کہ پولس پر یہ لازم نہیں ہے کہ وہ ہیپیچول افینڈر کو ہیپیچول افینڈر ثابت کرے - میں کہوں گا کہ اس طرح کا قانون نہیں بنایا جاسکتا جب قانون بنایا جائے تو واضح ہونا چاہئے ورنہ عدالتوں کا وقت ضائع ہوگا اور فریقین زیر بار ہوں گے - اس لئے میں کہوں گا کہ جو امینڈمنٹس پیش کئے گئے ہیں ان میں سے کوئی ایک قبول کر لیا جائے تو مناسب ہوگا - دفعہ ۷ میں بتایا گیا ہے کہ عادی مجرم ثابت ہو تو آرڈر آف دی رسٹرکشن جاری کرنا چاہئے - جب آپ اس کے لئے آمادہ ہیں تو اس کے لئے کیوں تیار نہیں ہیں کہ عادی مجرم ثابت ہونے پر ہی نوٹس اجرا

کرنا چاہئے۔ ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ یہ اس غلط تصور کے تحت لایا گیا ہے کہ جس کے خلاف چاہیں کارروائی کریں۔ ہیپیچول افنڈر کے خلاف بھی کر سکیں اور جس کے خلاف چاہیں کارروائی کر سکیں۔ . . . .

اگر کسی وجہ سے سلکٹ کمیٹی کو دفعہ (۷) میں یہ مان لینا پڑا کہ ہیپیچول افنڈر ثابت ہونے پر رسٹرکشن کے آرڈرس دئے جائیں تو خیر۔ لیکن دفعہ ۳ میں نہیں ماننا چاہئے یہ غلط اور بے معنی ہو جاوے۔ اگر وہ ہیپیچول افنڈر قرار پائے تو اس کے خلاف نوٹس جاری کیجئے۔ لیکن ہر شخص کے خلاف نوٹس جاری کرنے کا طریقہ غلط ہے۔ جیسا کہ بتایا گیا ہے ہر شخص معصوم ہوتا ہے لیکن آپ تو قانون کے معمولی اصولوں کو ٹھکرا کر رسٹرکشن کے آرڈرس جاری کر رہے ہیں۔ اس کے خلاف پابندی کیوں عائد کی جا رہی ہے اس کے وجوہات نہیں بتائے جا رہے ہیں۔ آپ کے نزدیک تو ہیپیچول افنڈر کے لئے سرسری مواد بھی پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ قانون کے اون معمولی اصولوں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو اسمبلی کے پرسیج (Prestige) کا سوال پیدا ہو جائیگا۔ اس میں معقولیت رہنا چاہئے۔ اس واسطے میں آنریبل موور سے درخواست کرونگا کہ وہ امینڈمنٹ کو قبول کر لیں۔

شری دگمبر راؤ بندو۔ مسٹر اسپیکر سر۔ سکشن (۱۱۰) کریمنل پروسیجر کوڈ دراصل ہیپیچول افنڈرس سے ہی متعلق ہے۔ مجزایف کے باقی تمام سب سکشن اون سے ہی متعلق ہیں۔ وہ سب سکشنس یہ ہیں۔

Whenever a Presidency Magistrate, District Magistrate or subdivisional Magistrate or a Magistrate of the first class empowered in this behalf by the State Government receives information that any person within the local limits of his jurisdiction is by habit a robber, house-breaker, thief, etc...

“is by habit a receiver of stolen property knowing the same to have been stolen or habitually protects or harbours thieves or aids in the concealment or disposal of stolen property or habitually commits, or attempts to commit, or abet the commission of the offence of kidnapping, abduction, extortion etc....”

اس طرح سے ہوا سکشن دراصل اون لوگوں کے لئے ہی ہے جو ہیپیچولی (Habitually) کرائمس (Crimes) کرتے ہیں۔ اس کے بارے میں دفعہ (۱۱۲) اور مابعد کے دعات میں پروسیجر بتایا گیا ہے۔ دفعہ (۱۱۲) میں یہ بتایا گیا ہے کہ

“When a Magistrate acting under section 107, section 108, section 109 or section 110 deems it necessary to require any person to show cause under such section he will make an

order in writing, setting forth the substance of the information received, the amount of the bond to be executed, the term or which it is to be in force and the number, character and cause of sureties (if any) required.

دفعہ (۱۱۲) میں یہ بتایا گیا ہے کہ نوٹس کس طرح سے جاری کرنا چاہئے۔ اس میں مہسٹس آف انفرمیشن (Su s ancc of info ma icn) دیا جائیگا۔ کلاز نمبر (۳) میں شوکار نوٹس....

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ لیکن دفعہ (۱۱۰) کے تحت کسی راہ (Robb.r) کا سزایاب ہونا ضروری نہیں۔ یہاں ہیپیچول افنڈر کی تعریف میں سزایاب ہونے کی ضرورت ہے۔ اس کا تصور لایا گیا ہے۔

شری دگمہ راؤ بندو۔ کلاز (۳) میں شوکار نوٹس جاری کرنے کا اختیار مجسٹریٹ کو دیا گیا ہے۔ یہ جو کہا گیا کہ ہم اس طرح مجسٹریٹ کے اختیارات میں دست اندازی کر رہے ہیں میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ ہم تو اس کلاز میں یہ رکھ رہے ہیں کہ

“...The Magistrate may under the provisions of section 110 of the Code require a person to show cause why he should not be ordered to execute a bond for his good behaviour the Magistrate may in lieu of or in addition to so doing, Magistrate may require such person to show cause why an order of restriction should not be made against him ?

مجسٹریٹ کو اختیار تمیزی دیا گیا ہے جیسا کہ سیکشن (۱۱۲) میں کہا گیا ہے۔ اگر مجسٹریٹ کے سامنے پولیس کی جانب سے انفرمیشن آئے یا کوئی اپلیکیشن آئے تو یہ عمل ہوگا۔ ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ شوکار نوٹس دینے کے پہلے ہی تحقیقات کے متعلق فائنڈنگ (Finding) دیدے یہ ہیپیچول افنڈر ہے یا نہیں۔ اور اس کے بعد نوٹس جاری کرے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پورے سمن کیس اور وارنٹ کیس میں سمن جاری کرنے سے پہلے ہی تحقیقات کی جائے۔ اگر ایسا ہو تو بولیس چالان پیش کرنے کے بعد اور گرفتار کرنے کے بعد بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ کیا مجسٹریٹ نے اس سے قبل تحقیقات کر لی ہے۔ سشن میں اگر مقدمہ کمٹ ہوتا ہے اور وہ وہاں چھوٹ جاتا ہے تو اوس کے بارے میں بھی اعتراض کیا جاسکتا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ گرفتاری سے پہلے یا شوکار نوٹس جاری کرنے کے پہلے ہی مکمل تحقیقات کر لی جائے۔ یا فائنڈنگ دیدیجائے کہ یہ ہیپیچول افنڈر ہے یا نہیں۔ ہم کو کلاز (۳) اور (۷) ملا کر پڑھنا چاہئے۔ جیسا کہ ایک آنریبل نے خود قبول کیا ہے کلاز (۷) میں یہ صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ اس پر رستورکشن کب عائد کیا جائیگا۔ جب مجسٹریٹ شہادت سے سٹسفائی (Satisfy) ہو جاتا ہے تو وہ ان معنوں میں جن معنوں میں کہ



یہاں دفعہ میں تعریف رکھی گئی ہے ہیپچول افنڈر ہے تو رسٹرکشن عائد کیا جاتا ہے  
 بادی النظر میں اگر مجسٹریٹ کو کوئی وجہ معلوم ہو کہ اس کو ہیپچول افنڈر سمجھا  
 جاسکتا ہے تو اس کو نوٹس دیدیتا ہے کہ آپ اس کے لئے تیار ہو جائیے۔ ہم آپ سے  
 ثبوت مانگے۔ اگر شہادت سے ثابت ہو جاتا ہے کہ ہیپچول افنڈر ہے تو رسٹرکشن کے  
 آرڈر دے گا۔ ورنہ نہ دیکھو ورنہ نہ دیکھو اسے چھوڑ دیگا۔ مجسٹریٹ کو نوٹس جاری کرنے کا  
 جو اختیار کلاز (۳) میں رکھا گیا ہے اس کے بارے میں ممبرس کو غلط فہمی ہو رہی  
 ہے۔ نوٹی وجہ ایسی نہیں ہے کہ نوٹس جاری کرنے کے پہلے ہی تحقیقات کر لی جائے۔  
 نوٹس جاری کرنے کے بعد جب وہ آئگا تو اس کی موجودگی میں ہی تحقیقات ہوگی  
 کلاز (۲) میں یہ بتایا گیا ہے کہ کن صورتوں میں رسٹرکشن کا اختیار دیا جاسکتا ہے۔  
 اس وجہ سے غلط فہمی کی کوئی گنجائش نہیں ہے میں آنریبل ممبرس سے درخواست  
 کروں گا کہ وہ اپنے اسٹنٹس واپس لے لیں۔

*Mr. Deputy Speaker* : The question is :

“That in lines 4 and 5 of sub-clause (1), between the words “ person ” and “ to ” insert the words : “ if he is a habitual offender ”.

The motion was negatived.

*Mr. Deputy Speaker* : The question is :

“That for the clause, substitute the following, namely :—

“(3) In any case in which a Magistrate may under the provisions of Section 110 of the Code require a person to show cause why he should not be ordered to execute a bond for his good behaviour, the Magistrate may, if he finds such person to be habitual offender as defined in section 2, lieu of or in addition to so doing, require such person to show cause why an order of restriction should not be made against him ”.

The motion was negatived.

*Mr. Deputy Speaker* : The Question is :

“That Clause 3 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 3 was added to the Bill.

#### CLAUSE 4

*Shri Ch. Venkatrama Rao* : I beg to move :

“That in line 3 omit the words “ as nearly as may be

*Consideration of Select Committee  
Report on Habitual Offenders  
Restriction and Settlement Bill, 1952.*

**Mr. Deputy Speaker :** Amendment moved. The other amendment to omit the clause cannot be moved.

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - میں نے ایک چھوٹا سا امینڈمنٹ کلاز (م) میں پیش کیا ہے - قبل اس کے کہ میں امینڈمنٹ پر کچھ کہوں دو تین الفاظ بل کے بارے میں کہوں گا - یہ بل جو پہلے اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا...

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - آپ صرف امینڈمنٹ کے متعلق کہئے -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - میں نے جنرل ڈسکشن میں حصہ نہیں لیا اسلئے تمہید کے طور پر کچھ بل پر کہنا چاہتا ہوں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - وجہ نہیں ہوسکتی کہ چونکہ آپ نے جنرل ڈسکشن میں حصہ نہیں لیا تھا اس لئے اب اوس پر بحث کریں -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - میں بل پر جنرل ڈسکشن نہیں کر رہا ہوں - اس بل پر کافی چرچا ہوئی اور دفعہ ۱۱۰ کے ضمن میں ادھر سے اور ادھر سے کافی بحث کی گئی سلکٹ کمیٹی میں جب یہ بل پیش کیا گیا تھا تو میں مانتا ہوں کہ وہاں ایک بنیادی تبدیلی کی گئی - اور وہ تبدیلی ہیپیچول افنڈر کی تعریف ہے - اس حد تک میں ہوم منسٹر صاحب کو جو اوس کمیٹی کے چیرمن تھے مبارک باد دیتا ہوں - مگر اس کے بعد وہ دفعہ ۱۱۰ کا پیچھا چھوڑنے سے انکار کر رہے ہیں اس کے متعلق ایکسپلینیشن دیتے ہوئے انہوں نے بار بار یہ کہا کہ ہمارا یہ منشا نہیں کہ اپوزیشن ممبرس کا شکار کھلیں - یہ میں مانتا ہوں - یہ بھی کہا گیا کہ آپ کریمنل پروسیجر کوڈ کے متعلق بھی کیوں یہ نہیں سمجھتے کہ وہ بھی آپ کا شکار کھیلنے کے لئے ہے - لیکن اس سلسلہ میں ہمارا جو تجربہ ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھوں گا - جو بھی موجودہ اڈمنسٹریشن ہے اور آپ کے جو حکام ہیں وہ غلط طور پر آپ کے اس ایکٹ کی تعبیر کریں گے - میں اس سلسلہ میں کئی کیسز آپ کے سامنے رکھ سکتا ہوں - سات دن پہلے کا واقعہ ہے کہ...

شری جے - بی - متیال راؤ ( سکندر آباد - محفوظ ) - امینڈمنٹ پر نہیں کہا جا رہا ہے -

شری سی ایچ وینکٹ رام راؤ - میں اوسی ضمن میں کہہ رہا ہوں - دفعہ ۱۱۰ اسی کے ضمن میں ہے...

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اب ہم درخواست کرتے ہیں کل ڈھائی بجے ملیں گے -

*The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Friday, the 2nd April, 1954.*